وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر بہت آسان کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔

تسہیل القرآن

قرآن مجید کو سمجھنے کا آسان طریقہ

میر محمد حسین۔ ایم اے، فاضل دیوبند

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور (پاکستان)

نام کتاب : تسہیل القرآن

مصنف : میر محمد حسین

	ایڈیشن	تعداد
اشاعت :	اول۔جولائی ۱۹۹۹ء	۱۱۰۰

اہتمام : پروفیسر محمد امین جاوید (مینجنگ ڈائریکٹر)

ناشر : اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔ای، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور (پاکستان)

فون: 7664504-7669546 فیکس: 7658674

ای میل islamic@ms.net.pk

مطبع : ایس۔ٹی پرنٹرز لاہور

قیمت 180 روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ ایک ایسا اشاعتی ادارہ ہے جو محض کاروبار اور حصول منفعت کے لئے کام نہیں کرتا بلکہ ایک عظیم انقلابی اور اصلاحی مشن اسکے پیش نظر ہے اور وہ جو کچھ بھی شائع کرتا ہے اسی مشن کی تقویت اور اسے آگے بڑھانے کے لئے کرتا ہے۔ اسکی تمام تر مطبوعات اسی حقیقت کی آئینہ دار ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بے پایاں احسان و کرم ہے کہ یہ مطبوعات دنیا کے گوشے گوشے میں حق و صداقت کے متلاشیوں کی پیاس بجھانے اور انھیں سلامتی و سکون کی سیدھی و صاف شاہراہ پر گامزن کرنے میں بھرپور مدد دے رہی ہیں۔

زیر نظر کتاب بھی اسی مہم اور اسی مشن کا ایک مفید و موثر حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی تا ابد ہدایت و رہنمائی کے لئے قرآن حکیم کی صورت میں ایسی جامع اور واضح کتاب عطا کر دی ہے، جو روزمرہ زندگی کے معاملات و مسائل کا حل ہے، وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی ایسی رہنمائی مہیا کرتی ہے جس سے نہ صرف مسائل بہ حسن و خوبی حل ہوتے رہتے ہیں بلکہ معاشرے میں باہمی اعتماد اور حسن ظن اور اخلاص و ایثار کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

قرآن حکیم کی دعوت کو سمجھنے اور اسے موثر انداز میں دوسروں تک پہنچانے میں انشاء اللہ یہ کاوش بہت مفید و معاون ثابت ہوگی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کاوش کو حسن قبول سے نوازے۔

پروفیسر محمد امین جاوید
مینیجنگ ڈائریکٹر
اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

انتساب

اپنی وفاشعار قائم اللیل اور صائم النہار رفیقۂ حیات کے نام جس نے میرے کرنے کے کام بھی اپنے ذمے لے کر مجھے فرصت کے اتنے لمحات میسر کر دیئے کہ میں قرآن حکیم کی یہ حقیری خدمت پیش کرنے کے قابل ہو سکا۔

اللھم اجزھا عنی جزاء موفوراً

میر محمد حسین

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عرض مؤلف

"مضامین قرآن" کے نام سے ایک تالیف اس سے پہلے قارئین کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب میں قرآن مجید کے منصوص جملہ مضامین کو متعلقہ تمام آیات کے حوالے کے ساتھ جمع کر دیا گیا تھا۔ اس کتاب کی ترتیب و تالیف سے مندرجہ ذیل مقاصد پیش نظر تھے :۔

1۔ ایک کم سواد ' اردو دان مسلمان کو قرآن مجید کی تعلیم سے روشناس کرایا جائے تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ اللہ کی یہ کتاب اس سے کیا مطالبہ کرتی ہے۔

2۔ زندگی سے متعلق مسائل پر قرآنی نقطۂ نگاہ سے تحقیق کرنے کے لئے' حوالۂ آیات کی ایک کتاب مہیا کی جائے تاکہ اس میدان میں کام کرتے وقت وہ تمام آیات مدنظر رہیں جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔

یہ مقصد اپنی جگہ کچھ کم اہم نہ تھا کیونکہ کوئی بھی اعلیٰ عمارت کھڑی کرنے کے لئے' اعلیٰ تعمیری سامان کی پہلے سے موجودگی ضروری ہے۔ تاہم ذہن میں معلومات کا ایک ذخیرہ جمع ہو جانے سے کسی انقلاب کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ انقلاب کا محرک تو وہ طاقتور جذبہ ہوتا ہے جو انسان کے ضمیر سے ابھرتا ہے۔ اور یہ جذبہ محض علمی ذخیرہ اندوزی سے میسر نہیں آتا۔ ایک فلسفی اور پیغمبر میں یہی فرق ہے کہ فلسفی انسانی زندگی سے متعلق' ذہنوں کو معلومات کا قارون تو بنا دیتا ہے مگر ان میں جذبۂ عمل پیدا نہیں کر سکتا جبکہ پیغمبر کی لائی ہوئی کتاب نہ صرف زندگی سے متعلق انسان کے نقطۂ نظر کو بدل دیتی ہے۔ بلکہ خود اس کی شخصیت میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر کے' اس کے ذریعے سے پوری دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیتی ہے۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ بعثت نبوی سے چند ساعتیں پہلے عرب۔ دنیا کے دوسرے لوگوں کی طرح ایک خاموش اور معمول کی زندگی گزار رہے تھے۔ ان کی شب و روز کی مصروفیات باہم دوستیاں' دشمنیاں اور زندگی کو پر لطف بنانے کے لئے بزم آرائیاں بالکل اسی نوعیت کی تھیں جس طرح دوسرے لوگوں کی۔ مگر یہ کیا ہوا کہ بعثت نبوی کے ساتھ قرآن مجید نازل ہوتے ہی یک لخت یہ کیفیت ہوگئی کہ گویا آتش فشاں پھٹ پڑا' پرسکوں سمندر میں طوفانی لہریں لہرانے لگیں۔ ملک کے اس سرے سے اس سرے تک ایک بھونچال آگیا ایک اجڈ اور وحشی قوم سے' عرب چند ہی سالوں میں ایک متمدن اور مہذب قوم بن گئے۔ وہ مطمئن تھے مگر اب ان میں اضطراب تھا۔ وہ پرسکوں تھے مگر اب سیماب پا بن گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے بھیڑوں کا یہ منتشر گلہ' ایک منظم و سیسہ پلائی ہوئی طاقتور ملت بن گئے۔ انہوں نے اس وقت تک چین نہ لیا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے جس دستور حیات۔ قرآن مجید۔ نے ان کے اندر یہ انقلاب پیدا کیا تھا۔ اسے دنیا کے کونے کونے میں عام نہیں کر دیا۔

سوال یہ ہے کہ عربوں میں یہ انقلاب کیسے آیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے کردار کی تخلیق و تشکیل نبی علیہ السلام کی تربیت ہی کی مرہون منت ہے لیکن اس حقیقت سے بھی انکار ناممکن ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے اندر یہ انقلاب' اس کتاب کے ذریعے پیدا کیا جو ہم میں قرآن مجید کے نام سے معروف ہے۔ اسی آفتاب ہدایت سے ان کی مردہ رگوں میں حرارت عمل دوڑی اور ان کے چٹانوں جیسے سخت دلوں میں گداز پیدا ہوا۔

قرآن کی زبان ان کی اپنی زبان تھی۔ اس کا معجزنما اسلوب ان کے دلوں میں اتر گیا اور اس کے آتشیں لب و لہجہ نے ان کے رگ و پے میں جذبات کی وہ بجلیاں بھر دیں کہ وہ اس زندگی بخش پیغام کو لے کر' دیوانہ وار کرہ ارض کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھوم گئے اور قوموں کی قوموں کو الٹا کے رکھ دیا۔ نہ کوئی ہمالیہ ان کی راہ روک سکا اور نہ سمندروں کی وسعتیں ان کی تگ و تاز میں حائل ہو

سکیں۔

آج دانشوروں کو سمجھ نہیں آرہا کہ ہماری ملت اسلامیہ جس بحران کا شکار ہے' اس کا باعث کیا ہے؟ کوئی اسے دولت کی کمی کا نتیجہ قرار دیتا ہے تو کوئی صنعتی پس ماندگی کا' کسی کے نزدیک علم و حکمت سے مسلمانوں کا تغافل اس کا سبب ہے تو کسی کے نزدیک ان کا باہمی نفاق و افتراق۔ لیکن وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے پاس نہ تو بڑے بڑے کارخانے تھے' نہ دولت کے انبار' نہ ہی ان کے ہاں بڑی بڑی درس گاہیں تھیں جہاں انہیں سیاست و حکومت کے طور طریقے سکھائے جاتے ہوں۔ پھر بھی وہ کامیاب و کامران رہے۔

تاریخی حقیقت یہی ہے کہ قرآن مجید تک براہ راست رسائی ہی وہ واحد عامل تھا جس نے ان کے اندر روح انقلاب پھونک دی تھی۔ برصغیر کے مسلمانوں کا المیہ یہی ہے کہ قرآن مجید سے ان کا براہ راست رابطہ ٹوٹ گیا۔ عربی زبان سے مسلمانوں کی بے اعتنائی' انہیں قرآن مجید سے دور تر کرتی چلی گئی۔ یہ حقیقت کس قدر المناک ہے کہ یہاں صدیوں تک ایسے لوگ حکمران رہے جو مسلمان کہلاتے تھے مگر کسی نے بھی یہ ضرورت محسوس نہ کی کہ اسلامی علوم کی ماخذ اس زبان کا علم عام کیا جائے تاکہ مسلمانوں کا براہ راست سرچشمہ ایمان و عمل۔ قرآن مجید۔ سے رابطہ قائم ہو سکے۔ حرارت عمل کے اس سرچشمہ سے دور ہو جانے کی وجہ سے وہ آج ہر طرح کے بحران کا شکار ہیں۔ میری رائے میں ان کے اس مرض کا علاج آج بھی وہی ہے جس سے قرنوں پہلے عرب کی مردہ قوم نے شفا پائی تھی۔

لا يصلح آخر هذه الامة الا بما صلح به اولها

یہ ایک خوش آئند تبدیلی ہے کہ قیام پاکستان کے کافی عرصہ بعد ہی سہی' عربی زبان کی اہمیت کا احساس عوام اور حکمرانوں دونوں کو ہو چلا ہے اور اس سلسلہ میں انفرادی و اجتماعی' سرکاری اور غیر سرکاری سطحوں پر کوششیں بروئے کار لائی جا رہی ہیں

مگر شاید ابھی وہ مرحلہ تو بہت دور ہے جب ہر مسلمان' عربی زبان میں اتنی مہارت پیدا کر لے گا کہ قرآن مجید کی لذتوں سے آشنا ہو سکے اور اس کی چاشنی کو دل و دماغ میں محسوس کر سکے۔

اس لئے میں نے تسہیل القران کے نام سے اس تالیف کے ذریعے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے' اپنی سی کوشش کی ہے کہ آج کی اس مصروف زندگی میں ہر متوسط درجے کا تعلیم یافتہ مسلمان کم از کم اتنی استعداد بہم پہنچا لے کہ وہ قرآن مجید کو براہ راست سمجھنے کے قابل ہو سکے۔ اس غرض سے میں نے اس کتاب کے پہلے حصہ میں' زیادہ تفصیلات میں گئے بغیر' فہم قرآن کی حد تک ضروری صرف و نحو (گرامر) کے اصول انتہائی سادہ زبان میں درج کر دئے ہیں اور دوسرے حصہ میں ان الفاظ کے مادوں (Roots) کے معانی بیان کر دئے ہیں جو قرآن مجید میں مختلف شکلوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے اردو زبان کا سہارا لیا ہے جو گویا ہماری دوسری مادری زبان ہے۔ کیونکہ مطالعہ قرآن مجید کے دوران مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ قرآن مجید میں استعمال ہونے والے الفاظ کا تقریباً ساٹھ فیصد 60 % حصہ کسی نہ کسی رنگ میں اردو میں بھی مستعمل ہے اور قاری کے لئے ان کی وساطت سے قرآن کی زبان کو سمجھنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ مثال کے طور پر میں قرآن مجید کی سب سے پہلی سورہ۔ سورۂ فاتحہ کو پیش کروں گا۔ اس سورت کا کوئی لفظ ایسا نہیں جو ہماری روز مرہ کی اردو زبان میں استعمال نہ ہوتا ہو۔ اگر مسلمان تھوڑی سی محنت کر کے' ان الفاظ کی بناوٹ کے متعلق واقفیت بہم پہنچالیں تو وہ اس کی لذتوں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ بس میں نے اپنی اس تالیف کے ذریعے۔ آپ کو اس تھوڑی سی محنت کی زحمت دی ہے۔ خدا کرے آپ اس پر آمادہ ہو جائیں۔

قارئین کتاب کا مطالعہ کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

1۔ میں نے گرامر کے صرف وہی موٹے موٹے اصول کتاب میں درج کئے ہیں جن کو مطالعہ قرآن کی حد تک ضروری سمجھا ہے۔ زیادہ تفصیلات سے اجتناب کیا ہے۔

2۔ جہاں تک لغات کا تعلق ہے۔ میں نے بحد امکان پورے تفحص کے بعد مشتقات

کے مادے جمع کئے اور ان کے صرف وہی معانی درج کیے ہیں جو اپنے مقام پر ان سے مراد لئے گئے ہیں۔ ہر لفظ کے تمام ممکنہ معانی بیان نہیں کئے گئے اور آخر میں غیر مشتق الفاظ' حروف تہجی کی ترتیب سے درج کر کے ان کے معانی دے دئے ہیں تاکہ قاری وہاں سے ان کے معانی معلوم کر سکے۔

3۔ ان میں سے اردو میں مستعمل الفاظ کا حوالہ دے دیا گیا ہے تاکہ اردو کی مدد سے ان کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ قرآن مجید میں استعمال ہونے والا کوئی لفظ رہ نہ جائے لیکن یہ ایک بحر بیکراں کی غواصی ہے جس میں بعض دفعہ کوتاہی دست و نظر' کی وجہ سے بعض گہہائے آبدار دامن نگاہ میں نہیں آپاتے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ میری کسی ایسی ہی کوتاہی پر متنبہ فرمائیں۔

اس کتاب کی اشاعت کے لئے میں اسلامک پبلیکیشنز لیمٹڈ کا شکر گزار ہوں جس نے اسلامی موضوعات پر لکھی جانے والی کتب کو' لادینیت و الحاد کے خلاف روح جہاد اور جذبہ تبلیغ کے تحت شائع کرنا اپنا شعار بنا رکھا ہے اور جس کا نام کسی بھی کتاب کے حسن صوری و معنوی کی ضمانت قرار دیا جا سکتا ہے۔ **شکر الله مساعیھم!**

ایم۔ محمد حسین

ایم۔ اے فاضل دیوبند

حصہ صرف و نحو (گرامر)

(1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حروف جار

دنیا کی ہر دوسری زبان کی طرح عربی کے الفاظ بھی تین قسم کے ہیں۔ اسم، فعل، حرف اور یہ تینوں ہی قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ اگرچہ الفاظ کی مذکورہ بالا ترتیب ہی طبعی اور تاریخی ہے۔ لیکن ہم نے "مختصر سے طویل کی طرف" کے طریق کار کو ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے حرف، پھر فعل اور آخر میں اسم سے بحث کی ہے۔

حرف عام طور پر اس لفظ کو کہتے ہیں۔ جو دوسرے الفاظ کے درمیان رابطے کا کام دیتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مفہوم کو دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کر استعمال کئے بغیر واضح نہیں کر سکتا۔ قرآن مجید میں مندرجہ ذیل حروف استعمال ہوئے ہیں۔

ا

۱۔ ب :۔ فعل لازم کو متعدی بنانے' قَسَم اور دیگر بہت سے معانی، ساتھ' پر وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس لفظ پر داخل ہو' اگر وہ مبنی یا غیر منصرف نہ ہو تو اسے جر (زیر) دیتا ہے جیسے ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ' عَلَّمَ بِالْقَلَمِ' بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ (اللہ ان کے نور کو لے گیا۔ اس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ اللہ کی قسم وہ یقیناً سچوں میں سے ہے)

۲۔ ت :۔ قرآن مجید میں صرف قسم کے لئے استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں صرف اللہ پر اس کا استعمال ہوا ہے جیسے تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ (اللہ کی قسم! میں ضرور تمہارے بتوں کے خلاف کوئی تدبیر کروں گا)

۳۔ كَ' كَمَا :۔ حرف تشبیہ ہے۔ طرح' جیسا کہ' مثل وغیرہ کا معنی دیتا ہے اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے خبر) كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ جیسا کہ یہ احمق ایمان لائے ہیں۔

۴۔ لِ (زیر کے ساتھ) :۔ واسطے' لئے' غرض سے' کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اگر مفتوح ہو تو تاکید کے لئے ہوتا ہے۔ لام مکسور اکثر فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ اگر غرض کے معنیٰ میں ہو تو اسے نصب دیتا ہے۔ یا نون اعرابی گرا دیتا ہے۔ امر کے معنی کے لئے ہو تو جزم دیتا ہے۔ یانون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ یہ حرف جب کسی اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسے جر (ـِ) دیتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ '

۵۔ وَ :۔ عام طور پر حرف عطف بمعنی "اور" کے استعمال ہوتا ہے۔ اور قسم کے معنوں میں بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا (زمانے کی قسم! انسان خسارے میں ہے' ہانپ ہانپ کر دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم!)

۶۔ عَنْ :۔ اردو میں اس کا معنی " سے" کیا جاتا ہے۔ کسی چیز سے دور

اور بُعد کو ظاہر کرتا ہے۔ مَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ اِلَّامَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ (احمق آدمی کے سوا ملت ابراہیم سے کون گریز یا دوری اختیار کرتا ہے)

۷۔ عَلٰی :۔ اردو میں اس کا ترجمہ "پر" یا "اوپر" کیا جاتا ہے۔ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ ذمہ داری کا معنی بھی دیتا ہے۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ۔ پھر اس کا بیان بھی ہماری ذمہ داری ہے۔)

۸۔ مِنْ :۔ اردو میں اس کا ترجمہ بھی "سے" ہی کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کسی چیز کے مبدأ اور نقطۂ آغاز کو ظاہر کرتا ہے۔ قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ کبھی "بعض" کا مفہوم ادا کرتا ہے جیسے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اور کبھی تشریح وبیان کے لئے آتا ہے جسے مَااَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ۔

۹۔ فِیْ:۔ اردو میں اس کا ہم معنی لفظ "میں" یا اندر ہے۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (ان کے دلوں میں بیماری ہے)

۱۰۔ اِلٰی :۔ اردو میں اس کا ہم معنی لفظ "تک" ہے۔ یہ کسی امر کی غایت و منتہا یا جہت کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ،اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ" فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ۔ (اپنے رب کی بخشش کی طرف جلدی کرو۔ رات تک روزے کو مکمل کرو) اور اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ کر آؤ۔

۱۱۔ حتّٰی :۔ اس کا ترجمہ بھی لفظ "تک" ہی سے لیا جاتا ہے۔ مگر عام طور پر یہ کسی فعل کے مقصد یا اس کے وقت اختتام کو بیان کرتا ہے۔ فعل پر داخل ہو تو اسے نصب (زبر) دیتا ہے۔ یا آخر کے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ اسم پر داخل ہونے کی صورت میں اسے جر (زیر) دیتا ہے۔ومَایُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حتّٰی یَقُوْلَا، اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ،لَیَسْجُنُنَّهٗ حتّٰی حِیْنٍ

نوٹ :۔ یہ حروف گرامر کی اصطلاح میں ---- حروف جار کہلاتے ہیں۔ کیونکہ عام طور پر یہ اپنے بعد آنے والے لفظ کو جر (زیر) دیتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ مبنی یا غیر

منصرف نہ ہوں۔

۱۱۔ حروف مشبہ بِالفعل

۱۔ اِنَّ :۔ تاکید کے لئے آتا ہے۔ اور ہمیشہ جملہ کے آغاز میں آتا ہے۔ بغیر تشدید کے بھی مستعمل ہے۔ اکیلا بھی اور "ما" کے ساتھ مل کر بھی استعمال ہوتا ہے۔ مگر "ما" کے ساتھ اس کا دوسرے الفاظ پر عمل نہیں ہوتا۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا ... اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ' وَاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ اور یقیناً ہم آزمائش کر رہے تھے۔

۲۔ اَنَّ :۔ یہ بھی تاکید کے لئے ہے۔ مگر ہمیشہ دوسرے جملہ کے ذیل میں آتا ہے۔ "ما" کے ساتھ بھی اور مجرد بھی' نون مشدد اور مخفف ہر دو طریقے سے مستعمل ہے۔ "ما" کے ساتھ اس کا عمل دوسرے الفاظ پر نہیں ہوتا۔ ذَالِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ۔

۳۔ كَاَنَّ' كَاَنْ :۔ نون کی تشدید کے ساتھ اور بلاتشدید دونوں طرح مستعمل ہے اور تشبیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ "گویا کہ" کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ نون مشدد کے بعد بعض اوقات "ما" کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ' فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا۔

۴۔ لَيْتَ :۔ اظہار حسرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ "کاش" یا "کیا اچھا ہوتا" کیا جاتا ہے جیسے يَا لَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا

۵۔ لٰكِنَّ لٰكِنْ :۔ نون مشدد و غیر مشدد دونوں کے ساتھ مستعمل ہے۔ اردو میں (لیکن) امالہ کے ساتھ بعینہ استعمال ہوتا ہے۔ سیاق کلام سے پیدا ہونے والے امکان یا شبہ کا ازالہ کرتا ہے۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ' مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ و لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

۶۔ لَعَلَّ :۔ امید و آرزو کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی کے احکام میں اس کا ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم متقی ہو جاؤ۔

۷۔ وَیْکَانَّ :۔ کلمہ تاسف و حسرت ہے اور وَیْ' اور ک (ضمیر خطاب) اور انَّ (حرف تاکید) سے مرکب ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ ہو گا۔ ہائے خرابی!

وَیکَانَّ اللّٰہ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ ' وَیکَاَنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکَافِرُوْنَ

نوٹ :۔ یہ حروف مشبہ بالفعل کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں کسی نہ کسی فعل کا مفہوم ہوتا ہے۔ ان کے بعد آنے والے پہلے لفظ پر زبر اور دوسرے پر پیش آتی ہے۔

iii ۔ حروف ایجاب و نفی

۱۔ نَعَمْ :۔ اردو میں "ہاں" کا مترادف ہے۔ اور مثبت سوال کے جواب میں بولا جاتا ہے۔ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا ' قَالُوْانَعَمْ

۲۔ بَلٰی :۔ "کیوں نہیں" کا ہم معنی ہے۔ اور منفی سوال کے جواب میں بولا جاتا ہے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی

۳۔ اِیْ :۔ یہ بھی اردو کے لفظ "ہاں" کا مترادف ہے اور مثبت سوال کے جواب میں لایا جاتا ہے جیسے یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْ

۴۔ لا :۔ حرف نفی ہے۔ نفی میں جواب کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسماء و افعال ہر دو کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جب اسماء پر داخل ہو تو پہلے اسم کو زبر اور دوسرے کو پیش دیتا ہے۔ اس صورت میں کسی چیز کی کلیتہً نفی پر دلالت کرتا ہے جیسے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ' لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ' لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَانَوْمٌ

۵۔ ما :۔ یہ بھی حرف نفی ہے۔ افعال و اسماء ہر دو کے ساتھ مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں جب کبھی یہ کسی اسم کے ساتھ مستعمل ہوا ہے۔ اس کے بعد مِنْ آیا ہے۔ اس صورت میں نفی عام کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ وَمَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِکُوْهَا ' مَازَاغَ الْبَصَرُوَمَا طَغٰی

۶۔ کَلَّا :۔ سختی سے انکار کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اردو میں

اس کا ترجمہ عام طور پر "ہرگز نہیں" کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ

۷۔ اِلَّا :۔ حرف استثناء ہے۔ نفی کے بعد اثبات کے لئے آتا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ "مگر" یا "سوائے" کیا جاتا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ' مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ۔

۸۔ بل:۔ استدراک۔۔ کسی بات کی پہلے سے نفی اور دوسرے کے لئے اثبات کی غرض سے استعمال ہوتا ہے۔ اور اردو میں اس کا ترجمہ "بلکہ" کیا جاتا ہے۔ جیسے اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا۔ ءَ اِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ

۹۔ اَلَا:۔ حرف تنبیہہ ہے جو کلام مابعد میں شدت اور زور پیدا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں یہ مفہوم سن لو! سن رکھو! کے الفاظ سے ادا کیا جاتا ہے جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ، اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا

۱۷۔ فعلوں پر داخل ہونے والے حروف

ا۔ ما:۔ حرف استفہام ہے۔ کسی کی ذات و صفات کے متعلق استفسار کے لئے اسماء و افعال پر استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ "کیا" یا "کیسا" کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات جب یہ کسی دوسرے لفظ کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو آخر میں سے الف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ لِمَ بِمَ عَمَّ جیسے ماتِلْكَ بِيَمِيْنِكَ؟ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ؟ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِي اِبْرَاهِيْمَ بِمَ تُبَشِّرُوْنَ؟

۲۔ کَیْ :۔ عام طور پر فعل سے پہلے آتا ہے۔ اور "تاکہ" کا معنی دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے فعل کے آخر میں زبر آتی ہے' یا نون اعرابی گر جاتا ہے۔ کَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا۔ كَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا

۳۔ قَدْ :۔ حرف تاکید ہے۔ اور عام طور پر فعل سے پہلے آکر اس میں تاکید پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی قلت پر دلالت کرتا ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ'

۴۔ سَ :۔ عموماً فعل مضارع کے شروع میں آتا ہے۔ اور اس میں مستقبل قریب کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ سَیُطَوَّقُوْنَ بِمَا بَخِلُوْا، وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ

۵۔ سَوْفَ :۔ یہ بھی فعل مضارع کے شروع میں آتا ہے۔ مگر اس میں مستقبل بعید کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ سَوْفَ یُغْنِیْهِمُ اللّٰهُ بِفَضْلِهٖ ، کَلَّاسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ،

۷ ۔ حروف عطف

۶۔ اَوْ ۔ حرف تردید و تخییر ہے۔ دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار و وقوع یا امکان کو ظاہر کرتا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ "یا" کیا جاتا ہے۔ جیسے قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً نِّصْفَهٗ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلاًاَوْ زِدْ عَلَیْهِ،

۷۔ اَمْ :۔ یہ بھی حرف تردید و تخییر ہے۔ اور کسی ایک کے اختیار و امکان کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم اس میں تمام احتمالات کا اجتماع بھی ممکن ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ بھی "یا" ہی کیا جاتا ہے اور کبھی بطور حرف استفہام استعمال ہو کر "کیا" کا معنی بھی دیتا ہے جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ، اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَے اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

۸۔ اَمَّا :۔ حرف تفصیل ہے۔ اجمال کے بعد تفصیل یا ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف گریز کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے اَمَّا اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْراً وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ

۹۔ فَ :۔ حرف عطف ہے۔ دو امور کے یکے بعد دیگرے وقوع کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم ان میں کوئی خاص ترتیب ضروری نہیں۔ اردو میں اس کا ترجمہ "پس" کیا جاتا ہے۔ جیسے مَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلْ اَوْیَغْلِبْ

۱۰۔ وَ :۔ یہ بھی حرف عطف ہے۔ اردو میں اس کا مترادف "اور" ہے۔ دو امور کے اجتماع اور بیک وقت وقوع کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ

الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ ذالِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ و كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا

۱۱۔ ثُمَّ :۔ یہ بھی حروف عطف میں سے ہے۔ اور تراخی و تاخیر کے ساتھ دو امور کے یکے بعد دیگرے وقوع کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم کوئی خاص ترتیب یہاں ضروری نہیں۔ اردو میں اس کے ترجمہ کے لئے لفظ "پھر" استعمال ہوا ہے۔

فَ اَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ

نوٹ :۔ جن دو الفاظ کے درمیان کوئی حرف عطف (و' ف' ثم) واقع ہو' ان میں سے پہلے حرف کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف کہا جاتا ہے۔

VI ۔ حروف شرط

۱۲۔ لَوْ :۔ حرف شرط ہے۔ کسی امر کو دوسرے امر کے ساتھ مقید و مشروط کرنے کے لئے آتا ہے۔ اور اردو میں اس کا ترجمہ لفظ "اگر" سے کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ حسرت و آرزو کا مفہوم بھی دیتا ہے۔ اس وقت اس کا ترجمہ "کاش" یا "کیا اچھا ہوتا" کیا جاتا ہے۔ اور اگر اس کے بعد لا یا ما آئے تو اس کا مفہوم "کیوں نہیں" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْراً لَّاَسْمَعَهُمْ ' لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ' لَوْ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ

۱۳۔ اِنْ :۔ یہ بھی لو کی طرح حرف شرط ہے۔ مگر لو مفروضات کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اِنْ حقائق کے لئے۔ اس کا ترجمہ بھی اردو میں "اگر" میں کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات نفی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں عام طور پر ایسی صورت میں اس کے بعد حرف مِنْ آتا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا ' اِنْ مِّنْ شَيْيءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ بعض اوقات اِنْ تاکید کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ دراصل یہ اِنَّ کی مخفف شکل ہے۔ وَاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ (اور یقیناً ہم آزمائش کر رہے تھے)

VII — حروف ندا

حروف ندا جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے۔ (جس لفظ پر یہ داخل ہوں' اسے منادیٰ کہا جاتا ہے)

۱۔ یا — منادیٰ معرفہ کو پیش' نکرہ یا مضاف کو زبر دیتا ہے۔
۲۔ یا اَیُّھا — ان تینوں حروف ندا کا اردو میں مترادف لفظ "اے" ہے۔
۳۔ یا اَیَّتُھا — پہلے دو حروف مذکر کے لئے ہیں۔ اور آخری مؤنث کے لئے ہے۔

جیسے

یَاھَا مَا نُ ابْنِ لِیْ صَرْ حاً ○ یٰاَیُّھَا الْمُدَّ ثِرُقُمْ فَاَنْذِرْ ○ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ ○ یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ ○ یَا صٰحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَ رْبَابٌ مُتَفَرِّ قُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○

وہ ابواب افعال جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں

عربی ایک بڑی منضبط زبان ہے۔ اس میں استعمال ہونے والے اسماء یا افعال مخصوص سانچوں میں ڈھلے ہوتے ہیں۔ انہی سانچوں کو ماہرین لسانیات کی اصطلاح میں اوزان کہا جاتا ہے۔ پہلے ہم ان اوزان اور ان کی خصوصیات کو بیان کریں گے۔ جن میں مختلف افعال ڈھل کر استعمال ہوتے ہیں۔ ان کو ابواب کہا جاتا ہے۔ ان ابواب کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ ثلاثی مجرد ۲۔ ثلاثی مزید فیہ ۳۔ رباعی مجرد ۴۔ رباعی مزید فیہ

۱۔ ثلاثی مجرد :۔ جس کا مادہ یا مصدر صرف تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے قَتْلٌ' عِلْمٌ عربی زبان کا غیر محدود ذخیرہ الفاظ زیادہ تر اسی قسم سے وابستہ ہے۔ گویا ان کی مثال بیج کی سی ہے۔ اور باقی تمام مشتقات انہی بیجوں سے پھوٹنے والے اشجار کے برگ و بار ہیں۔

۲۔ ثلاثی مزید فیہ :۔ ثلاثی مجرد کے اصلی تین حروف میں بعض مزید حروف کا اضافہ کر کے اس کے مفہوم میں بھی اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح ہر باب کی الگ الگ خصوصیات ٹھہر گئی ہیں۔ جن کی کچھ تفصیل آئندہ سطور میں دی جا رہی ہے۔ تا کہ قرآن مجید میں تدبر کرتے وقت ان کے یہ خصوصی معانی مد نظر رکھیں۔ یہ ابواب مع اپنی خصوصیات کے مندرجہ ذیل ہیں۔

ابواب ثلاثی مزید کے خواص

باب افعال

خصوصیت	مثال
۱۔ لازم کو متعدی بناتا ہے۔	لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ ذَهَبَ سے جس کا معنی ہے گیا۔ یہ متعدی ہے اور معنی ہے تا کہ تم سے ناپاکی کو لے جائے۔
۲۔ صاحب مصدر ہو جانے کو ظاہر کرتا ہے۔	اَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کے درخت میں پھل آنے لگا)
۳۔ مادہ کی نفی اور اس کے سلب ہو جانے کو ظاہر کرتا ہے۔	اَلَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ (جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے)
۴۔ مبالغہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔	مَا اَكْفَرَهٗ (وہ کس قدر کافر واقع ہوا ہے۔
۵۔ مصدر کا وقت آجانے کے لئے	اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کے کٹنے کا وقت آگیا)
۶۔ مکان کا ارادہ کرنے کے لئے	اَحْرَمَ (حرم کو جانے کا ارادہ کیا)
۷۔ کسی شے میں داخل ہونے کے وقت کے لئے	اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا (صبح کو تمہارا پانی گہرائی میں اتر جائے۔

۸۔ مصدر کے لئے پیش کرنے کی غرض سے	اَبَعْتُ الثَّوْبَ (میں نے کپڑے کو بیچنے کے لئے پیش کیا۔
۹۔ کسی میں صفت ماخذ پانے کے لئے	فلَمَا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ (جب ان عورتوں نے ان کو (یوسف علیہ السلام کو) دیکھا تو انہیں بڑا پایا۔
۱۰۔ کسی فعل کے تاثر کو ظاہر کرنے کے لئے	بَشَّرْتُهٗ فَاَبْشَرَ (میں نے اسے خوش خبری سنائی پس وہ خوش ہو گیا۔
۱۱۔ نیا معنی دینے کے لئے	اَوْجَفُوْا الْخَيْلَ (انہوں نے گھوڑے دوڑائے) جبکہ وَجَفَ کا معنی کانپنا ہے۔

باب تفعیل

خصوصیت	مثال
۱۔ لازم کو متعدی بنانے کے لئے	فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ (فضل سے)
۲۔ اظہار کثرت و مبالغہ کے لئے	قُتِّلُوْا تَقْتِيْلاً ' غُلِّقَتِ الْاَبْوَابُ (اچھی طرح قتل کر دیئے گئے' دروازے اچھی طرح بند کر دیئے)
۳۔ مادہ کی طرف نسبت کے لئے	يُحَرِّمُوْنَ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حرام سمجھتے ہیں۔
۴۔ سلب مادہ کے لئے	قَشَّرْتُ الْعُوْدَ (میں نے لکڑی سے چھلکا دور کر دیا)
۵۔ اسم سے فعل بنانے کے لئے	خَيَّمَ لِلْقَوْمِ (اس نے قوم کے لئے خیمہ لگایا۔
۶۔ تدریجاً' وقوع کے لئے	نَزَّلْنَاهُ تَنْزِيْلاً (بتدریج اتارا)

۷۔ اختصار کے لئے	كَبَّرَ وسَبَّحَ (اس نے اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہا)

باب مفاعلہ

خصوصیت	مثال
۱۔ سادہ و عام فہم کے لئے	قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (بمعنی قَتَلَهُمُ اللّٰهُ)
۲۔ کثرت کو بیان کرنے کے لئے	(يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ) (جس کے لئے چاہتا ہے' زیادہ کرتا ہے)
۳۔ فعل میں متعدد افراد کی شرکت کے لئے	يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' لاَ مَسْتُمُ النِّسَاءَ ۔ اللہ کی راہ میں کفار سے لڑتے ہیں' تم عورتوں کو چھوؤ

باب انفعال

خصوصیت	مثال
۱۔ کسی فعل کا اثر ظاہر کرنے کے لئے	اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۔

باب تفاعُل

خصوصیت	مثال
۱۔ کسی فعل کا اثر ظاہر کرنے کے لئے	نَاوَلْتُهُ الْكِتَابَ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسے کتاب پکڑائی چنانچہ اس نے پکڑ لی)
۲۔ اظہار شرکت کے لئے	فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ جب دونوں کی ایک

دوسرے پر نظر پڑی)

۳۔ حقیقت کے خلاف اظہار کے لئے	تَشَاعَرَ (اس نے اپنے آپ کو شاعر ظاہر کیا)
۴۔ بطور فعل لازم	تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اللہ بڑی برکت والا ہے۔
۵۔ بتدریج وقوع کے لئے	تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ (آہستہ آہستہ پردے میں چھپ گیا)

باب افتعال

خصوصیت	مثال
۱۔ کسی فعل کا اثر ظاہر کرنے کے لئے	حَمَلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اسے بوجھ اٹھوایا تو اس نے اٹھا لیا)
۲۔ مبالغہ کے لئے	اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ، اِثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ (اللہ کی رسی کو اچھی طرح تھام لو) (تم زمین کا بوجھ بن گئے)
۳۔ اظہار طلب کے لئے	اِكْتَدَّهٗ (اس نے اس سے محنت سے کام کرنے کا مطالبہ کیا)
۴۔ اظہار شرکت کے لئے	وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا (اگر اہل ایمان کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں)
۵۔ اسم سے فعل بنانے کے لئے	اِجْتَحَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل (جحر) بنایا)
۶۔ فعل لازم کے طور	اِسْتَتَرَ، اِفْتَقَرَ چھپ گیا۔ محتاج ہوا

باب تَفَعُّل

خصوصیت	مثال
۱۔ متعدی کو لازم بنانے کے لئے	عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ میں نے اسے سکھایا تو وہ سیکھ

گیا۔

۲۔ اظہار تکلف کے لئے	تَشَجَّعَ زَیْدٌ (زید نے بہادر ہونے کا اظہار کیا۔
۳۔ مصدر سے دور رہنے کے لئے	فَتَهَجَّدْ بِهٖ (پس رات کو نیند سے دور رہ)
۴۔ صاحب مصدر بننے کے لئے۔	تَاَيَّمَتِ الْمَرْأَةُ (عورت بیوہ ہو گئی)
۵۔ ماخذ میں بدل جانے کے لئے	تَبَحَّرَ وہ (علم کا) سمندر بن گیا (تَنَصَّرَ وہ نصرانی ہو گیا)
٦۔ کسی کام کے یکے بعد دیگرے کرنے کے لئے	تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ (فرشتے یکے بعد دیگرے نازل ہوتے ہیں)
۷۔ اظہار طلب کے لئے	تَعَجَّلَ الْأَمْرَ (اس نے کام جلد کرنے کو کہا)
۸۔ نئے معانی دینے کے لئے	تَكَلَّمَ زَيْدٌ (زید نے بات چیت کی)
۹۔ اسم سے فعل بنانے کے لئے	تَاَبَّطَ شَرًّا۔ (اس نے برائی کو بغل میں دبا لیا)

باب استفعال

خصوصیت	مثال
۱۔ اظہار طلب کے لئے	اِسْتَطْعَمَ اس نے (کھانا طلب کیا)
	اِسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ موسٰی نے اپنی قوم کے لئے (پانی طلب کیا)
۲۔ مفعول میں صفت مصدر پانے کے لئے	[illegible]
۳۔ تبدیلی حالت کے لئے	اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ (مٹی پتھر بن گئی)
۴۔ اظہار تکلف کے لئے	اِسْتَكْبَرْتُمْ (تم نے بڑا بننے کی کوشش کی)

۵۔ کسی فعل کا اثر ظاہر کرنے کے لئے — اَرَحْتُهُ فَاسْتَرَاحَ (میں نے اسے آرام پہنچایا۔ بس اس نے آرام کیا)

٦۔ سادہ اور عام فہم معنوں کے لئے — اِسْتَقَرَّ بمعنے قَرَّ (وہ ٹھہر گیا)

۷۔ مبالغہ کے لئے — فَاسْتَعْصَمَ (پس وہ خوب بچے)

۳۔ رباعی مجرد:

فَعْلَلَةٌ — ا۔ تعدیہ (متعدی بنانے کے لئے) — زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ (زمین کو لرزا دیا گیا)

۲۔ مبالغہ کے لئے) — حَصْحَصَ الْحَقُّ (حق خوب واضح ہو گیا)

۴۔ رباعی مزید فیہ:

اِفْعِلَال — ا۔ مبالغہ کے لئے — تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ایمان والوں کی کھالیں اس کی وجہ سے سکڑنے لگتی ہیں (کانپ جاتے ہیں)

مختلف افعال کی چند گردانیں

چونکہ قرآن مجید میں مذکورہ بالا افعال' مجہول و معروف کے مختلف صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی واقفیت بھی ضروری ہے۔ تاکہ ان کے معانی کا قاری از خود ادراک کر سکے۔

اکتا دینے والی طوالت سے بچنے کے لئے بعض گردانیں تو ہم پوری تفصیل سے ذکر کر دیں گے۔ لیکن باقی کا صرف قاعدہ بیان کر کے اسے قاری کی ذاتی کاوش کے سپرد کر دیں گے۔ افعال میں ثلاثی مجرد کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے پہلے ہم

اس کے کسی فعل معروف کی گردان لکھتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ عربی زبان میں فعل کے چودہ صیغے ہوتے ہیں۔ چھ مذکر و مؤنث غائب' واحد' تثنیہ اور جمع کے لئے' چھ حاضر مذکر ومؤنث' واحد' تثنیہ و جمع کے لئے اور دو متکلم مذکر و مؤنث' واحد اور تثنیہ و جمع کے لئے۔ مثلاً

ماضی مطلق معروف (ثلاثی مجرد)

عَلِمَ	واحد غائب مذکر	اس نے جانا ' اسے معلوم ہوا
عَلِمَا	تثنیہ " "	ان دو " " ' انہیں " "
عَلِمُوْا	جمع " "	ان سب " " ' " " "
عَلِمَتْ	واحد " مونث	اس (مونث) نے جانا ' اسے (مونث) معلوم ہوا
عَلِمَتَا	تثنیہ " "	ان دو " " ' انہیں " "
عَلِمْنَ	جمع " "	ان سب " " ' " " "
عَلِمْتَ	واحد مذکر حاضر	تو (مذکر) نے جانا ' تجھے " "
عَلِمْتُمَا	تثنیہ " "	تم دونوں " " ' تمہیں " "
عَلِمْتُمْ	جمع " "	" سب " " " " "
عَلِمْتِ	واحد مونث "	تو (مونث) " " تجھے " "
عَلِمْتُمَا	تثنیہ " "	تم دو " " تمہیں " "
عَلِمْتُنَّ	جمع " "	" سب " " تمہیں " "
عَلِمْتُ	واحد متکلم مذکر و مونث	میں نے جانا مجھے " "
عَلِمْنَا	تثنیہ و جمع " " "	ہم " " ہمیں " "

ماضی مطلق مجہول (ثلاثی مجرد)

اس کے لئے پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر (اگر پہلے سے نہ ہو) دے لی جاتی ہے۔ باقی صورت وہی رہتی ہے۔ جیسے عَلِمَ سے عُلِمَ۔

فعل مضارع (معروف)

یَعْلَمُ	واحد مذکر غائب	وہ (مذکر) جانتا ہے،	اسے	معلوم ہے
یَعْلَمَانِ	تثنیہ " "	" دونوں جانتے ہیں،	انہیں	" "
یَعْلَمُوْنَ	جمع " "	" سب " " ،	"	" "
تَعْلَمُ	واحد مونث "	وہ (مونث) جانتی ہے،	اسے	" "
تَعْلَمَانِ	تثنیہ " "	" دونوں " ہیں،	انہیں	" "
یَعْلَمْنَ	جمع " "	" سب " " ،	"	" "

تَعْلَمُ	واحد مذکر حاضر	تو (مذکر) جانتا ہے،	تجھے	معلوم ہے
تَعْلَمَانِ	تثنیہ " "	تم دونوں جانتے ہو،	تمہیں	" "
تَعْلَمُوْنَ	جمع " "	" سب " "	"	" "
تَعْلَمِیْنَ	واحد مونث "	تو مونث جانتی ہے،	تجھے	" "
تَعْلَمَانِ	تثنیہ " "	تم دونوں جانتی ہو،	تمہیں	" "
تَعْلَمْنَ	جمع " "	" سب " " ،	"	" "

اَعْلَمُ	واحد متکلم (مذکر و مونث)	میں جانتا \ جانتی ہوں،	مجھے	معلوم ہے

نَعْلَمُ	تثنیہ و جمع متکلم			ہم جانتے \ جانتی ہیں،	ہمیں	" "
				(" ")		

فعل مضارع (مجہول)

اس کے پہلے حرف پر پیش اور تیسرے پر (اگر پہلے سے نہ ہو) زبر آتی ہے۔ باقی صورت وہی رہتی ہے۔ مثلاً یَعْلَمُ سے یُعْلَمُ یا یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ

فعل مضارع منفی بہ لَمْ (معروف)

لم فعل مضارع پر داخل ہو کر اس میں ماضی منفی کا مفہوم پیدا کر دیتا ہے۔ اور فعل مضارع کے آخری حرف پر پیش کی جگہ جزم آ جاتی ہے۔ یا آخر کا نون اعرابی (جمع مونث کے نون کو چھوڑ کر) گر جاتا ہے۔

لَمْ یَعْلَمْ	واحد	غائب	مذکر	اسے (مذکر)	معلوم	نہ	ہوا
لَمْ یَعْلَمَا	تثنیہ	"	"	ان دونوں کو	"	"	"
لَمْ یَعْلَمُوْا	جمع	"	"	ان سب کو	"	"	"
لَمْ تَعْلَمْ	واحد	غائب	مونث	اسے (مونث)	"	"	"
لَمْ تَعْلَمَا	تثنیہ	"	"	انہیں (دو کو)	"	"	"
لَمْ یَعْلَمْنَ	جمع	"	"	انہیں سب کو	"	"	"
لَمْ تَعْلَمْ	واحد	حاضر	مذکر	تجھے (مذکر)	"	"	"
لَمْ تَعْلَمَا	تثنیہ	"	"	تمہیں دونوں کو	"	"	"
لَمْ تَعْلَمُوْا	جمع	"	"	تمہیں سب کو	"	"	"
لَمْ تَعْلَمِيْ	واحد	"	مونث	تجھے (مونث)	"	"	"
لَمْ تَعْلَمَا	تثنیہ	"	"	تمہیں دونوں کو	"	"	"

لَمْ تَعْلَمْنَ	جمع	"	"	تمہیں سب کو	" " "
لَمْ اَعْلَمْ	واحد متکلم	مونث و مذکر		مجھے (مذکر و مونث)	" " "
لَمْ نَعْلَمْ	تثنیہ و جمع	"	"	ہمیں (مذکر، مونث)	" " "

فعل مضارع منفی بلَمْ (مجہول)

فعل مضارع مجہول پر لم آنے سے بھی وہی تبدیلی آتی ہے۔ جو معروف میں آتی ہے۔ جیسے لَمْ یَعْلَمْ سے لَمْ یُعْلَمْ

فعل مضارع معروف منفی بہ لن (ناصبہ)

لن ناصبہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اس میں نفی، استقبال اور تاکید کا مفہوم پیدا کر دیتا ہے۔ اور فعل کے آخر میں پیش کی جگہ زبر آ جاتی ہے۔ اور نون اعرابی گر جاتا ہے (سوائے جمع مونث کے نون کے)

لَنْ یَعْلَمَ	واحد	مذکر	غائب	اسے (مذکر)	ہرگز معلوم نہیں ہو گا
لَنْ یَعْلَمَا	تثنیہ	"	"	ان (دونوں کو)	" " " "
لَنْ یَعْلَمُوْا	جمع	"	"	ان (سب کو)	" " " "
لَنْ تَعْلَمَ	واحد	مونث	غائب	اسے (مونث)	" " " "
لَنْ تَعْلَمَا	تثنیہ	"	"	ان (دونوں کو)	" " " "
لَنْ یَعْلَمْنَ	جمع	"	"	ان (سب کو)	" " " "
لَنْ تَعْلَمَ	واحد	حاضر	مذکر	تجھے (مذکر)	" " " "
لَنْ تَعْلَمَا	تثنیہ	"	"	تمہیں (دونوں کو)	" " " " "
لَنْ تَعْلَمُوْا	جمع	"	"	تمہیں (سب کو)	" " " " "

لَنْ تَعْلَمِیْ	واحد	حاضر	مونث	تجھے (مذکر)	" " " "
لَنْ تَعْلَمَا	تثنیہ	"	"	تمہیں (دونوں کو)	" " " "
لَنْ تَعْلَمْنَ	جمع	"	"	تمہیں (سب کو)	" " " "
لَنْ اُعْلَمَ	واحد	متکلم	مذکر و مونث	مجھے (مذکر و مونث)	" " " "
لَنْ نُّعْلَمَ	تثنیہ و جمع	"	"	ہمیں (مذکر و مونث، تثنیہ و جمع)	" " " "

فعل مضارع مجہول (منفی بہ لن ناصبہ)

فعل مضارع مجہول پر لن ناصبہ لانے سے بھی وہی تبدیلی آئے گی۔ جو معروف پر اس کے آنے سے ہوتی ہے۔ جیسے لَنْ یَعْلَمَ سے لَنْ یُّعْلَمَ

فعل نہی (معروف)

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے شروع میں لا لگاتے ہیں۔ اور آخر میں یا جزم آ جاتی ہے۔ یا نون اعرابی گر جاتا ہے۔ (سوائے نون جمع مونث کے)

لَایَضْرِبْ	واحد	غائب	مذکر	وہ	(مذکر)	نہ	مارے
لَایَضْرِبَا	تثنیہ	"	"	وہ	دونوں	نہ	ماریں
لَایَضْرِبُوْا	جمع	"	"	وہ	سب	"	"
لَاتَضْرِبْ	واحد	غائب	مونث	وہ	(مونث)	نہ	مارے
لَاتَضْرِبَا	تثنیہ	غائب	مونث	وہ	دونوں	نہ	ماریں
لَایَضْرِبْنَ	جمع	"	"	وہ	سب	"	"
لَاتَضْرِبْ	واحد	حاضر	مذکر	تو	(مذکر)	نہ	مارے
لَاتَضْرِبَا	تثنیہ	"	"	تم	دونوں	نہ	مارو
لَاتَضْرِبُوا	جمع	"	"	تم	سب	نہ	مارو

لَاتَضْرِبِی	واحد	حاضر	مونث	تو	(مونث)	نہ	مارے
لاتَضْرِبَا	تثنیہ	"	"	تم	دونوں	نہ	مارو
لَاتَضْرِبْنَ	جمع	"	"	تم	سب	"	"

لَاَضْرِبْ	واحد متکلم مذکر و مونث	میں	(مذکر و مونث)	نہ ماروں
لَانَضْرِبْ	تثنیہ و جمع " " "	ہم	(تثنیہ و جمع)	نہ ماریں

فعل نہی (مجہول)

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع مجہول کے شروع میں لا لگا دیا جاتا ہے۔ باقی تبدیلیاں وہی فعل معروف والی ہوتی ہیں۔ جیسے لَاتَضْرِبْ سے لَاتُضْرَبْ

امر غائب و متکلم (معروف و مجہول)

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع (معروف ومجہول) کے شروع میں ل (لام مکسورہ) لگاتے ہیں۔ آخر میں یا جزم آ جاتی ہے یا نون اعرابی گر جاتا ہے۔ سوائے نون جمع مونث غائب و حاضر کے

	معروف		مجہول	
واحد غائب مذکر	لِيَضْرِبْ	وہ (مذکر) مارے	لِيُضْرَبْ	اسے (مذکر) مارا جائے
تثنیہ - -	لِيَضْرِبَا	وہ دونوں ماریں	لِيُضْرَبَا	انہیں (دونوں کو) مارا جائے
جمع - -	لِيَضْرِبُوْا	وہ سب ماریں	لِيُضْرَبُوْا	ان سب کو مارا جائے
واحد غائب مونث	لِتَضْرِبْ	وہ (مونث) مارے	لِتُضْرَبْ	اسے (مونث) مارا جائے
تثنیہ " -	لِتَضْرِبَا	وہ (دونوں) ماریں	لِتُضْرَبَا	انہیں (دونوں کو) مارا جائے
جمع - -	لِيَضْرِبْنَ	وہ (سب) ماریں	لِيُضْرَبْنَ	ان (سب کو) مارا جائے

واحد متکلم مذکر و مونث	لَاَضْرِبْ	میں	ماروں	لِاُضْرَبْ	مجھے	مارا	جائے
تثنیہ و جمع متکلم مذکر و مونث	لِنَضْرِبْ	ہم	ماریں	لِنُضْرَبْ	ہمیں	مارا	جائے

امر حاضر (معروف)

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کا پہلا حرف گرا دیا جاتا ہے۔ پھر اگر بعد والا حرف متحرک (حرکت والا) ہو تو بہتر ورنہ اس کے شروع میں الف بڑھا دیتے ہیں۔ اگر تیسرے حرف پر زبر یا زیر ہو تو اس الف پر زیر ہی پڑھی جاتی ہے۔ ورنہ پیش

تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ اِعْلَمَا اِعْلَمُوْا اِعْلَمِیْ اِعْلَمَا اِعْلَمْنَ
تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اِضْرِبَا اِضْرِبُوْا اِضْرِبِیْ اِضْرِبْنَ
تَبْسُطَ سے اُبْسُطْ اُبْسُطَا اُبْسُطُوْا اُبْسُطِیْ اُبْسُطَا اُبْسُطْنَ

فعل امر حاضر (مجہول)

فعل مضارع مجہول کے حاضر کے صیغوں کے شروع میں لِ (لام مکسورہ) لگاتے ہیں اور آخر میں جزم آتی ہے یا نون اعرابی گر جاتا ہے سوائے نون جمع مونث غائب و حاضر کے جیسے لِتُضْرَبْ ' لِتُضْرَبَا ' لِتُضْرَبُوْا ' لِتُضْرَبِیْ ' لِتُضْرَبَا ' لِتُضْرَبْنَ

فعل مضارع (نون مشدد یا مخفف کے ساتھ)

اس کے صیغے بھی عام فعل مضارع کے سے ہیں۔ صرف آخر میں نون مشدد یا مخفف لگا لیا جاتا ہے۔ جس سے مفہوم میں زور و تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔ نون (ہر دو) لگنے کی صورت میں آخر کا نون اعرابی اور اس سے پہلے کی واو اور یا حذف ہو جاتے

ہیں۔ نون مخفف صرف آٹھ صیغوں کے آخر میں لگتا ہے۔ واحد وجمع مذکر غائب' واحد مونث غائب' واحد وجمع مذکر حاضر' واحد مونث حاضر' واحد وجمع متکلم

نون مشدد یا مخفف لگنے کی صورت میں عام طور پر اس کے پہلے لَ (لام مفتوح) بھی لگایا جاتا ہے۔ یہ لام' اسی تاکید میں قوت و شدت پیدا کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔

لَيُؤْمِنَنَّ وہ ضرور ایمان لائے گا۔

جمع کے صیغہ میں واو حذف ہو جائے گی۔ اور ن تاکیدی سے پہلے حرف پر پیش پڑھی جائے گی۔

لَيُؤْمِنُنَّ وہ سب ضرور ایمان لائیں گے

اور واحد مونث حاضر کے صیغہ میں یا گر جائے گی اور نون سے پہلے حرف پر زیر پڑھی جائے گی۔

لَتُؤْمِنِنَّ تو ضرور ایمان لائے گی

ثلاثی مزید ابواب کے افعال

اِفعال

اس باب سے ماضی مطلق معروف' واحد غائب مذکر کا صیغہ اَفْعَلَ کے وزن پر آتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے اس کے آخر میں وہی حروف لگتے ہیں۔ جو ثلاثی مجرد کے صیغوں میں اَكْرَمَ' اَكْرَمَا' اَكْرَمُوْا' ...... الی آخرھا

ماضی مطلق مجہول بنانے کے لئے پہلے حرف پر پیش اور آخر سے پہلے (تیسرے) حرف پر زیر آتی ہے۔ جیسے اُكْرِمَ ..... الی آخرھا

مضارع معروف واحد غائب کا صیغہ يُفْعِلُ کے وزن پر آتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے اس کے آخر میں ثلاثی مجرد والے مضارع کی سی علامات لگتی ہیں۔ جیسے يُكْرِمُ'

يُكرِمَان ..... الی آخرھا

فعل مضارع مجہول بنانے کے لئے پہلے حرف پر پیش اور آخری سے پہلے (تیسرے) حرف پر زبر آتی ہے۔ یُکرَمُ ..... الیٰ آخرھا فعل امر حاضر بنانے کے لئے ثلاثی مجرد والا طریقہ ہی استعمال ہو گا۔ البتہ شروع میں الف مفتوح (اَ) لگایا جائے گا۔ باقی افعال ثلاثی مجرد ہی کے اصولوں پر بنیں گے۔

اسم فاعل' مُفْعِلٌ (عین کے زیر کے ساتھ) جیسے مُکْرِمٌ اور اسم مفعول مُفْعَلٌ (عین کی زبر کے ساتھ) جیسے مُکْرَمٌ

تفعیل

2 اس باب میں ماضی مطلق معروف واحد غائب مذکر کا صیغہ فَعَّلَ جیسے عَلَّمَ کے وزن پر مضارع معروف واحد غائب یُفَعِّلُ جیسے یُسَبِّحُ کے وزن پر' اسم فاعل مُفَعِّلٌ کے وزن پر جیسے مُحَلِّقٌ ' مُبَدِّلٌ اور اسم مفعول مُفَعَّلٌ کے وزن پر جیسے مُفَصَّلٌ آتے ہیں۔ باقی صیغوں کے لئے ان کے آخر میں ثلاثی مجرد کی سی علامات لگتی ہیں۔ اور مجہول افعال بنانے کے لئے پہلے باب کا سا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

اِفْتِعَال

اس باب سے ماضی مطلق واحد غائب مذکر کا صیغہ اِفْتَعَلَ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے اِکْتَسَبَ ' مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب یَفْتَعِلُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے یَکْتَسِبُ ' باقی صیغوں کے بنانے کے لئے ثلاثی مجرد کی سی علامات آخر میں لگتی ہیں۔ ماضی مطلق مجہول بنانے کے لئے پہلے اور تیسرے حرف پر پیش اور آخری سے پہلے (چوتھے) حرف پر زیر آتی ہے' جیسے اُکْتُسِبَ جبکہ مضارع مجہول بنانے کے لئے پہلے حرف پر پیش اور آخری سے پہلے (چوتھے) حرف پر زبر آتی ہے۔ جیسے یُکْتَسَبُ۔

اس کا اسم فاعل مُفْتَعِل کے وزن پر جیسے مُقْتَدِرٌ اور اسم مفعول مُفْتَعَلٌ کے وزن پر جیسے مُخْتَصَرٌ آتا ہے۔

اِسْتِفْعَال

اس باب سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب مذکر اِسْتَفْعَلَ کے وزن پر اور مضارع یَسْتَفْعِلُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے اِسْتَنْصَرَ اور یَسْتَخْرِجُ ' ماضی مجہول میں پہلے اور تیسرے حرف پر پیش اور آخری سے پہلے (پانچویں) حرف پر زیر آتی ہے۔ جیسے اُسْتُنْصِرَ جبکہ مضارع مجہول میں پہلے حرف پر پیش اور آخری سے پہلے (پانچویں) پر زبر آتی ہے۔ جیسے یُسْتَنْصَرُ۔ باقی صیغوں کے لئے بدستور وہی علامات آخر میں لگتی ہیں۔ اسم فاعل مُسْتَفْعِلٌ کے وزن پر جیسے مُسْتَنْصِرٌ اور اسم مفعول مُسْتَفْعَلٌ کے وزن پر جیسے مُسْتَنْصَرٌ آتے ہیں۔

مُفَاعَلَه

اس باب میں ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب مذکر فَاعَلَ کے وزن پر جیسے قَاتَلَ اور مضارع کا یہی صیغہ یُفَاعِلُ کے وزن پر جیسے یُقَاتِلُ آتے ہیں۔

ماضی مجہول بنانے کے لئے پہلے حرف پر پیش آئے گی۔ اور اس کے بعد کا الف' واؤ سے بدل جائے گا۔ اور آخری سے پہلے (تیسرے) حرف پر زیر آتی ہے۔ جیسے قُوْتِلَ اور مضارع مجہول بنانے کے لئے آخری سے پہلے (چوتھے) حرف کو زبر دے دی جاتی ہے۔ جیسے یُقَاتَلُ باقی صیغے ثلاثی مجرد ہی کی طرح بنتے ہیں۔

اسم فاعل' مُفَاعِلٌ کے وزن پر جیسے مُقَاتِلٌ اور اسم مفعول مُفَاعَلٌ کے وزن پر جیسے مُحَاسَبٌ آتے ہیں۔

تَفَاعُل

اس باب سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب مذکر تَفَاعَلَ کے وزن پر جیسے تَجَاوَزَ اور مضارع کا یہی صیغہ یَتَفَاعَلُ کے وزن پر جیسے یَتَنَازَعُ آتے ہیں۔ ماضی مجہول بنانے کے لئے پہلے اور دوسرے حرف پر پیش آتی ہے۔ الف' واو سے بدل جاتا ہے۔ اور آخری سے پہلے (چوتھے) حرف پر زیر آ جاتی ہے۔ اور مضارع مجہول بنانے کے لئے صرف پہلے حرف پر پیش ڈال دی جاتی ہے۔ جیسے تُجُوْوِزَ اور یُتَنَازَعُ

(یہ فعل 'مجہول صورت میں قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا)

دوسرے صیغے بنانے کے لئے ثلاثی مجرد کی سی علامات آخر میں لگائی جاتی ہیں۔
اسم فاعل' مُتَفَاعِلٌ کے وزن پر جیسے مُتَقَابِلٌ اور اسم مفعول' مُتَفَاعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مُتَدَارَكٌ

اِنْفِعَال

اس باب سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب مذکر' اِنْفَعَلَ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے اِنْقَلَبَ اور مضارع کا یہی صیغہ یَنْفَعِلُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے یَنْقَلِبُ ہوتا ہے۔ یہ فعل بھی اکثر و بیشتر لازم استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا مجہول قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔
اسم فاعل' مُنْفَعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مُنْقَلِبٌ قرآن مجید میں مُنْقَلَبٌ کا لفظ آیا ہے لیکن وہ اسم مفعول نہیں بلکہ بمعنی مصدر (انقلاب) ہے۔

تَفَعُّلُ

اس باب سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب مذکر تَفَعَّلَ کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے تَبَیَّنَ اور مضارع کا یہی صیغہ یَتَفَعَّلُ کے وزن پر جیسا کہ یَتَوَکَّلُ باقی صیغے ثلاثی مجرد کے قاعدے پر ہی بنتے ہیں۔

یہ فعل بھی زیادہ تر لازم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں بطور مجہول اس کا استعمال نہیں ہوا۔

رباعی مجرد

فَعْلَلَةٌ

اس باب میں ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب مذکر فَعْلَلَ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے زَخْرَخَ اور مضارع کا یہی صیغہ یُفَعْلِلُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے یُزَخْرِخُ۔ ماضی مجہول بنانے کے لئے پہلے حرف پر پیش اور آخری سے پہلے (تیسرے) حرف پر زیر آجاتی ہے۔ جیسے زُخْرِخَ۔ اور مضارع مجہول بنانے کے لئے پہلے حرف پر پیش اور آخری سے پہلے (چوتھے) پر زبر آتی ہے جیسے یُزَخْرَخُ

اسم فاعل، مُفَعْلِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مُزَخْرِخٌ۔ باقی کے صیغے ثلاثی مجرد کے قاعدے پر ہی بنتے ہیں۔

اِفْعِلَال

اس باب سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب مذکر اِفْعَلَلَّ کے وزن پر آتا ہے جسے اِقْشَعَرَّ اور مضارع کا یہی صیغہ یَفْعَلِلُّ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے یَقْشَعِرُّ باقی کے صیغے ثلاثی مجرد کے صیغوں کی طرز پر ہی بنتے ہیں۔ یہ فعل بھی عموماً لازم کے طور پر ہی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی مجہول صورت میں یہ کہیں استعمال نہیں ہوا۔

اسمائے مشتقہ

اگرچہ ہم نے صرف افعال کی تشکیل و تعریف کا بیان شروع کر رکھا ہے۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان اسماء کی تشکیل و تعریف کو بھی یہاں بیان کر دیا جائے۔ جو ان افعال ہی کی طرح ان مصادر سے مشتق ہوتے اور بنتے ہیں۔

۱۔ اسم فاعل

ثلاثی مجرد افعال سے فَاعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ جیسے علم سے معلوم معلومان، عالمون، عالمتہ، عالمتان، عالمات

۲۔ اسم مفعول

ثلاثی مجرد افعال سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ جیسے علم سے معلوم، معلومان مَعْلُوْمُوْنَ مَعْلُوْمَةٌ ، معلومتان، معلومات

۳۔ اسم ظرف مکان

عام طور پر مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ جیسے کہ غروب سے مَغْرِبٌ شرق سے مَشْرِقٌ، قتل سے مَقْتَلٌ، غنیمت سے مَغْنَمٌ، اَوْیٌ سے مَاْوٰی

۴۔ اسم آلہ

عام طور پر مِفْعَل یا مِفْعال کے وزن پر ہوتا ہے۔ جیسے فتح سے مِفتَاح، صبح سے مصباح، قَمْع سے مِقْمَعٌ (جمع مقامع)

۵۔ صفت مشبہ

اپنے موصوف میں کسی صفت کے دوام و استمرار کو ظاہر کرتی ہے۔ قرآن مجید میں اس کے مندرجہ ذیل اوزان استعمال ہوئے ہیں۔

فَعْلان رحمان غَضْبان　　فُعَلَةٌ ۔ هُمَزَة لُمَزَةٌ　　فَعِل ۔ آسِف

فَعِيل ۔ رحيم　　فِعِّيلٌ ۔ صِدِّيْقٌ

فَعُولٌ شَكُور　　اَفْعَلُ ۔ اَصْغَرُ　　فُعُّوْل ۔ قُدُّوْس

فُعُلٌ ۔ عُتُلّ　　فَعَّالٌ ۔ عَلاّمٌ　　فَعُّوْل ۔ قَيُّوم

(مونث) فُعْلٰی ۔ كُبْرٰى　　(مونث) فَعْلاءُ ۔ بَيْضَاءُ

۶۔ اسم تفضیل

کسی چیز میں، دوسری کے مقابلہ میں کسی صفت کے زیادہ پائے جانے کو ظاہر کرتا ہے۔ اور مذکر ہو تو اَفْعَل کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے **اعلٰی، اعلیان، اعلون** اور مؤنث ہو تو فُعلٰی کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے حسنٰی، حسنیان، حسنیات

نوٹ :۔ کسی لفظ کے اشتقاق کے لئے ہمیشہ، ماضی مطلق معروف کے واحد مذکر غائب کے صیغہ کو بنیاد بنایا جاتا ہے کیونکہ وہ خالص حروف پر مشتمل ہوتا ہے اور زوائد سے خالی ہوتا ہے۔

وہ اسمائے اشارہ جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں

۱۔ هذا :۔

ایسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو قریب بھی ہو اور مذکر بھی اردو میں اس کا ترجمہ 'یہ' یا 'اس' کیا جاتا ہے۔

۲۔ ھذہ:۔

قریب کی مونث چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے یہ لفظ وضع کیا گیا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ بھی 'یہ' یا 'اس' ہی کیا جاتا ہے۔

لَاتَقْرَبَاهٰذِهِ الشَّجَرَةَ (تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا)

۳۔ ذٰلِكَ:۔

دور کی مذکر چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے یہ لفظ مستعمل ہے۔ اردو میں اس کا مترادف 'وہ' ہے۔ بعض دفعہ بلند مرتبہ چیز کی طرف اشارہ کے لئے بھی اسی لفظ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے وقت اس کا ترجمہ 'یہ' ہی کیا جاتا ہے۔ ذالکما' ذالکن' ذالکم۔ آخر میں لگنے والی ضمائر مخاطب کی مناسبت سے ہوتی ہیں۔

ذَالِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ (اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں)

۴۔ تِلْكَ:۔

دور کی مونث چیز کی طرف اشارہ کے لئے یہ لفظ بنا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ 'وہ' یا 'اُس' یا 'اُن' ہی کیا جاتا ہے۔ علو مرتبت کی وجہ سے جب یہ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ 'یہ' ہی ہو گا۔

تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ (یہ واضح کتاب کی آیات ہیں)

۵۔ ھٰذان:۔

یہ ھذا کا تثنیہ ہے۔ اور قریب کی دو مذکر چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ 'یہ دو' کیا جاتا ہے۔ نصبی یا جری حالت میں اسے ھٰذین پڑھا جاتا ہے۔

۱۔ هٰذا نِ لَسٰحِرانِ ۲۔ هٰذا نِ خَصْمَانِ

۶۔ هاتانِ:۔

یہ ھذہ کا تثنیہ ہے۔ اور قریب کی دو مونث چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ بھی 'یہ دو' ہی کیا جاتا ہے۔ نصبی یا جری حالت میں اس کو ھاتین پڑھا جاتا ہے۔ جیسے اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَكَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ

۷۔ ذانكَ:۔

یہ بھی اسم اشارہ ہے۔ اور قریب کی دو مذکر چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی 'یہ دو' ہی ہے جیسے۔ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ (تو یہ دونوں تمہارے رب کی طرف سے دو دلیلیں ہیں)

۸۔ هٰؤُلاءِ' اُولٰئِكَ' اُولٰئِكُمْ:۔

پہلا قریب کی اور دوسرے دو دور کی بہت سی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہیں۔ اردو میں ان کا ترجمہ یہ اور وہ' لوگ (برائے جمع) کیا جاتا ہے۔

۱۔ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَاءِ هٰٓؤُلَاۗءِ ۲۔ اولٰئِكَ هم الْمُفْلِحُوْنَ

۹۔ هُنَالِكَ:۔

دور کی جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے۔ اور اس کا ترجمہ 'وہیں' اس جگہ کیا جاتا ہے۔ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ (وہیں اہل ایمان کو آزمایا گیا)

۱۰۔ ثَمَّ:۔

یہ لفظ بھی دور کی جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے۔ اور اس کا ترجمہ بھی وہیں' وہاں' اس جگہ' کیا جاتا ہے۔ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ

وہ ضمائر جو قرآن مجید میں استعمال ہوئیں

ضمیر اس مختصر لفظ کو کہتے ہیں جسے کسی دوسرے اسم ظاہر کی جگہ بطور اختصار لایا جائے۔ اس سے پہلے اس چیز کا ذکر ضروری ہے۔

ضمائر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو کسی اسم' فعل' اور حرف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہیں۔ انہیں ضمائر متصلہ کہا جاتا ہے۔ دوسری وہ جو علیحدہ لکھی جاتی ہیں۔ اور وہ بذات خود مسند الیہ واقع ہوتی ہیں۔ انہیں ضمائر منفصلہ کہا جاتا ہے اگر وہ مقام جر (ـِ) میں ہوں جیسے مضاف الیہ یا حرف جر ان پر آئے تو انہیں مجرور کہا جاتا ہے۔ اور اگر وہ مقام نصب میں ہوں۔ مثلاً مفعول وغیرہ تو انہیں منصوب کہا جاتا ہے۔ فعل کے صیغوں کی طرح ان کی تعداد بھی چودہ ہے۔ ذیل میں ان کی جدول دی جاتی ہے۔

نوٹ :۔ ان ضمائر میں سے (X) نشان زدہ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئیں۔

	مرفوع منفصل	مرفوع متصل	منصوب منفصل	منصوب متصل	مجرور متصل
واحد مذکر	هُوَ	ضَرَبَ	إياه	ضَرَبْتُهُ	بِهِ
تثنیہ - -	هُمَا	ضَرَبا	آیاهما	ضَرَبْتُهُمَا	بِهِمَا
جمع - -	هُم	ضَرَبُوْا	آیاهم	ضَرَبْتُهُمْ	بِهِمْ
واحد مونث غائب	هِيَ	ضَرَبَتْ	إياهَا	ضَرَبْتُهَا	بِهَا
تثنیہ - -	هُمَا	ضَرَبَتَا	إيَّاهما	ضَرَبْتُهُمَا	بِهِمَا
جمع - -	هُنَّ	ضَرَبْنَ	إيَّاهُنَّ	ضَرَبْتُهُنَّ	بِهِنَّ
واحد مذکر حاضر	أَنْتَ	ضَرَبْتَ	إياكَ	ضَرَبْتُكَ	بِكَ
تثنیہ - -	أَنْتُمَا	ضَرَبْتُمَا	إيَّاكُمَا	ضَرَبْتُكُمَا	بِكُمَا
جمع - -	أَنْتُمْ	ضَرَبْتُمْ	إياكُمْ	ضَرَبْتُكُمْ	بِكُمْ

واحد مونث حاضر	اَنْتِ	ضَرَبْتِ	اِيَاكِ	ضَرَبْتُكِ	بِكِ
تثنیہ - -	اَنْتُمَا	ضَرَبْتُمَا	اِيَاكُمَا	ضَرَبْتُكُمَا	بِكُمَا
جمع - -	اَنْتُنَّ	ضَرَبْتُنَّ	اَيَاكُنَّ	ضَرَبْتُكُنَّ	بِكُنَّ
واحد مذکر مونث	اَنَا	ضَرَبْتُ	اِيَایَ	ضَرَبْتَنِیْ	بِیْ
تثنیہ و جمع	نَحْنُ	ضَرَبْنَا	اِيَانَا	ضَرَبْتَنَا	بِنَا

اسمائے و حروف استفہام جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں

استفہامَ سوال کرنے اور پوچھنے کو کہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے قرآن مجید میں مندرجہ ذیل الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ کبھی یہ استفہام' پوچھنے کی بجائے' اظہار تعجب یا انکار یا اقرار کے لئے بھی ہوتا ہے۔

ا۔ مَنْ :۔

اسم موصولہ ہونے کے علاوہ کسی کی ذات کے متعلق سوال کرنے کے لئے آتا ہے۔ عام طور پر صرف ذوی العقول (انسانوں' فرشتوں اور جنوں) کے لئے مستعمل ہے۔ اس پر حروف جار بھی داخل ہو سکتے ہیں مثلاً لِمَنْ' مِمَّنْ' عَمَّنْ۔

مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ ' مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ' لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

۲۔ ما :۔

حرف نفی ہونے کے علاوہ استفہام کے لئے بھی آتا ہے۔ مَاتِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يا مُوْسٰی عام طور پر ذات یا صفات غیر ذوی العقول کے لئے مستعمل ہے۔ اس پر حرف جر داخل ہو تو پھر اس کا آخری الف گر جاتا ہے۔ جیسے لِمَ ' بِمَ ' عَمَّ ' کبھی اس کے آخر میں ذا بھی آتا ہے۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ؟   بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ   مَاذَاتَعْمَلُوْنَ

۳۔ اَیٌّ :-

متعدد چیزوں میں سے کسی ایک کو متعین کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے
اَیُّکُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖ اِیْمَانًا۔ (ان آیات نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا
ہے۔)

۴۔ اَیْنَ :-

جگہ کے متعلق سوال کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ جب اس
کے آخر میں ما آئے تو پھر عموم مکان کا معنیٰ دیتا ہے۔ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ

۵۔ مَتٰی :-

یہ لفظ وقت کے متعلق سوال کرنے کے لئے آتا ہے۔ مثلاً مَتٰی نَصْرُاللّٰهِ '
اللہ کی مدد کب آئے گی؟

٦۔ هَلْ :-

کسی عمل کے متعلق سوال کرنے کے لئے آتا ہے فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ (تو کیا تم
باز آنے والے ہو؟)

۷۔ اَ (همزه) :-

یہ افعال و اسماء ہر دو کے متعلق سوالات کے لئے آتا ہے۔ مثلاً اَ اَقْرَرْتُمْ اور
اَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

۸۔ کَیْفَ :-

کیفیت و حالت کے متعلق سوال کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ مثلاً کَیْفَ
تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ کُنْتُمْ اَمْوَاتًا ' فَاَحْیَاکُمْ ......

۹۔ اَنّٰی :۔

ظرف مکان و زماں کا معنیٰ بھی دیتا ہے۔ اور کیف کے معنیٰ میں سوال کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اَنّٰی یَکُوْنُ لَكَ هٰذا

۱۰۔ اَیَّانَ :۔

زمانے کے متعلق سوال کرنے کے لئے آتا ہے۔ مثلاً اَیَّانَ مُرْسٰهَا۔
(اس کا قیام کب ہوگا؟)

اسمائے موصولہ جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے

اسم موصول' عربی میں اس لفظ کو کہا جاتا ہے۔ جو بذات خود نامکمل ہوتا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے اس کے بعد ایک جملہ آتا ہے۔ اسے 'صلہ' کہا جاتا ہے۔ اور یہ دونوں ملکر کسی بڑے فقرہ (Principal Clause) کا جز بنتے ہیں۔

اسم موصول واحد' تثنیہ اور جمع سب کے لئے آتا ہے۔ اردو میں واحد کے لئے اسم موصول کا ترجمہ 'جو' یا 'جس' کیا جاتا ہے۔ اور تثنیہ و جمع کے اسم موصول کا ترجمہ 'جو' 'جن' یا 'جنھوں' کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں مندرجہ ذیل اسمائے موصول استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ ما :۔

عام طور پر غیر ذوی العقول و بے شعور کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ البتہ بعض اوقات ذوالعقول کو' غیر ذوی العقول قرار دے کر ان کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ۲۔ وَنَفْسٍ وَّ مَاسَوّٰهَا

۲۔ مَنْ :۔

ذوی العقول کے لئے واحد' تثنیہ یا جمع ہر صورت میں استعمال ہوتا ہے جیسے مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ' (جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی۔ وہ اسے دیکھ لے گا۔)

۳۔ اَلَّذِی :۔

واحد مذکر کے لئے ہے۔ جیسے وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی

۴۔ اَلَّذانِ :۔

تثنیہ مذکر کے لئے ہے۔ نصب و جر کی حالت میں اسے الَّذَیْنِ پڑھا جاتا ہے جیسے وَاَلَّلذانِ یَأْتِیٰنِهَا (اور جو دو مرد یہ برائی کریں ------)

۵۔ الَّذِیْنَ :۔

جمع مذکر کے لئے ہے جیسے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا' وَّقُعُوْدًا ' کَذَالِكَ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ

٦۔ اَلَّتِیْ :۔

واحد مونث کے لئے جیسے فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا بَعْدُ قُوَّةٍ اَنْکَاثًا '

۷۔ اَللَّتَانِ :۔

تثنیہ مونث کے لئے ہے۔ اور نصب و جر کی حالت میں سے اللَّتَیْنِ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے ھَاتَانِ الْمَرْاَتَانِ اللَّتَانِ مَاتَ عَنْهُمَا آ زْوَاجُهُمَا

۸۔ اَللاتِیْ ' اللاّئِیْ :۔

دونوں جمع مونث کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ وَاللّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ ۲۔ وَاللاّٰئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ

وہ اسمائے ظرفِ زمان و مکان جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے

	لفظ	معنی		لفظ	معنی
۱۔	حِیْنَئِذٍ	اب ' اس وقت	۹۔	خَلْفَ	پیچھے
۲۔	حِیْنَ	بوقت ' جب	۱۰۔	تَحْتَ	نیچے
۳۔	یَوْمَئِذٍ	اس روز	۱۱۔	فَوْقَ	اوپر
۴۔	بَیْنَ	درمیاں	۱۲۔	بَعْدَ	بعد میں
۵۔	لَدُنْ ' لَدُنَّ	پاس ' قریب	۱۳۔	مَعَ	ساتھ
۶۔	عِنْدَ	پاس ' نزدیک ' ہاں	۱۴۔	حَوْلَ	اردگرد
۷۔	لَدَیٰ ' لَدَیٰ	پاس ' قریب	۱۵۔	قَبْلَ	پہلے
۸۔	اَمَامَ	آگے	۱۶۔	وَرَاءَ	پیچھے ' اوپر ' دور

نوٹ :۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیشہ بطور ظرف استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ زمان یا مکان کا معنیٰ دینے والا ہر لفظ بھی بطور مفعول فیہ (ظرف زمان و مکان) استعمال ہوتا رہتا ہے۔ ان پر کوئی اور عامل نہ آئے تو بربنائے ظرفیت ان پر زبر پڑھی جاتی ہے۔

اسمائے افعال ۔ جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے

اسم فعل اس لفظ کو کہا جاتا ہے۔ جس کی شکل و ساخت اسم کی سی ہوتی ہے۔ اسم کی طرح اس کی گردان بھی نہیں ہو سکتی اور نہ اس کے مختلف صیغے بن سکتے

ہیں۔ لیکن وہ معنی فعل کا دیتا ہے۔

قرآن مجید میں مندرجہ ذیل اسمائے افعال' مقابل میں دیئے گئے معانی کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔

	اسم فعل	معنی		اسم فعل	معنی
۱۔	هَاتُوا	= لاؤ۔	۴۔	عَلَيْكُمْ	اپنے آپ پر لازم کرو۔
۲۔	هَلُمَّ	= لاؤ۔ آؤ	۵۔	اُفٍّ	= اوہوں
۳۔	هائوم	= آؤ۔	۶۔	رُوَيْدَ اَمْهِلْ	مہلت دے
۷۔	هَيْتَ	= افسوس ہے	۹۔	وَيْلَكَ	تجھ پر افسوس ہے۔
۵۔	هَيْهَاتَ	دور ہو گیا۔	۱۰۔	بُعْداً	افسوس ہے

اسمائے اعداد ۔ جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے

گنتی کے لحاظ سے تعداد یا درجہ کو ظاہر کرنے والے لفظ کو اسم عدد کہا جاتا ہے۔ ذیل میں اپنے اردو معانی کے ساتھ وہ اسمائے اعداد دیئے جا رہے ہیں۔ جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ اسمائے اعداد کی یہ خصوصیت ہے کہ ایک یا دو کے مفہوم کو ظاہر کرنے والے الفاظ میں تو عام عربی الفاظ کے مطابق مذکر اشیاء کے لئے مذکر اور مونث اشیاء کے لئے مونث الفاظ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ مگر تین اور اس کے بعد کے اعداد کو ظاہر کرنے والے الفاظ' تمام اصول' تذکیر و تانیث سے ہٹ کر معاملہ الٹ جاتا ہے۔ یعنی مذکر اشیاء کے لئے مونث الفاظ اور مونث اشیاء کے لئے مذکر الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ان اعداد کا معدود تین سے دس تک کے اعداد کے لئے جمع اور مجرور ہوتا ہے' گیارہ سے ننانوے تک واحد اور منصوب جبکہ سو یا ہزار کے لئے واحد اور مجرور ہوتا ہے۔

اسم عدد	معنیٰ	تذکیر و تانیث
۱۔ واحد	ایک	مذکر کے لئے
۲۔ واحدةٌ	ایک	مونث کے لئے
۳۔ اَحَد	ایک	مذکر کے لئے
۴۔ اِحْدَیٰ	ایک	مونث کے لئے
۵۔ اَوَّلُ	پہلا	مذکر
۶۔ اُوْلٰی	پہلی	مونث
۷۔ اِثْنَانِ	دو	مذکر نصب وجہ کی حالت میں اسے اِثْنَیْنِ پڑھا جاتا ہے
۸۔ ثِنتانِ	دو	مونث نصب کی حالت میں اسے اِثْنَتَیْنِ پڑھا جاتا ہے
۹۔ ثانی	دوسرا	مذکر
۱۰۔ مَثْنٰی	دو، دو	مذکر و مونث
۱۱۔ ثلٰثٌ	تین	مونث
۱۲۔ ثلٰثة	تین	مذکر
۱۳۔ ثُلُثٌ	تیسرا حصہ	مذکر و مونث
۱۴۔ ثُلاثَ	تین تین	مذکر و مونث
۱۵۔ ثُلُثَانِ	دو تہائی	مذکر و مونث نصب کی صورت میں ثُلُثَیْنِ پڑھا جاتا ہے
۱۶۔ ثَالِثَةٌ	تیسری	مونث
۱۷۔ ثَالِث	تیسرا	مذکر
۱۸۔ اَرْبَعٌ	چار	مونث
۱۹۔ اَرْبَعَةٌ	چار	مذکر

۲۰۔ رُبَاعَ	چار چار	مذکر و مونث
۲۱۔ رُبْعٌ	چوتھائی	مذکر و مونث
۲۲۔ خَمْسَةٌ	پانچ	مذکر
۲۳۔ خُمْسٌ	پانچواں حصہ	مذکر و مونث
۲۴۔ خَامِسَةٌ	پانچویں	مونث
۲۵۔ سِتٌّ	چھ	مونث
۲۶۔ سِتَّةٌ	چھ	مذکر
۲۷۔ سَادِسٌ	چھٹا	مذکر
۲۸۔ سُدْسٌ	چھٹا حصہ	مذکر و مونث
۲۹۔ سَبْعٌ	سات	مونث
۳۰۔ سَبْعَةٌ	سات	مذکر
۳۱۔ سَابِعٌ	ساتواں	مذکر
۳۲۔ ثَمَانِيْ	آٹھ	مونث
۳۳۔ ثَمَانِيَةٌ	آٹھ	مذکر
۳۴۔ ثَامِنٌ	آٹھواں	مذکر
۳۵۔ تِسْعٌ	نو	مونث
۳۶۔ تِسْعَةٌ	نو	مذکر
۳۷۔ تِسْعٌ	نواں حصہ	مذکر و مونث
۳۸۔ تَاسِعٌ	نواں	مذکر
۳۹۔ عَشْرٌ	دس	مونث
۴۰۔ عَشْرَةٌ	دس	مذکر
۴۱۔ عُشْرٌ	دسواں	

	حصہ	مذکر و مونث
۴۲۔ مِعْشَارٌ	دسواں	مذکر و مونث
۴۳۔ عَاشِرٌ	دسواں	مذکر
۴۴۔ اَحَدَ عَشَرَ	گیارہ	مذکر
۴۵۔ اثنا عَشَرَ	بارہ	مذکر
۴۶۔ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ	بارہ	مونث
۴۷۔ تِسْعَۃَ عَشَرَۃَ	انیس	مونث
۴۸۔ ثلٰثون	تیس	مذکر و مونث
۴۹۔ اَرْبَعوْنَ	چالیس	" "
۵۰۔ خَمْسُوْنَ	پچاس	" "نصب و جر کی
۵۱۔ سِتُّوْنَ	ساٹھ	" "حالتوں میں نون
۵۲۔ سَبْعُوْنَ	ستر	" "سے پہلے
۵۳۔ ثَمَانُوْنَ	اسی	" "کی و کی جگہ ی
۵۴۔ تِسْعُوْنَ	نوے	" "پڑھی جاتی ہے
۵۵۔ مِا ءَۃٌ	سو	" "
۵۶۔ مِائَتَانِ	دو سو	" "
۵۷۔ ثَلٰثُ مِائَۃٍ	تین سو	" "
۵۸۔ اَلْفٌ	ہزار	" "
۵۹۔ خَمْسَۃُ آلافٍ	پانچ ہزار	" "
۶۰۔ ثَلاثَۃُ آلافٍ	تین ہزار	" "
۶۱۔ خَمْسُوْنَ اَلْفاً	پچاس ہزار	" "

اوزان جمع ۔ جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے

عربی زبان میں جمع کا اطلاق تین یا تین سے زائد پر ہوتا ہے۔ جمع کی دو قسمیں ہے۔

۱۔ جمع سالم :-

جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد مذکر ہو تو اس کے آخر میں وْنَ لگاتے ہیں۔ جو نصب و جر کی حالت میں ی، ن سے بدل جاتا ہے۔ جیسے مُذْرَک سے مُذْرَکُوْن، مسلم سے مُسْلِمُوْن، مُسْلِمِیْنَ وغیرہ۔

اور اگر واحد مونث ہو تو اس کے آخر میں سے ۃ کو ہٹا کر اس کی جگہ ا ت لگاتے ہیں۔ جیسے مُؤْمِنَۃٌ سے مومنات، قَانِتَۃٌ سے قانتات۔ اس جمع پر نصب نہیں آتی۔ بلکہ نصبی حالت میں بھی اس پر جر (ـِـ) ہی آتی ہے۔

۲۔ جمع مکسر:-

اس کے بنانے کا کوئی مقرر طریقہ نہیں۔ اہل عرب نے عربی زبان کے تتبع کے بعد اس کے مختلف اوزان بتائے ہیں۔ جن میں سے مندرجہ ذیل قرآن مجید کے اندر استعمال ہوئے ہیں۔

	وزن	مثال	واحد
۱۔	فاعلون،	خَالِقُوْنَ	خالق
	فاعلین	خَالِقِیْنَ	
۲۔	فاعلات	قَانِتَاتٌ	قانِتَۃٌ
۳۔	اَفعال	آذان	اُذُن
۴۔	فُعول	جُنُوْدٌ	جُنْدٌ
۵۔	فَعول	بَنُوْنَ	ابْنٌ

۶ـ	أُفْعِلَاءُ	أَحِبَّاءُ	حَبِيْبٌ
۷ـ	فِعْلَان	إِخْوَانٌ	أَخٌ
۸ـ	أَفَاعِيل	أَسَاطِيْرُ	أُسْطُوْرٌ
۹ـ	أَفْعَلُوْنَ	أَعْلَوْنَ	أَعْلٰى
۱۰ـ	فَعَلَاتٌ	حَسَرَاتٌ	حَسْرَةٌ
۱۱ـ	فِعْلَةٌ	إِخْوَةٌ	أَخٌ
۱۲ـ	أَفَاعِل	أَصَابِعُ	إِصْبَعٌ
۱۳ـ	أَفْعُلٌ	أَعْيُنٌ	عَيْنٌ
۱۴ـ	فِعَالٌ	رِجَالٌ	رَجُلٌ
۱۵ـ	فُعَلٌ	أُمَمٌ	أُمَّةٌ
۱۶ـ	فُعَّلَاتٌ	أُمَّهَاتٌ	أُمٌّ
۱۷ـ	فَعَالِيْلُ	قَوَارِيْرُ	قَارُوْرَةٌ
۱۸ـ	أَفْعَالٌ	أَيْدِيْ	يَدٌ
۱۹ـ	فُعَالٌ	بُرَاءُ	بَرِيٌّ
۲۰ـ	فَعَائِلُ	بَصَائِرُ	بَصِيْرَةٌ
۲۱ـ	فُعُوْلٌ	بُعُوْلٌ	بَعْلٌ
۲۲ـ	فَعَالِلُ	تَرَاقِيْ	تَرْقُوَةٌ
۲۳ـ	فِعِلَّةٌ	جِبِلَّةٌ	جِبِلٌّ
۲۴ـ	فِعَالَةٌ	جِمَالَةٌ	جَمَلٌ
۲۵ـ	فِعَلٌ	حِجَجٌ	حُجَّةٌ
۲۶ـ	فُعَلَاءُ	حُنَفَاءُ	حَنِيْفٌ
۲۷ـ	فِعْلٌ	هِيْمٌ	هَائِمٌ
۲۸ـ	فُعْلَانٌ	ذُكْرَانٌ	ذَكَرٌ

۲۹۔ فُعَّلٌ	رُکَّعٌ	رَاکِعٌ
۳۰۔ فَوَاعِلُ	رَوَاسِیْ	رَاسِیَۃٌ
۳۱۔ فَعَلَۃٌ	کَفَرَۃٌ	کَافِرٌ
۳۲۔ فُعُلَاتٌ	ظُلُمَاتٌ	ظُلْمَۃٌ
۳۳۔ فُعَّالٌ	فُجَّارٌ	فَاجِرٌ
۳۴۔ فُعَالٰی	فُرَادٰی	فَرْدٌ
۳۵۔ فِعْلَۃٌ	قِیعَۃٌ	قَاعٌ، قَاعَۃٌ
۳۶۔ مَفَاعِلُ	مَسَاکِنُ	مَسْکَنٌ
۳۷۔ مَفَاعِیْلُ	مَسَاکِیْنُ	مِسْکِیْنٌ
۳۸۔ مَفَاعِلَۃُ	مَلَائِکَۃٌ	مَلَکٌ
۳۹۔ فِعَال	نِسَاءٌ	یہ ایسی جمع ہے جس کا واحد اسی مادہ سے نہیں آتا
۴۰۔ فِعْلَانٌ	وِلْدَانٌ	وَلَدٌ
۴۱۔ اَفْعِلَۃٌ	اَسْوِرَۃٌ	سِوَارٌ
۴۲۔ فُعْلٌ	حُمْرٌ	اَحْمَرُ
۴۳۔ فُعُلٌ	حُمُرٌ	حِمَارٌ

اقسام جملہ

جب دو یا دو سے زائد الفاظ مل کر ایک مکمل بات کو بیان کریں تو انہیں مرکب تام، مرکب مفید، فقرہ، کلام یا جملہ کہا جاتا ہے۔ عربی میں جملے کی دو قسمیں ہیں۔ کیونکہ اگر جملہ کا ابتدائی لفظ اسم ہے تو اسے "جملہ اسمیہ" کہا جائے گا۔ اور اگر اس کا آغاز کسی فعل سے ہوا ہے تو اسے "جملہ فعلیہ" کہا جائے گا۔

جملہ اسمیہ کے پہلے لفظ (اسم) کو مبتدا کہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے فقرہ کی ابتدا ہوئی

ہے۔ بعد میں آنے والے الفاظ یا لفظ کو خبر کہا جاتا ہے۔ مبتدا عام طور پر معرفہ کی کسی نہ کسی شکل میں ہوتی ہے۔ اور خبر اگر اسم کی صورت میں ہو تو اس کا تذکیر و تانیث' وحدت' تثنیہ اور جمع میں اپنے مبتدا کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ جیسے

۱۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ۲۔ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ

۳۔ اِنْ هٰذَانِ لَسٰحِرَانِ ۴۔ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

جملہ فعلیہ میں پہلا لفظ فعل کہلاتا ہے۔ اور دوسرا فاعل۔ فعل کے لئے ضروری ہے کہ وہ تذکیر و تانیث میں اپنے فاعل کے مطابق ہو۔ جبکہ اسم ظاہر و جمع میں بھی اس کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ البتہ اگر فاعل و فعل کے درمیان کوئی اور لفظ حائل ہو جائے یا فاعل جمع مکسر ہو تو یہ تذکیر و تانیث میں مطابقت ضروری نہیں رہتی مثلاً

۱۔ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ ۲۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَباً

۳۔ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِسَاءٍ عَسٰى اَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۴۔ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا

۵۔ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْئٍ ۶۔ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

قرآن مجید میں استعمال شدہ اسمائے و افعال میں واقع ہونے والی تعلیلات

عربی زبان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ بعض اوقات اس کے کسی لفظ کی اپنے مادہ و ماخذ (Root) کے لحاظ سے شکل و صورت کچھ ہونی چاہیے تھی۔ مگر بعض تبدیلیوں کی وجہ سے وہ کچھ سے کچھ بن جاتی ہے۔ انہی تبدیلیوں کو تعلیلات کہا جاتا

ہے۔ ان تبدیلیوں کے لانے کا مقصد تلفظ و تکلم میں آسانی و سلاست پیدا کرنا اور ثقالت و گراں باری خطاب سے بچنا ہے۔ یہ تبدیلیاں مندرجہ ذیل طریقے سے واقع ہوئی ہیں۔

۱۔ اِبدال:۔

کسی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے ایلاف' جو الفت سے ماخوذ ہے۔ اصل میں اِف (بہ وزن افعال) ہونا چاہیے تھا۔ مگر چونکہ کسرہ (زیر) تلفظ میں ی کے قریب اور حسب حال ہے۔ اس لئے اسے ی سے بدل کر ایلاف پڑھا جاتا ہے یا جیسے قال کہ درصل قَوَلَ تھا' واوماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل کر قال بن گیا۔

نوٹ:۔ یہ حروف گیارہ ہیں جو اس فقرہ میں آتے ہیں اَتَجِدُ مَنْ طَیَّهَا (یہ باہم تبدیل ہوتے رہتے ہیں)

۲۔ اِسکان:۔

کسی حرف سے حرکت دور کرنے کو کہتے ہیں۔ کبھی بالکل ساقط کر دی جاتی ہے اور کبھی پہلے حرف کی طرف منتقل کر دی جاتی ہے۔

لفظ کی موجودہ صورت	اصل	معنی
۱۔ یَدْعُوْ	یَدْعُوُ	بلاتا ہے پکارتا ہے
۲۔ یَقُوْلُ	یَقْوُلُ	کہتا ہے

۳۔ تحریک

دو ساکن جب اکٹھے ہو جائیں تو پہلے کو حرکت دے کر دوسرے کو ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔ جیسے

لفظ کی موجودہ صورت	اصل
قُلِ الْحَقُّ	قُلْ اَلْحَقُّ

تفصیل :۔ الحق کا ہمزۂ وصل گر گیا اور دو ساکن لام جمع ہو گئے اس لئے قل کے لام کو حرکت دے کر دوسرے سے ملا دیا گیا۔

۴۔ قَلْب :۔

دو حرفوں کو آگے پیچھے کر دیا جاتا ہے جیسے

لفظ کی موجودہ صورت	اصل
۱۔ شِیَةٌ	وَشْیٌ

تفصیل:۔ شروع کی واؤ حذف کر کے آخر میں ت لگا دی

۲۔ اِسْمٌ	سِمْوٌ

تفصیل :۔ آخری واؤ کو حذف کر کے شروع میں الف لگا دیا گیا۔

۵۔ زیادت :۔

کسی حرف کا کسی غرض یا ضرورت سے اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے

لفظ کی موجودہ صورت	اصل
۱۔ ثَقِفْتُمُوْهُمْ	ثَقِفْتُمْ هُمْ

تفصیل :۔ ضمیر متصل کو ساتھ ملانے کے لئے فعل کے آخر میں و زیادہ کر لی گئی

۲۔ مَاهِيَهْ	ماهِيَ
۳۔ حِسَابِيَهْ	حِسَابِيْ

تفصیل :۔ دوسری آیات کے آخری کلمات کے ساتھ ہم آہنگ بنانے کے لئے آخر میں ہ زیادہ کر دی گئی

نوٹ :۔ حروف زیادت دس ہیں جو اس فقرے میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ هَوِیْتُ السَّمانَ یا سَاَلْتُمُوْنِيهَا

۶۔ حذف :۔

کسی لفظ میں سے اس کے کسی حرف کو تلفظ اور املا میں گرا دیا جاتا ہے۔ جیسے یَجِدُ

لفظ کی موجودہ صورت	اصل صورت	تفصیل
۱۔ یَعِدُ	یَوْعِدُ	و کو حذف کر دیا گیا
۲۔ وَادٍ	وَادِیٌ	ی کو حذف کر دیا گیا
۳۔ تَنَزَّلُ	تَتَنَزَّلُ	حرف مضارعت ت کو حذف کر دیا گیا

نوٹ :۔ حروف حذف گیارہ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے۔ هُوَ حَفِیٌّ بِخَائِنَةٍ

۷۔ ابدال و ادغام :۔

جب دو ایک جیسے حرف کسی لفظ میں اکٹھے آ جائیں تو انہیں آپس میں ملا کر مشدد صورت میں لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف بھی اکٹھے آ جائیں۔ تو ایک کو دوسرے کی شکل دے کر اسے بھی مشدد پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔ جیسے

لفظ کی موجودہ صورت	اصل صورت	تفصیل
۱۔ اِثَّاقَلْتُمْ	تَثَاقَلْتُمْ	ت کو ث سے بدل کر باہم مدغم کر دیا اور شروع میں ہمزہ لگایا
۲۔ اِدَّارَكَ	تَدَارَكَ	ت کو د سے بدل کر باہم مدغم کر دیا اور شروع میں ہمزہ لگایا
۳۔ اَرَدْتُّ	اَرَدْتُ	د کو ت سے بدل کر باہم مدغم کر دیا

۴۔ اِتَّسَقَ — اِوْتَسَقَ — وْ کو تْ سے بدل کر باہم مدغم کر دیا

۵۔ اِطَّلَعَ — اِطْتَلَعَ — تْ کو طْ سے بدل کر باہم مدغم کر دیا

اعراب

عربی زبان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے اکثر و بیشتر الفاظ کے آخری حروف پر ہمیشہ زیر' زبر' یا پیش آتی ہے۔ اسے حرکت بھی کہتے ہیں اور اعراب بھی۔ بعض دفعہ یہ حرکت اکہری ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ دوہری' دوہری ہونے کی صورت میں اسے تنوین کہا جاتا ہے۔ (مجرور ومکسور' منصوب و مفتوح اور مرفوع و مضموم)۔ اعراب کے لحاظ سے الفاظ کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

I مُنْصَرِفْ

نوٹ :۔ جس لفظ پر تینوں طرح کی حرکات مختلف عوامل کی وجہ سے آ سکتی ہوں۔ اسے منصرف کہا جاتا ہے۔ عربی میں ایسے ہی الفاظ کی اکثریت ہے۔ جیسے کِتَابٌ'

II غیر منصرف

بعض الفاظ پر پیش اور زبر اور وہ بھی اکہری تو آ سکتی ہیں۔ مگر زیر یا تنوین نہیں آ سکتی۔ ایسے الفاظ کو غیر منصرف کہا جاتا ہے۔ جن الفاظ میں مندرجہ ذیل اسباب میں سے کوئی سے دو سبب پائے جائیں تو وہ غیر منصرف ہوتا ہے جیسے احمد' اسحٰق' مساجد' غضبان' بیضاء

غیر منصرف کے اسباب

۱۔ وزن فعل — ۲۔ عجمیت

۳۔ جمع الجمع
۴۔ علمیت
۵۔ ان زائد تان
۶۔ الف ممدودہ یا مقصورہ
۷۔ عدل
۸۔ مونث سماعی
۹۔ مَفْعل یا فُعَال کے وزن پر اسمائے عدد جیسے مثنی و ثلاث

III مبنی

اس لفظ کو کہتے ہیں۔ جس کے حرف آخر کا اعراب کسی بھی عامل کے آنے سے تبدیل نہ ہو۔ بلکہ اپنی وضعی حرکت یعنی اسی اعراب پر قائم رہے۔ جس پر بنایا گیا تھا۔ مثلاً ضمائر اور اسمائے اشارہ مبنی اسماء میں شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح اسمائے موصولہ اور استفہام بھی مبنی ہیں۔

مرفوعات

۱۔ فاعل یا نائب فاعل :۔

جملہ فعلیہ میں جو لفظ کسی فعلِ معروف کا فاعل یا فعل مجہول کا نائب فاعل واقع ہو رہا ہو، اس پر ہمیشہ پیش آئے گی۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ

۲۔ مبتدا :۔

جملہ اسمیہ میں جو لفظ مبتدا واقع ہو رہا ہو۔ اس پر ہمیشہ پیش آئے گی۔ جیسے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ

۳۔ خبر :۔

جملہ اسمیہ میں ہی جو لفظ خبر واقع ہو رہا ہو، اس پر بھی ہمیشہ پیش آتی ہے۔ جیسے تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ

۴۔ افعال ناقصہ :۔

(کَانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، اَصْبَحَ وغیرہ) کا مدخول (جسے ان کا اسم کہا جاتا ہے) بھی ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے کَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيمًا

۵۔ حروف مشبہ بالفعل :۔

(اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ، وَيْكَاَنَّ) کی خبر بھی ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے، مثلاً اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

۶۔

فعل مضارع کے آخری حرف پر بھی پیش ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس پر کوئی دوسرا عمل کرنے والا عامل نہ ہو۔ البتہ تثنیہ اور جمع (غائب وحاضر) اس سے مستثنیٰ ہیں۔ كَذَالِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

۷۔

ما اور لا جس اسم پر داخل ہوں۔ بشرطیکہ لا نفی جنس کے لئے نہ ہو۔ وہ بھی مرفوع ہوتا ہے۔ مثلاً وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ لَا اَصْغَرُ مِنْ ذَالِكَ وَلَا اَكْبَرُ

۸۔ منفرد منادیٰ :۔

حرف ندا (یا، اَیُّھا، اَيَّتُھَا وغیرہ) کے بعد جو لفظ مفرد یعنی غیر مرکب ہو اس پر پیش آتی ہے۔ مثلاً يَاهَامَانُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا، يا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

نوٹ :۔ حالت رفع کبھی واو ساکن، کبھی اِن (تثنیہ کی صورت میں) اور کبھی وِن (جمع کی صورت میں) ہوتی ہے

منصوبات

۱۔ مفعول بِہٖ جس پر کوئی عمل واقع ہوا ہو۔ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاۃَ، کَیْفَ یَھْدِیْ اللّٰہُ قَوْماً

۲۔ مفعول لَہٗ بھی جس کے لئے کوئی فعل وجود میں آتا ہے۔ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً السَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا جَزَاءً بِمَا کَسَبَا

۳۔ مفعول فیہ (جسے ظرف زمان یا مکان بھی کہتے ہیں) بھی منصوب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس پر حرف فی وغیرہ داخل نہ ہو۔ اس صورت میں وہ مجرور ہوگا۔ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً

۴۔ مفعول مطلق جو مصدر کی صورت میں کسی فعل کی تاکید اور مبالغہ کے لئے آتا ہے۔ بھی ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً کَبِّرْہُ تَکْبِیْراً۔

۵۔ تمیز وہ لفظ جو کسی ابہام کو دور کرنے یا کسی امر کی وضاحت کے لئے آتا ہے۔ اس پر بھی ہمیشہ نصب (ـً) ہوتی ہے۔ مثلاً اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً۔

۶۔ افعال ناقصہ کی خبر بھی ہمیشہ منصوب ہوتی ہے۔ مثلاً کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْماً

۷۔ حروف مشبہ بالفعل جن اسماء پر داخل ہوتے ہیں۔ ان پر بھی ہمیشہ نصب آتی ہے۔ مثلاً اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

۸۔ حال (جو فاعل یا مفعول کی بوقت وقوع حالت کو ظاہر کرتا ہے) بھی ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیْراً

۹۔ لا برائے نفی جنس جس اسم پر داخل ہوتا ہے۔ اسے بھی نصب دیتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَاکُفْرَانَ لِسَعْیِہٖ

۱۰۔ منادیٰ جو مضاف واقع ہو رہا ہو۔ وہ بھی منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً یا اَھْلَ الْبَیْتِ یَا اُخْتَ ھٰرُوْنَ

۱۱۔ ما (حرف نفی) کی خبر بھی منصوب ہوتی ہے۔ مثلاً مَا زَیْدٌ قَائِماً

۱۲۔ مستثنیٰ بھی بعض اوقات منصوب ہوتا ہے مثلاً وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلاَّ رِجَالاً

۱۳۔ مفعول معہ جو فاعل کے ساتھ فعل میں شریک ہو' اس سے پہلے وٗ آتی ہے۔ مگر قرآن مجید میں یہ نہیں آیا ہے۔ جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتُ

مجرورات

۱۔ جن الفاظ پر حروف جر (زیر دینے والے حروف) داخل ہوں۔ وہ ہمیشہ مجرور ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ مبنی نہ ہوں۔ مثلاً عَلٰے اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ

۲۔ مضاف الیہ بھی' مبنی یا غیرمتصرف نہ ہونے کی صورت میں ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً رَبِّ الْعَالَمِيْنَ 'اَوَّلَ بَيْتٍ

نوٹ :۔ معطوف اور صفت کا اعراب ہمیشہ اپنے معطوف علیہ اور موصوف کے مطابق ہو گا۔ صفت کے لئے ضروری ہے کہ وہ تذکیر و تانیث' معرفت' نکارت' وحدت، تثنیہ اور جمع میں اپنے موصوف کی طرح ہو۔

۱۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

۲۔ لَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

۳۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ

۴۔ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

۵۔ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰے قَوْمٍ كَافِرِيْنَ

نوٹ :۔ حالت نصب و جر تثنیہ کی صورت میں ماقبل مفتوح کے ساتھ یْنِ اور جمع کی صورت میں ماقبل مکسور کے ساتھ یْنَ کی شکل میں ہوتی ہے جیسے کہ پانچویں مثال سے ظاہر ہے۔ رَجُلَيْنِ ' مُسْلِمِيْنَ

۱۔ اِباء (اَبٰی یَاْبٰی اِبَاءً)

کسی چیز کو پسند نہ کرنے، اس سے نفرت کرنے، انکار کرنے اور باز رہنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اَبٰی وَ اسْتَکْبَرَ

۲۔ اِباقٌ

غلام کا اپنے آقا کے ہاں سے بھاگ جانا

اردو زبان میں یہ لفظ کسی شکل میں استعمال نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں اس سے فعل ماضی صیغہ واحد غائب مذکر اَبَقَ بمعنی "بھاگ گیا" آیا ہے۔ اَبَقَ یَابِقُ)

۳۔ اِتْیان (کرنا)

ثلاثی مجرد کی صورت میں اس کا معنی ہے آنا۔ لیکن اگر اس کا صلہ ب ہو تو متعدی ہو کر "لانے" کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اور باب افعال (ایتاء) کی صورت میں اس کا مطلب "دینا" یا "عطا کرنا" ہے۔ (اَتٰی یَاتِیْ اٰتٰی یُؤتِیْ) (واٰتی المال علی حبه)

۴۔ اَثَر

اردو میں واحد و جمع دونوں طرح سے بکثرت مستعمل ہے۔ اس کی جمع آثار آتی ہے۔ نشانی، یادگار اور کسی عمل کے نتیجہ اور دلیل منقول کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ افعال اور استفعال باب کی صورت میں زمین کریدنے، ترجیح اور فوقیت دینے کے معنی دیتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی زمین کو اکھاڑنا بھی ہے۔ (اثار وا الارض)

(اَثَرَ یَاثِرُ)

۵۔ اِثْم

بصورت مفرد اردو زبان کے اسلامی ادب میں بمعنیٰ گناہ استعمال ہوتا ہے۔ جمع آثام آتی ہے۔ بصورت فعل گناہ گار ہونے کے معنی دیتا ہے۔ آثم اور اثیم گناہ گار اور مجرم کو کہا جاتا ہے۔ (اَثِمَ یَأْثَمُ)

۶۔ اَجْرٌ

عمل و محنت کا معاوضہ اور کسی چیز کی قیمت کے معنیٰ میں اردو اور عربی دونوں زبانوں میں کثیر الاستعمال ہے۔ عورت کے حق مہر کو بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں واحد و جمع دونوں صورتوں میں وارد ہوا ہے۔ باب استفعال کی صورت میں کسی سے اجرت پر کام لینے کا معنی دیتا ہے۔

۷۔ اُجُوْج

پانی کے تلخ و نمکین ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ' اجاج کا معنی تلخ و نمکین پانی ہے۔

۸۔ اَجَل

اصل معنی مہلت مقررہ کے ہیں۔ چونکہ موت کی بھی ایک مہلت مقرر ہے۔ اس لئے موت کے معنی میں بھی بکثرت آتا ہے۔ اس معنی میں اردو زبان میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں واحد و جمع ہر دو صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور فعل کی صورت میں باب تفعیل کی شکل میں آیا ہے۔

۹۔ اَخْذ

پکڑنے، لینے، نتیجہ نکالنے کے معنوں میں اردو زبان میں بھی اس کا استعمال عام ہے۔ باب افتعال کی صورت میں اس کی شکل اتخاذ ہو جاتی ہے۔ اَخَذَ یَاْخُذُ)

۱۰۔ اَخِیْر

اس کا اصلی مادہ اَ خ رَ ہے۔ جس سے لفظ آخر و آخرت بنے ہیں۔ بعد میں آنے والی چیز کو کہا جاتا ہے۔ باب تفعیل اور استفعال کی صورت میں دیر کرنے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۔ اِدّ

شدید ناگوار ہونا' قرآن مجید میں آنے والے لفظ اِدّ کا معنی بھی ناگوار و ناپسندیدہ فعل ہے۔

۱۲۔ اَدَاء

کسی کی چیز اس کو واپس لوٹانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۱۳۔ اِذْن

اطلاع' اجازت اور حکم کے معنوں میں عربی کی طرح اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اذان (اعلان و اطلاع) اور اُذُن (ذریعہ اطلاع' کان) اسی سے ماخوذ ہیں۔ باب تفعیل اور افعال کی صورت میں اس کا معنی اذان کہنا' اعلان کرنا اور اجازت دینا ہے۔ اور باب استفعال (استیذان) کی صورت میں اس کا معنی اجازت طلب کرنا ہے۔ (اَذِنَ یَاْذَنُ)

۱۴۔ اَذیٰ

اس کا مفہوم دکھ اٹھانا' تکلیف پانا ہے' اس کا باب افعال ایذا (دکھ دینا) اردو زبان میں عام مستعمل ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی استعمال ہوا ہے۔

۱۵۔ اِرْبَہ

لفظی معنی محتاجی کے ہیں۔ اولوا الاربہ۔ صاحب احتیاج لوگ۔ لفظ مآرب بصورت جمع اسی سے ماخوذ ہے۔

۱۶۔ اِزّ

کسی کو کسی کام کے لئے بھڑکانے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اَزَّیؤُنٌّ)

۱۷۔ اَزْر

کسی چیز کو گھیرنے' لپٹ جانے' گھر جانے کو کہتے ہیں۔ ازر پیٹھ کو کہا جاتا ہے۔ اور شد ازرہ سے مراد کسی کو تقویت دینا ہے۔ اردو کا لفظ ازار اس سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (فَاٰزَرَہٗ)

۱۸۔ ازف

قریب آ لگنے اور جلدی کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اسی سے ماخوذ لفظ آزفہ قیامت کے لئے بولا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی قریب آ گئی ہے۔ اور جلد ہی آنے والی ہے۔ (اَزِفَ یَاْزَفُ)

۱۹۔ اَسَارت

گرفتار اور قید کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اس سے ماخوذ لفظ اسیر بمعنی قیدی' عربی زبان کی طرح اردو زبان میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ واحد و جمع دونوں صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ اَسَرَ یَأْ سِرُ)

۲۰۔ اساس

عربی و اردو میں یکساں طور پر بمعنی بنیاد مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں بنیاد ڈالنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۲۱۔ اَسَف

اس کے معنی رنج و افسوس ہے۔ اردو میں اسی سے ماخوذ لفظ تاسف اسی معنی میں کثیر الاستعمال ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی کسی کو رنجیدہ و ناراض کرنا ہے۔

۲۲۔ اسن

باسی ہو جانا۔ قرآن مجید میں اس سے ماخوذ لفظ آسن استعمال ہوا ہے۔ اردو میں یہ لفظ غیر مستعمل ہے۔ (اَسَنَ یَأْسِنُ)

۲۳۔ اَسّی

قرآن مجید میں بصورت ثلاثی مجرد استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی کسی کی ہمدردی میں کبیدہ خاطر ہوتا ہے۔ اردو میں اس لفظ کا ماخوذ لفظ مواساۃ باہمی ہمدردی کے معنوں میں مستعمل ہے۔ (اَسِیَ یَأْسَی)

۲۴۔ اسو

اس کا معنی کسی کو اپنے لئے نمونہ ومثال بنانا بھی ہے۔ اسوہ حسنہ کی ترکیب ہمارے اردو مذہبی لٹریچر میں عام ہے۔ (اَسَا یَاْسُوْ)

۲۵۔ اَشُر

تکبر کرنے اور اترانے کا معنی دیتا ہے۔ اَشِر متکبر و مغرور کو کہتے ہیں۔ (اَشِرَ یَاْشَرُ)

۲۶۔ اَصَدُ

دروازہ بند کرنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال سے بصورت اسم مفعول (مُوصدہ) استعمال ہوا ہے۔

۲۷۔ اِصُر

خیمے کو میخیں لگانے کو کہتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اصر بوجھ' ذمہ داری یا عہد کو کہتے ہیں۔

۲۸۔ اَصُل

کسی چیز کی جڑ یا نچلے حصے کو کہتے ہیں۔ جمع اصول آتی ہے۔ قاعدے اور بنیادی بات کے معنوں میں اردو اور عربی دونوں میں مستعمل ہے۔ اصیل کا معنی عصر اور مغرب کا درمیانی وقت بھی ہے۔ اس کی جمع آصال آتی ہے۔

۲۹۔ افک

لفظی معنی الٹنے اور پھیر دینے کے ہیں۔ اسی لئے الٹی بات۔ جھوٹ اور بہتان۔ کو بھی افک کہا جاتا ہے۔ ان معنوں میں اردو میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔ مگر نسبتاً کم۔ افّاک جھوٹی تہمتیں لگانے والے کو کہا جاتا ہے۔ (اَفِكَ یَاْفِكُ)

۳۰۔ اُفُول

غروب اور غائب ہو جانے کا معنی دیتا ہے۔ آفل' غائب ہونے والی' غروب ہونے والی یا زوال پذیر چیز کو کہا جاتا ہے۔ (اَفَلَ یَاْفِلُ)

۳۱۔ اَکل

اکل اور شرب کے الفاظ اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ جس کے معنی کھانے پینے کے ہیں۔ اسی سے ماخوذ لفظ "ماکولات" اشیائے خوردنی کے لئے بھی اردو میں مستعمل ہے۔ اکّال اسی سے ماخوذ اسم مبالغہ ہے۔ جس کا معنی "بسیار خور" کے ہیں۔ (اَکَلَ یَأْکُلُ)

۳۲۔ اُلْفَت

انس و محبت کے معنوں میں عربی اور اردو دونوں زبانوں میں کثیر الاستعمال ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں جمع و ترتیب اور الفت پیدا کرنے کے معنی ادا کرتا ہے۔ (اَلِفَ یَاْلَفُ)

۳۳۔ اَلَم

رنج و غم کے معنی میں اس کا استعمال اردو اور عربی دونوں میں عام ہے۔ قرآن

مجید میں یہ ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اَلِمَ یَاْلَمُ)

۳۴۔ الوھیہ

قرآن مجید میں اس سے ماخوذ الفاظ الٰہ اور اٰلھہ استعمال ہوئے ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ یہ لفظ کثیر المعانی ہے۔ مختصراً" اس کا اطلاق معبود پر ہوتا ہے۔

۳۵۔ الو (یالونکم)

کسی معاملہ میں کوتاہی کرنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ (اَلاَ یَاْلُوْ)

۳۶۔ اِمَامَتْ

پیشوائی کے معنوں میں عربی اور اردو میں کثیر الاستعمال ہے۔ قرآن مجید میں زیادہ تر بطور اسم۔ امہ، امام، آئمہ استعمال ہوا ہے۔

۳۷۔ اَمْت

اندازہ لگانا اور ارادہ کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اسم کی صورت میں اس کا معنی بلند جگہ ہے۔

۳۸۔ اَمَد

اسم کی صورت میں مدت و مہلت کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں اس کا مطلب کسی پر ناراض ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اسم ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۳۹۔ اَمْرٌ اَمارت

غیر مشتق ہو تو بمعنی "شئی" استعمال ہوتا ہے۔ جس کی جمع امور آتی ہے۔ مصدر صورت میں اس کا معنی حکم دینا' کسی کام پر مقرر یا حاکم ہونا ہے۔ افتعال باب کی صورت میں کسی معاملے پر مشورہ کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اردو زبان میں بھی یہ لفظ ان تمام معانی کے ساتھ مستعمل ہے۔ (اَمَرَ یَاْمُرُ)

۴۰۔ اَمَلٌ

اردو میں بھی امید و آرزو کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اگرچہ یہ استعمال نسبتاً کم ہے۔ اس کی جمع آمال ہے۔ (اَمَلَ یَاْمُلُ)

۴۱۔ اَمْنٌ اَمَانَت

اردو' عربی ہر دو زبانوں میں معروف المعنی ہے۔ باب افعال کی صورت میں اگر صلہ ل ہو تو یقین کرنے اور ب ہو تو ایمان لانے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اور استفعال کی صورت میں اس کا مطلب امن طلب کرنا ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں مصدر امانت یا باب افتعال کی صورت میں دیانتداری کرنے اور دیانتدار سمجھنے کا معنی دیتا ہے۔ (اَمِنَ یَاْمَنُ)

۴۲۔ انس

انس' مانوس اور اس سے ماخوذ لفظ انسان جس کی جمع ناس اور اناس آتی ہے۔ اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ باب استفعال کی صورت میں اس کا مفہوم مکان کے اندر آنے کے لئے اجازت طلب کرنا ہے۔ کیونکہ باہم مانوس ہونے کی یہ بھی ایک صورت ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی محسوس کرنا' پانا یا دیکھنا ہے۔

(اَنِسَ یَاْنَسُ) (اٰنَسَ یُؤْنِسُ ' اِسْتَاْنَسَ یَسْتَاْنِسُ)

۴۳۔ آنٍ

قریب آ لگنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں (یَاْ نِ) استعمال ہوا ہے۔ (انٰی یَاْنِیْ) اردو کا لفظ آن (آن واحد) غالباً" اسی سے ماخوذ ہے' آخر میں سے ی حذف ہو گئی ہے۔ بعض نے اسے اٰنَ یَئِیْنُ سے ماخوذ کہا ہے جس کا معنی کسی کام کا وقت آ پہنچنا ہے۔

۴۴۔ اَوْب' مَاٰب

لوٹنے اور رجوع کرنے کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اردو میں مستعمل لفظ مآب اسی سے ماخوذ ہے۔ (اٰبَ یَاْوُبُ)

۴۵۔ اَوْل

رجوع کرنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ مگر جب باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہو تو اس کا معنی کسی چیز کی تفسیر و تشریح کرنا ہوتا ہے۔ اسی سے ماخوذ لفظ مآل بمعنی مرجع اردو میں مستعمل ہے۔

۴۶۔ اَوْد

کسی کام کے کسی پر بھاری ہونے اور اسے تھکا دینے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا (آدَیَؤُدُ)

۴۷۔ اَوْہ

اوہ' بذات خود اردو میں اظہار رنج و غم کے طور پر مستعمل ہے۔ قرآن مجید کا

لفظ 'آواہ' محبت الٰہی یا اپنے گناہوں کے ازالہ کے غم میں گھلنے والے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۴۸۔ اَیْد' تائید

قرآن مجید میں بطور فعل باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اور اسی باب کا لفظ تائید اردو میں بھی بعینہٖ انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ اس کا لغوی معنی قوی وشدید ہونا ہے۔

۴۹۔ اَوٰی' مَاوٰی

کسی جگہ اترنا یا پناہ لینا ہے۔ ماوی مرجع اور جائے پناہ کو کہتے ہیں اور اس معنی میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال دونوں صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ (اَوٰی یَاْوِیْ)

۵۰۔ اَیَاس

ناامیدی کے معنوں میں اسی سے ماخوذ لفظ مایوس یا "مایوسی" اردو میں استعمال ہے۔ (یَئِسَ یَیْئَسُ) (اِیَسَ یَیْئَسُ) دونوں طرح سے مستعمل ہے۔

۵۱۔ اِیْلاء

قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس کا مطلب "عورت کے قریب نہ جانے کی قسم کھانا" ہے۔ اگرچہ لغت میں اس کا مطلب صرف قسم کھانا ہے۔ (اٰلٰی یُؤْلِیْ)

ب

۵۲۔ بُوئس' باس' بَاسَاء

سختی اور محتاجی کو کہتے ہیں۔ بائس' قوت و طاقت اور باساء جنگ، سختی اور محتاجی کے معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں۔ (بَئِسَ يَبْئَسُ ' بَئُسَ يَبْئُسُ

۵۳۔ بَتْر

کاٹ دینے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ ابتر اس سے ماخوذ ہے۔ جس سے مراد دم کٹا یا بے نسل انسان لیا جاتا ہے۔ ابتر ناقص یا بدتر کے معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ بَتَرَ يَبْتُرُ

۵۴۔ بَتْک

اس کا مطلب ہے کاٹنا اور قطع کرنا۔ قرآن مجید میں یہ لفظ بشکل باب تفعیل استعمال ہوا ہے۔ (وَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ)

۵۵۔ بَتْل

کسی چیز کو کاٹ کر دوسری سے علیحدہ کر دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس سے ماخوذ لفظ بتول مستعمل ہے۔ جو عام طور پر حضرت فاطمہ ؓ کے نام کے ساتھ آتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ باب تفعیل اور تفعل کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ وتبتل الیہ تبتیلا) جس کا مطلب ہے ہرچیز سے کٹ کر صرف خدا کا ہو جانا۔

۵۶۔ بَثٌّ

بکھیرنے اور پھیلانے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (بَثَّ یَبُثُّ)

۵۷۔ بَحْث

زمین کھودنے کو کہتے ہیں۔ اور اسی معنی میں قرآن مجید میں بھی استعمال ہوا ہے۔ کسی موضوع پر تبادلہ خیالات کو بھی اردو اور عربی دونوں زبانوں میں تبادلہ خیالات کو اسی لئے بحث کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں کرید کرید کر حقیقت معلوم کی جاتی ہے۔ (بَحَثَ یَبْحَثُ)

۵۸۔ بَحْر

پھاڑنے اور حیران رہ جانے کے معنی دیتا ہے۔ لفظ بحر جس کی جمع اَبْحُر آتی ہے۔ اسی سے ماخوذ ہے۔ جو اردو میں بمعنی سمندر مستعمل ہے۔ سمندر کو بحر غالباً اس لئے کہتے ہیں کہ یا تو وہ زمین کا ایک پھٹا ہوا حصہ ہوتا ہے یا اس کی وسعت، اتھاہ گہرائی اور پانی کی بہتات کو دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔

۵۹۔ بَجْس

پھاڑنے اور پانی جاری کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب انفعال استعمال ہوا ہے۔ (فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا)

۶۰۔ بَخْسٌ

کسی چیز میں کمی کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ کھوٹے اور ناقص سکوں کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت بھی کم ہوتی ہے۔

۶۱۔ بُخل

اردو میں بھی مشہور و معروف لفظ ہے۔ جس کا معنی کنجوسی ہے۔ قرآن مجید میں صرف ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (بَخِلَ یَبْخَلُ)

۶۲۔ بخع

غصے یا غم میں گھل گھل کر اپنے آپ کو ہلاکت کے قریب پہنچا دینے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ ثلاثی مجرد کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ بَخَعَ یَبْخَعُ)

۶۳۔ بدء (ابتداء)

کسی کام کو شروع کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اردو میں مستعمل الفاظ ابتداء' مبتدی مبدء وغیرہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں یہ ثلاثی مجرد اور افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے بَدَءَ یَبْدَءُ (اَبْدَءَ یُبْدِئُی)

۶۴۔ بدار

اس کا مطلب ہے کسی کام میں جلدی اور تیزی دکھانا۔ مذکورہ بالا صورت میں باب مفاعلہ کا مصدر ہے۔ بادر یبادر بدارا" کے معنی تیزی سے کسی کام کی طرف لپکنا اور ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔

۶۵۔ بِدْعَت' بِدْع

کسی چیز کے انوکھے طریقے سے بنانے کو کہتے ہیں۔ اردو خاص طور پر مذہبی لٹریچر میں یہ لفظ عام ہے۔ اردو میں اس کے ہم معنی لفظ انوکھا ہے۔ بدیع بمعنے عجیب اور مبدع بمعنی ایجاد کنندہ کے الفاظ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ اسی سے ماخوذ ہیں۔

قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

٦٦۔ بَدَل

عوض اور دوسرے کے قائم مقام کے معنوں میں آتا ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں تبدیل کرنے اور باب استفعال کی شکل میں تبدیلی کی خواہش کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اردو میں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ بدلہ' تبدیلی' تبادلہ وغیرہ الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔

٦٧۔ بُدُوٌّ

ظہور کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ بَدَایَبْدُوْ' اَبْدٰی یُبْدِیُ)

٦٨۔ بَذْر

بکھیرنے اور پھیلانے کو کہتے ہیں۔ تبذیر اسی لئے فضول خرچی کو کہا جاتا ہے۔ کہ فضول خرچ اپنی کمائی کو یونہی ادھر ادھر بکھیر دیتا ہے۔ (بَذَرَ یَبْذُرُ' بَذَّرَیُبَذِّرُ)

٦٩۔ بُرْج (بُرُوْج)

ظاہر اور بلند ہونے کا معنی ادا کرتا ہے۔ لفظ برج اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کی جمع بروج قرآن مجید میں بھی آئی ہے۔ یہ دونوں الفاظ اردو میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ باب تفعل کی صورت میں عورتوں کے سولہ سنگار کے ساتھ ظاہر ہونے اور باہر نکلنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

۷۰- برء' براءت

براءت مصدر سے ماخوذ ہونے کی صورت میں اس کا معنی کسی الزام سے پاک (بری) ہونا یا کسی سے اظہار بیزاری ہے۔ انہی دونوں معنوں میں یہ اردو و عربی میں مستعمل ہے۔

بَرْء مصدر سے ماخوذ ہونے کی صورت میں اس کا معنی پیدا کرنا لفظ باری جو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ اسی کا اسم فاعل ہے۔ اور بَرْء سے مشتق ہونے کی صورت میں کسی بیماری سے صحت یاب ہونا ہے۔

۷۱- بُرُوْدَت

ٹھنڈک کے معنوں میں اردو میں مستعمل ہے۔ اسی سے ماخوذ لفظ "بارد" سرد مزاج دواؤں کے لئے عام استعمال ہے۔ (بَرَدَ یَبْرُدُ)

۷۲- بِرٌّ

نیکی کرنے کو کہتے ہیں۔ برّ نیکی کرنے والے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع ابرار آتی ہے۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ بِرّ' باء کی زیر کے ساتھ نیکی کو کہا جاتا ہے۔

۷۳- بُرُوْز

کھلی فضا میں نکلنے' ظاہر ہونے اور مقابلے میں آنے کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مبارزت' میدان مقابلہ میں دشمن کو دعوت دینے کے معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (بَرَزَ یَبْرُزُ)

۷۴۔ بَرْح

کسی جگہ سے ٹل جانے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ عربی میں منفی صورت میں فعل ناقص کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور اسی حیثیت میں قرآن مجید میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (بَرِحَ یَبْرَحُ)

۷۵۔ بَرْق

ظاہر ہونے اور چمکنے کا معنی دیتا ہے۔ آسمان پر چمکنے والی بجلی کو بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ اگر بَرِقَ یبرق باب کی صورت میں استعمال ہو جیسا کہ قرآن مجید میں ہوا ہے تو اس کا معنی حیران رہ جانا' یا دہشت زدہ ہو جانا ہے (بَرِقَ الْبَصَرُ)

۷۶۔ بَرْص

ایک معروف بیماری کو کہتے ہیں۔ جس میں چمڑے کا رنگ سفید پڑ جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس سے ماخوذ صرف لفظ البرص استعمال ہوا۔ اردو میں بھی یہ لفظ انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ (بَرِصَ یَبْرَصُ)

۷۷۔ بَرْکت

کسی نعمت میں اضافے کے لئے بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں زیادہ تر یہ باب مفاعلہ اور باب تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ تبرک' مبارک' ہدیہ' تبریک کے الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔

۷۸۔ابرام (بَرْم)

رسی کو بل دینے اور اسے مضبوط بنانے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اردو میں قضائے مبرم کی ترکیب اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ وہ بھی اٹل ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اَبْرَمَ یُبْرِمُ)

۷۹۔ بُزُوْغ

چمکنے اور طلوع ہونے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں استعمال ہونے والے الفاظ بازغ و بازغہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ (بَزَغَ یَبْزُغُ)

۸۰۔ بَسٌّ

کسی چیز کو ریزہ ریزہ کر دینے اور بکھیر دینے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا (بَسَّ یَبُسُّ)

۸۱۔ بسط٬ بساط

پھیلانے اور خوش ہونے کے معنوں میں آتا ہے۔ بسط٬ بساط٬ بسیط٬ مبسوط٬ انبساط وغیرہ اسی سے ماخوذ الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (بَسَطَ یَبْسُطُ)

۸۲۔ بُسُور

تیوری چڑھانے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید کا لفظ باسرۃ اسی سے ماخوذ ہے۔ (بَسَرَ یَبْسُرُ)

۸۳۔ بَسْل

قرآن مجید میں یہ لفظ باب افعال کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس کا مطلب ہے "اپنے آپ کو موت کے لئے پیش کر دینا یا غصے میں تیوری چڑھانا۔ (بَسَلَ یَبْسُلُ)

۸۴۔ تَبَسُّم

کھل جانے اور مسکراہٹ کو کہتے ہیں۔ عربی کی طرح اردو میں بھی انہی معنوں میں کثیر الاستعمال ہے۔ قرآن مجید میں صرف باب تفعل ہی کی صورت میں آیا ہے۔ (تَبَسَّمَ یَتَبَسَّمُ)

۸۵۔ بَشَارت

خوش ہونے کا معنی دیتا ہے۔ بشارت خوشخبری کو کہتے ہیں۔ اردو میں کثیر الاستعمال ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعیل و استفعال دونوں صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ بشیر خوش خبری دینے والے کو اور بشر انسان کو کہتے ہیں کیونکہ اس کا جسم، اچھی بات کو سن کر کھل جاتا ہے۔

۸۶۔ بَصَارت

آنکھوں سے دیکھنے کو بصارت کہتے ہیں۔ باب افعال اور تفعیل کی صورت میں قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ (اَبْصَرَ یُبْصِرُ ' بصَّرَ یُبَصِّرُ)

۸۷۔ بُطْءٌ

دیر اور تاخیر کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بطئی الحرکتہ (ست رفتار) کے لئے مستعمل ہے۔ بَطَّأَ یُبَطِّئُ) قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۸۸۔ بَطَر

کسی کو حقیر سمجھنے اور تکبر کا ہم معنی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (بَطَرَ یَبْطُرُ)

۸۹۔ بَطْشٌ

کسی کو اچانک مگر شدت کے ساتھ پکڑنے اور جکڑ لینے کو کہتے ہیں۔ (بَطَشَ یَبْطِشُ)

۹۰۔ بُطْلان

غلط اور خلاف حقیقت ہونے کا ہم معنی ہے۔ بطلان ہی سے ماخوذ لفظ باطل اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (بَطَلَ یَبْطُلُ)

۹۱۔ بَطَن

چھپنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ عربی کی طرح اردو میں بھی پیٹ کو بطن اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت سی اشیاء کو چھپائے ہوئے ہے۔ قرآن مجید کا لفظ بطانہ بمعنی رازدان' اسی سے ماخوذ ہے۔ (بَطَنَ یَبْطُنُ)

۹۲۔ بِعْثَت

کھڑا کرنا' مقرر کرنا' یا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کے معنوں میں اردو و عربی ہر دو زبانوں میں مستعمل ہے۔ (بَعَثَ یَبْعَثُ)

۹۳۔ بَعْثَر

رباعی مجرد کا لفظ کسی چیز کو الٹ پلٹ کر دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ)

۹۴۔ بُعْد

دوری کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں "ہلاکت" کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ (بَعِدَتْ ثَمُوْدُ)

۹۵۔ بَغْی

قانونی یا اخلاقی حدود سے بڑھ جانے اور چاہنے یا طلب کرنے کے معانی ادا کرتا ہے۔ اردو کے الفاظ بغاوت اور باغی بکثرت مستعمل ہیں۔ چنانچہ بغی معنی بغاوت و سرکشی اور بغا بمعنی بدکاری استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (بَغٰى يَبْغِيْ ' اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ)

۹۶۔ بَقَا

معروف المعنی لفظ ہے۔ جو اردو وعربی میں یکساں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور استفعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (بَقِيَ يَبْقٰى ' اَبْقٰى يُبْقِيْ ' اِسْتَبْقٰى يَسْتَبْقِيْ)

۹۷۔ بَکَارت' بُکُور

کنوار پنے یا نوعمری و نورسی اور صبح سویرے کو کہتے ہیں۔ دراصل اس کا معنی ہر چیز کا اولین حصہ ہوتا ہے۔ خواہ وہ عمر ہو' وقت ہو یا پھل۔ بکارت اور اس سے ماخوذ

لفظ باکرہ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (بَکَرَ یَبْکُرُ)

۹۸۔ بُکم

اس کا معنی گونگا ہونا۔ ابکم گونگے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع بُکْم قرآن مجید میں استعمال ہوئی ہے۔ (بَکِمَ یَبْکَمُ)

۹۹۔ بُکَاء

آہ و بکا اردو میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب رونا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (بَکیٰ یَبْکِیِ ' اَبْکیٰ یُبْکِیْ)

۱۰۰۔ بَلْع

نگل جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ (بَلَعَ یَبْلَعُ)

۱۰۱۔ بلوغ' بلاغ

کسی مرحلہ پر پہنچ جانے یا کوئی پیغام وغیرہ پہنچا دینے کے معنوں میں آتا ہے۔ لفظ بالغ یا بلوغت جو اردو میں اکثر مستعمل ہیں۔ اسی سے ماخوذ ہیں۔ جن کا معنی ہے پختگی عمر یا شعور تک پہنچ جانا۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (بَلَغَ یَبْلُغُ ' بَلَّغَ یُبَلِّغُ)

۱۰۲۔ بَلاء

اس کا معنی آزمانا اور امتحان لینا بھی ہے۔ اور پرانا ہو جانا بھی ہے۔ قرآن مجید میں

دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں لفظ بلاء بمعنی مصیبت اسی لئے مستعمل ہے۔ کہ اس میں بھی انسان کے صبر و تحمل کی آزمائش ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (بَلا يَبْلُوْ اِبْتَلٰى يَبْتَلِيْ)

۱۰۳۔ اِبْلاس (بلس)

بے فیض، غمگین اور مایوس ہونے کے معانی دیتا ہے۔ لفظ ابلیس بمعنی شیطان اسی سے ماخوذ ہے۔ جس میں یہ تینوں مفہوم پائے جاتے ہیں کہ وہ بے فیض بھی ہے اور راندہ بارگاہ ہو جانے کے بعد غمگین و مایوس بھی۔ (اَبْلَسَ يُبْلِسُ)

۱۰۴۔ بِنَاء

تعمیر کے معنوں میں اردو و عربی ہر دو میں کثیر الاستعمال ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ بَنٰى يَبْنِيْ)

۱۰۵۔ بَوْء

ثلاثی مجرد کی صورت میں اس کا معنی لوٹنا ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں کسی کو کسی جگہ اتارنے اور ٹھہرانے کا معنی دیتا ہے۔ باب تفعّل کی صورت میں اسی مفہوم کے لئے بطور فعل لازم استعمال ہوتا ہے۔ (بَاءَ يَبُوْءُ ' بَوَّءَ يُبَوِّئُ ' تَبَوَّءَ يَتَبَوَّءُ)

۱۰۶۔ بَوَاح

ظاہر و باہر ہونے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ (بَاحَ يَبُوْحُ)

۱۰۷۔ بَوَار

ہلاکت و بربادی کا ہم معنی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (بَارَ یَبُوْرُ)

۱۰۸۔ بَھْت (بُہتان)

اس لفظ کے معنی ہیں۔ کسی پر جھوٹی تہمت لگانا۔ اور ہکا بکا رہ جانا۔ اردو زبان کے الفاظ بہتان اور مبہوت' انہی دونوں معنوں میں کثیر الاستعمال ہیں۔ قرآن مجید میں دونوں ہی معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ (بَہِتَ یَبْہَتُ)

۱۰۹۔ بَھْجَت

خوشی اور مسرت کو کہتے ہیں۔ حسن وخوبصورتی کے معنی بھی دیتا ہے۔ بہجت اور ابتہاج کے الفاظ ان معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ مگر ادب عالی میں ۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ (بَھَجَ یَبْھَجُ)

۱۱۰۔ مُبَاہلہ (بہل)

لعنت کرنے یا اللہ تعالٰی سے دعا کرنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ لفظ مباہلہ اسی معنی میں اردو میں بھی ایک جانا پہچانا لفظ ہے۔ قرآن مجید میں یہ باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اِبْتَھَلَ یَبْتَھِلُ)

۱۱۱۔ بیْت' بیتوتہ

رات گزارنے یا رات کو باہم صلاح و مشورہ کرنے کو کہتے ہیں۔ گھر کو بیت اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں رات گزاری جاتی ہے۔ اسم کے علاوہ یہ لفظ باب تفعیل

کے فعل کی صورت میں بھی قرآن مجید کے اندر استعمال ہوا ہے۔ (بَاتَ یَبِیْتُ ' بَیَّتَ یُبَیِّتُ)

۱۱۲۔ بید

ہلاک ہونے کے معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (بَادَ یَبِیْدُ)

۱۱۳۔ بَیَاض

سفیدی کو کہتے ہیں۔ بیاض' بیضہ' بیضوی' یدبیضا کے الفاظ سے کون اردو دان شخص واقف نہیں۔ قرآن مجید میں باب افعلال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اِبْیَضَّ یَبْیَضُّ اِبْیِضَاضٌ)

۱۱۴۔ بَیْع' بیعت

اس کا معنی ہے بیچنا' بیع و شرا' اردو میں خرید وفروخت کے معنوں میں کثیر الاستعمال ہے۔ بیعت' کسی معاملہ میں کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر عہد کرنے کو کہتے ہیں۔ گویا اس طرح بیعت کرنے والا اپنے آپ کو دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے۔ (بَاعَ یَبِیْعُ) قرآن مجید میں مفاعلہ باب کی صورت میں بمعنی بیعت استعمال ہوا ہے۔ (بَایَعَ یُبَایِعُ)

۱۱۵۔ بَیَان

کسی چیز کے واضح اور ظاہر و باہر ہونے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ عربی کی طرح اردو میں بھی کثیر الاستعمال ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال ' تفعیل' تفعل اور استفعال کی صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ (اَبَانَ یُبِیْنُ ' بَیَّنَ یُبَیِّنُ ' تَبَیَّنَ یَتَبَیَّنُ '

ت

۱۱۶۔ تَبَاب

ہلاکت کا ہم معنی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (تَبَّ یَتُبُّ ' تَبَّبَ یُتَبِّبُ)

۱۱۷۔ تبار

اس کا مطلب بھی ہلاکت وبربادی ہے۔ ثلاثی مجرد اور باب تفعیل دونوں صورتوں میں قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ (تَبِرَ یَتْبَرُ' تَبَّرَ یُتَبِّرُ)

۱۱۸۔ تَبۡع

کسی کی پیروی کو کہتے ہیں۔ اتباع' متابعت' تبع' تتبع کے الفاظ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ اور اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال و باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (تَبِعَ یَتْبَعُ ' اَتْبَعَ یُتْبِعُ ' اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ)

۱۱۹۔ تِجارت

عربی کی طرح اردو کا بھی معروف لفظ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں ہی استعمال ہوا ہے۔

۱۲۰۔ تُراب

مٹی کو کہتے ہیں۔ "ابو تراب" حضرت علیؓ کی کنیت سے یہ لفظ اردو میں بھی جانا پہچانا ہے۔ ترب' اکٹھے پیدا ہونے والوں یا ہم عمر کو کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع اَتراب آتی ہے۔

۱۲۱۔ اِتْرَاف (تَرَف)

آسودگی و خوشحالی کو کہتے ہیں۔ آسودہ حال شخص کے لئے مُتْرَف کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جو باب افعال کا اسم مفعول ہے' قرآن مجید میں یہی باب استعمال ہوا ہے۔ (اَتْرَفَ یُتْرِفُ) اِتْرَاف کا معنی ہے دولت کا کسی کو بگاڑ دینا۔ مغرور بنا دینا یا گناہ پر اصرار کرنے کو بھی کہتے ہیں۔

۱۲۲۔ تَرْک

اس کا معنی ہے چھوڑ دینا۔ اردو میں کثیر الاستعمال ہے۔ "تارک و متروک" وغیرہ الفاظ اردو میں عام مستعمل ہیں اور اسی سے مشتق ہیں۔ (تَرَكَ یَتْرُكُ)

۱۲۳۔ تَفَث

میل کچیل کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ فعل کی صورت میں اس کا معنی میلا و آلودہ کر دینا ہے (تَفِثَ یَتْفَثُ)

۱۲۴۔ اِتْقَان

کسی چیز کو پختہ مضبوط کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ باب افعال ہی کی صورت میں قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ (اَتْقَنَ یُتْقِنُ)

۱۲۵۔ اِتِّکَاء

اس کا مطلب ہے کسی چیز کا سہارا لینا۔ اردو کا لفظ تکیہ غالباً اسی سے ماخوذ ہے۔ بعض لوگ اسے وکاء سے ماخوذ خیال کرتے ہیں۔ بہرحال قرآن مجید میں باب افتعال ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اِتَّکَا یَتَّکِیُٔ)

۱۲۶۔ تَلّ

پچھاڑنے یا کسی کو گردن کے بل لٹانے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی استعمال ہوا ہے (تَلَّ یَتُلُّ)

۱۲۷۔ تِلاوت (تُلُوٌّ)

کسی کے پیچھے آنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ کسی عبارت کو پڑھنے پر بھی اس کا اطلاق اسی لئے ہوتا ہے۔ کہ اس میں بھی الفاظ یکے بعد دیگرے پڑھے جاتے ہیں۔ لفظ تلاوت ہماری مذہبی زبان میں عام ہے۔ (تَلَا یَتْلُوْ)

۱۲۸۔ تَمَام

تکمیل کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ یہ اور اس سے ماخوذ کئی اور الفاظ مثلاً اتمام، تام وغیرہ اردو میں بھی عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ تَمَّ یَتِمُّ، اَتَمَّ یُتِمُّ

۱۲۹۔ تَوْبہ

رجوع کرنے یا باز رہنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو تو عمل بد کی سزا نہ دینے اور انسان کے لئے آئندہ گناہ سے اجتناب پر بولا جاتا ہے۔ اردو میں بھی

اس کا استعمال انہی معنوں میں لفظ توبہ یا تائب ہر کسی کی زبان پر ہے۔ (تَابَ يَتُوْبُ)

۱۳۰۔ تَيْه

بھٹک جانے اور حیران و پریشان پھرنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ (تَاهَ يَتِيْهُ)

ث

۱۳۱۔ ثبوت' ثبات

کسی چیز کے پائیدار ہونے کا مفہوم رکھتا ہے۔ ثبوت بمعنی دلیل واستدلال اور ثبات بمعنی استقلال اردو میں کثیر الاستعمال ہے۔ ثابت قدم' اثبات وغیرہ الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال اور تفعیل سے بھی استعمال ہوا ہے۔

ثبات کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے۔ اور وہ ہے سوار جس کے مقابلہ کا لفظ قرآن مجید میں رجال یا پیادہ کی معنوں میں آتا ہے۔ (ثَبَتَ يَثْبُتُ ' اَثْبَتَ يُثْبِتُ ' ثَبَّتَ يُثَبِّتُ)

۱۳۲۔ ثُبُور

ہلاک ہونے کا مفہوم رکھتا ہے۔ ثبور ہلاکت کو کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا معنی ہلاک کرنا' دھتکارنا لعنت کرنا اور ناکام بنانا ہے۔ (ثَبَرَ يَثْبُرُ)

۱۳۳۔ ثَبْط

کسی کام سے باز رہنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید باب تفعیل (باز رکھنے کے

معنی میں) کی صورت آیا ہے۔ (ثَبَطَ یَثْبُطُ ' ثَبَّطَ یُثَبِّطُ)

۱۳۴۔ ثُجُوج

کسی چیز کے زور سے بہنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا لفظ ثَجَّاج (بمعنے موسلادھار) اسی سے ماخوذ ہے۔ (ثَجَّ یَثُجُّ)

قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۱۳۵۔ ثُخُونت

قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے کسی معاملے میں مبالغہ کی حد تک بڑھ جانا چنانچہ اسی مناسبت سے اس کا ایک معنی کثرت سے خوں ریزی کرنا ہے۔ (اَثْخَنَ یُثْخِنُ)

۱۳۶۔ ثَرْب

ملامت کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ (ثَرَّبَ یُثَرِّبُ)

۱۳۷۔ ثُقُوب

روشن ہونے اور چمکنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اردو میں مستعمل شہاب ثاقب کی ترکیب اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے گرنے والا روشن ستارہ۔ (ثَقَبَ یَثْقُبُ)

۱۳۸۔ ثَقُف

کسی چیز پر غلبہ پا لینے کے لئے بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اس لفظ کا دوسرا معنی کسی امر میں شائستہ ہونا بھی ہے۔ اور اردو

کا لفظ ثقافت بمعنی تہذیب اسی سے ماخوذ ہے۔ مگر قرآن مجید میں صرف پہلے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (ثَقِفَ يَثْقَفُ)

۱۳۹۔ ثِقُل

ث کی زیر کے ساتھ بوجھ اور بھاری ہونے کا معنی دیتا ہے۔ اور اس معنی میں اردو میں اکثر استعمال ہوتا ہے۔ مشہور لفظ ثقیل اسی سے مشتق ہے۔ اور اگر ث اور ق کی زبر کے ساتھ ہو تو اس سے مراد' انسان یا جن ہوتے ہیں۔ اسی کا تثنیہ ثقلین (جن و انس ہر دو کے لئے) آتا ہے۔ باب تفاعل (اثا قلتم) کی صورت میں اس کا معنی کسی کام کے لئے آمادہ نہ ہونے اور سستی کرنا ہوتا ہے اور کسی چیز کی طرف مائل ہو جانے کو بھی کہتے ہیں۔ اس صورت میں اثاقلتم الی الارض کا معنی ہو گا کہ تم ارضی مفادات کی طرف مائل ہو گئے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور تفاعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (ثَقُلَ يَثْقُلُ ' اِثَّاقَلَ يَثَّاقَلُ)

۱۴۰۔ ثَمَر

اردو وعربی کا مشہور لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے پھل اور جس کی جمع اثمار' ثمرات آتی ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں پھل دینے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (اَثْمَرَ يُثْمِرُ)

۱۴۱۔ ثَنا

مائل کرنا' دہرا کرنا اور تعریف کرنے کے معانی دیتا ہے۔ اور قرآن مجید میں دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں حمد وثناء مشہور ترکیب ہے۔ اسی طرح ثانی اور ثنیٰ بھی اردو زبان میں عام مستعمل ہیں۔ جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی تعریف۔ دوسرا' دوسرا۔ (یعنی نقل) (ثَنىٰ يَثْنِىْ ' اَثْنٰى يُثْنِىْ)

۱۴۲۔ ثَوْب (ثَوَاب)

اسم کی صورت میں کپڑے کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں اس کا مطلب ہے، لوٹنا لفظ ثواب اسی سے ماخوذ ہے۔ جو اردو میں عام طور پر نیکی کے اجر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اجر نیکی کرنے والے کی طرف لوٹتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اس صورت میں اس کا معنی بدلہ دینا ہوتا ہے۔ (ثَابَ' یَثُوْبُ ' اَثَابَ یُثِیْبُ)

۱۴۳۔ ثَوْر (اِثَارہ)

بھڑکنے اور غبار وغیرہ کے بلند ہونے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ (اَثَارَ یُثِیْرُ) جس کا مطلب ہے اکھاڑنا ۔ اُٹھانا

۱۴۴۔ ثَوِی

کسی جگہ پر ٹھہرنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ چنانچہ ٹھکانے کو مَثْویٰ کہا جاتا ہے اور پھر استعارۃً قبر کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ثَوَیٰ یَثْوِیْ)

ج

۱۴۵۔ جَبْر

قادر و توانا ہونے، کی پورا کرنے، جوڑنے اور سختی کرنے کے معانی رکھتا ہے۔ اردو میں یہ اور اس کے مشتقات بکثرت مستعمل ہیں۔ مگر زیادہ تر پہلے اور آخری

معنوں میں۔ چنانچہ جابر بمعنی ظالم اور مجبور بمعنی مظلوم اردو میں عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَبَرَ یَجْبُرُ)

۱۴۶۔ جَبَل

اسم کی صورت میں اس کا معنی پہاڑ ہے۔ جس کی جمع جبال آتی ہے۔ اور فعل کی صورت میں اس کا معنی "پیدا کرنا یا فطرت میں کوئی چیز رکھنا ہے" اردو میں بھی یہ لفظ اپنے دونوں معانی کے ساتھ مستعمل ہے۔ اردو زبان کا لفظ جِبِلّت اس کے دوسرے معنی میں مستعمل ہے۔ (جَبَلَ یَجْبُلُ)

۱۴۷۔ جَبٰی

جمع کرنے کا معنی رکھتا ہے۔ لفظ جابیہ (بمعنی حوض) اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کی جمع جوابِ آتی ہے۔ کیونکہ اس میں پانی جمع کیا جاتا ہے۔ اگر باب افتعال کی صورت میں آئے تو اس کا معنی پسند کرنا اور چن لینا ہے۔ اردو کا لفظ مجتبیٰ اسی سے ماخوذ ہے۔ (جَبَایَجْبُوْ اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ)

۱۴۸۔ جَثٌّ

جڑ سے اکھاڑنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اِجْتَثَّ یَجْتَثُّ

۱۴۹۔ جُثُوْم

زمین کے ساتھ چپک جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا لفظ جاثمین اسی سے ماخوذ ہے جو ثلاثی مجرد کے اسم فاعل --- جاثم --- کی جمع ہے۔ (جَثَمَ یَجْثُمُ)

۱۵۰۔ جَذٌّ

کاٹنے اور توڑنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید کا لفظ جذاذ (ٹکڑے ٹکڑے) اسی سے ماخوذ ہے۔ ٹوٹی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ (جَذَّ یَجُذُّ)

۱۵۱۔ جُثُوٌّ

گھٹنوں کے بل بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ لفظ جاثیہ جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہے۔ اسی سے مشتق ہے اور اسم فاعل ہے۔ (جَثَا یَجْثُوْ)

۱۵۲۔ جُحُوْد

انکار کرنے کو کہتے ہیں۔ کفر کرنے اور جھٹلانے کا معنی بھی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَحَدَ یَجْحَدُ)

۱۵۳۔ جَدَث

قبر کو کہتے ہیں اور جمع اجداث آتی ہے۔ قرآن مجید میں فعل کے طور پر استعمال نہیں ہوا۔

۱۵۴۔ جِدارۃ

کسی کام کا اہل ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ جدیر اور اجدر کا معنی اہل و مستحق ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں ہی استعمال ہوا ہے۔ (جَدَرَ یَجْدُرُ) جِدار دیوار کو کہتے ہیں۔

۱۵۵۔ جِدال

جھگڑے اور بحث مباحثے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں فعل باب مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں بھی جنگ و جدال اور مجادلہ وغیرہ الفاظ عام مستعمل ہیں۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں اس کا معنی سخت اور مضبوط ہوتا ہے۔ (جَدَلَ یَجْدُلُ' جَادَلَ یُجَادِلُ)

۱۵۶۔ جَرْح

زخم کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ جراحت اور جراح کے اردو میں مستعمل لفظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ جارحہ جس کی جمع "جوارح" آتی ہے۔ شکاری جانوروں کو کہتے ہیں۔

لیکن اس کا ایک دوسرا مفہوم کسی عمل کا ارتکاب اور کسی کام کا کرنا بھی ہے۔ اس مفہوم میں یہ باب افتعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اس مفہوم کے لحاظ سے جارحہ یا جوارح کا لفظ انسانی اعضاء پر بھی بولا جاتا ہے کیونکہ وہ کام کرتے ہیں۔ (جَرَحَ یَجْرَحُ' اِجْتَرَحَ یَجْتَرِحُ)

۱۵۷۔ جَرّ

کھینچنے اور لمبا کرنے کو کہتے ہیں۔ آلات جرّ ثقیل کی مناسبت سے یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَرَّ یَجُرُّ)

۱۵۸۔ جَرْم' جَرِیمہ

لفظی معنی پھل کاٹنے کے ہیں۔ گناہ کا ہم معنی ہے۔ لفظ جرم اور مجرم اردو میں

عام مستعمل ہیں۔ "لاجرم" کا لفظ عربی محاورے میں لازماً کے معنی میں آتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی جرم کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں بھی اس کا معنی جرم کرنا ہوتا ہے جب کہ اس کا صلہ اِلٰی یا علٰی ہو۔ (جَرَمَ یَجْرِمُ ' اَجْرَمَ یُجْرِمُ)

۱۵۹۔ جَرَیان

جاری ہونے اور بہنے کا معنی دیتا ہے۔ یہ لفظ اور اس کے دیگر مشتقات مثلاً جاری' مجری' اجراء وغیرہ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَرٰی یجْرِیْ)

۱۶۰۔ جُرْعَة

گھونٹ گھونٹ کر کے کسی مشروب کو پینا۔ اردو میں بھی یہ لفظ انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَرَعَ یَجْرَعُ ' تَجَرَّعَ یَتَجَرَّعُ)

۱۶۱۔ جَزَاء

بدلے کو کہتے ہیں اس معنی میں اردو میں بھی یہ لفظ کثیر الاستعمال ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ باب ثلاثی مجرد اور باب مفاعلہ کی صورت میں آیا ہے۔ (جَزٰی یَجْزِیْ) (جَازٰی یُجَازِیْ) لفظ جزیہ اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ وہ اہل ذمہ کو دی گئی مراعات کے معاوضہ میں ایک ٹیکس کا نام ہے۔

۱۶۲۔ جَزَعٌ

بے صبری سے اظہار غم کے لئے بولا جاتا ہے   و فزع" کی ترکیب اسی

سے ماخوذ ہو کر اردو میں مستعمل ہے جو گھبراہٹ کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَزَعَ یَجْزَعُ)

۱۶۳۔ جَسّ

کسی چیز کو تیز تیز نگاہوں سے دیکھنا یا کسی چیز کو چھو کر معلوم کرنے کی کوشش کرنا۔ اسی سے لفظ جاسوس ماخوذ ہے۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں یہ باب تفعل کی صورت میں آیا ہے۔ (تَجَسَّسَ یَتَجَسَّسُ)

۱۶۴۔ جَعْل

بنانے اور کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل دینے کا مفہوم رکھتا ہے۔ اردو میں اسی لئے بناوٹی چیز کو جعلی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں فعل ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جَعَلَ یَجْعَلُ)

۱۶۵۔ تجافی

قرآن مجید میں باب تفاعل کی صورت ہی میں آیا ہے۔ اور اس کا مطلب ہے اپنی جگہ نہ ٹکنا" (تَجَافٰی یَتَجَافٰی)

۱۶۶۔ جَسَامَت

بدن رکھنے اور عظیم و ضخیم ہونے کے معانی دیتا ہے۔ جسم بدن کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع اجسام آتی ہے۔ اردو کا بھی معروف المعنی لفظ ہے۔

۱۶۷۔ جَلَال

عظمت وبزرگی کا معنی دیتا ہے۔ اردو میں بھی یہ لفظ اور اس کے مشتقات۔

جلالت جلیل وغیرہ انہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَلَّ یَجِلُّ)

۱۶۸۔ جِلْد

کھال اور چمڑے کو کہتے ہیں اور اس معنی میں یہ لفظ اردو میں بکثرت مستعمل ہے۔ لفظ جَلْدہ (بمعنی کوڑا) بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ یا تو اس لئے کہ وہ بھی کھال پر مارا جاتا ہے۔ یا جانور کی کھال سے بنا ہوتا ہے۔

۱۶۹۔ جَلْب

کھینچنے' کمانے اور گناہ کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اردو میں جلبِ زر کا محاورہ ہے۔ جلاّب بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ اَجْلَبَ یُجْلِبُ)

۱۷۰۔ جُلُوْس

بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں جلسہ و مجلس اسی سے ماخوذ ہیں۔ خود لفظ جلوس اردو میں آ کر ذرا مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَلَسَ یَجْلِسُ)

۱۷۱۔ جِلاء' جَلْوہ

وطن سے نکال دینے پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ ظاہر اور روشن کرنے کا معنی بھی دیتا ہے۔ ان معانی میں قرآن مجید میں یہ لفظ باب تفعل اور تفعیل کی صورت میں آیا ہے۔ جلاء (بمعنی روشنی) اور تجلی وغیرہ الفاظ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ (تَجَلّٰی یَتَجَلّٰی ' جَلّٰی یُجَلِّیْ)

۱۷۲۔ جُمُوْح

اصل میں گھوڑے کے سرکشی کرنے کو کہتے ہیں۔ عام سرکشی و نافرمانی کے لئے بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَمَحَ یَجْمَحُ)

۱۷۳۔ جَمَال

حسن و خوبصورتی کو کہتے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات جمیل، تجمل وغیرہ بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَمُلَ یَجْمُلُ) عربی میں جمل اونٹ کو اسی لئے کہتے ہیں کہ ان کے لئے اس میں ایک حسن و جمال تھا۔

۱۷۴۔ جنب

اسم کی صورت میں پہلو اور فعل کی صورت میں پہلو کے بل گرنے اور پہلو تہی کرنے کے معانی دیتا ہے۔ اس سے ماخوذ الفاظ مثلاً جانب، ذات الجنب، اجتناب، جناب وغیرہ اردو میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال و تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَنَبَ یَجْنُبُ اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ تَجَنَّبَ یَتَجَنَّبُ)

۱۷۵۔ جناح

اسم کی صورت میں ج کی زبر کے ساتھ بازو اور پر کا معنی دیتا ہے۔ اور پیش کے ساتھ گناہ کا۔ اور فعل کی صورت میں اس کا مطلب ایک طرف جھک جانا یا جھکا دینا ہے۔ ہمارے مذہبی لٹریچر کا لفظ ذوالجناح اسی سے ماخوذ ہے۔ جناح پر یا بازو کو کہا جاتا ہے۔ (جَنَحَ یَجْنَحُ)

۱۷۶۔ جُنُوْن' جِنّ

اس کا لغوی معنی چھپ جانا یا چھپا دینا ہے۔ (جُنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ) جن' جان' جنون' مجنون' جنین اور جنت کے الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ اور اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ جان' سانپ کو بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَنَّ یَجُنُّ) لغوی معنی کی مناسبت سے استعارۃ اندھیرا چھا جانے' دیوانہ ہو جانے اور سبزے کے باہم گتھ جانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۱۷۷۔ جَنَف

راستے سے انحراف اور کجروی کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَنَفَ یَجْنِفُ)

۱۷۸۔ جَنْی جِنَایة

پھل درخت سے توڑنے اور گناہ کرنے کے معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَنَیٰ یَجْنِیْ)

۱۷۹۔ جواب

اس لفظ کا اصل معنی کاٹنا ہے۔ غالباً جواب کو بھی اس لئے جواب کہا جاتا ہے کہ اس سے سوال کرنے والے کا سوال کٹ جاتا ہے۔ سفر میں بھی چونکہ مسافت کٹتی ہے۔ اس لئے سفر کرنے کے معنی بھی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ باب استفعال کی صورت میں اس کا معنی قبول کرنا ہے۔ (اجاب یجیبُ' اسْتَجاب یَسْتَجِیْبُ)

۱۸۰۔ جَوْر

ظلم و ستم کو کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ اسی معنی میں اردو میں بھی کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۱۔ جِوار

پڑوس اور پناہ دینے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ جار عربی میں پڑوسی کو کہتے ہیں جس کی جمع جیران ہے۔ جوار رحمت کی ترکیب اسی معنی میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ باب افعال اور استفعال کی صورت میں آیا ہے۔ باب استفعال کی صورت میں اس کا معنی پناہ طلب کرنا ہے۔ (جَارَ يَجُوْرُ ' اَجَارَ يُجِيْرُ ' اِسْتَجَارَ يَسْتَجِيْرُ)

۱۸۲۔ جَوَاز

جائز ہونے اور کسی جگہ سے گذرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال و تفاعل اور مفاعلہ کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ اسی شکل میں اور اس کے بعض مشتقات (تجاوز' جائز' اجازت) بھی بکثرت اردو میں مستعمل ہیں۔ (جَازَ يَجُوْزُ ' اَجَازَ يُجِيْزُ ' تَجَاوَزَ يَتَجَاوَزُ ' جَاوَزَ يُجَاوِزُ)

۱۸۳۔ جَوْس

کسی جگہ میں گھس کر فساد مچانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَاسَ يَجُوْسُ)

۱۸۴۔ جُوْع

بھوک لگنے کو کہتے ہیں۔ جوع الارض' ہوس ملک گیری اور جوع البقرۃ بھوک کی ایک خاص بیماری کے معنوں میں اردو میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَاعَ یَجُوْعُ)

۱۸۵۔ جُهْد' جِهاد

کوشش و محنت کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ خود بھی' جدوجہد کی ترکیب میں اور اس کے مشتقات جہاد' مجاہد' اجتہاد وغیرہ اردو میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اس صورت میں اس کا معنی اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر کوشش کرنا ہے جس کا ایک مرحلہ جان و مال کی قربانی بھی ہے۔ اسے لفظ جہاد یا مجاہدہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (جَاهَدَ یُجَاهِدُ)

۱۸۶۔ جَهْر

زور سے بولنے کو کہتے ہیں۔ جہری اور خفی نمازوں کے اردو میں مستعمل الفاظ سے مذہبی طبقہ اکثر آشنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جَهَرَ یَجْهَرُ

۱۸۷۔ جِهاز

عربی میں اس کا معنی سازوسامان ہوتا ہے۔ اسی لئے باب تفعیل کی صورت میں اس کا مطلب کسی کو سازوسامان مہیا کرنا ہے۔ اردو کا لفظ جہاز اور جہیز (بالا مالتہ) اور تجہیزو تکفین اسی سے ماخوذ ہیں۔ (جَهَزَ یَجْهَزُ' جَهَّزَ یُجَهِّزُ)

۱۸۸۔ جَہالت

کسی چیز کے نہ جاننے کو کہتے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ اور اس کے دیگر مشتقات مثلاً جاہلیت' جاہل' مجہول وغیرہ بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَہِلَ یَجْہَلُ)

۱۸۹۔ جَاْر

چلا چلا کر رونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (جَاَرَ یَجْاَرُ)

۱۹۰۔ جئی

اس لفظ کا اصل مادہ ج ی ء ہے۔ اس کا مطلب ہے آنا۔ اگر اس کے صلہ میں ب آ جائے تو متعدی ہو کر اس کا معنی لانا اور کرنا ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال (اَجَاءَ ھَاالمخاض) کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنی لانا ہے۔ (جَاءَ یَجِیْئُ ' اَجاءَ یُجِیْئُ)

ح

۱۹۱۔ حُبّ

"دوست رکھنے اور پسند کرنے" کے معنوں میں عربی کی طرح اردو میں بھی کثیر الاستعمال لفظ ہے۔ اردو میں اس کے کئی ایک مشتقات مثلاً محبت' محب' محبوب وغیرہ مستعمل ہیں۔ اگر یہ لفظ ح کی زبر کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا معنی دانہ ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال و تفعیل اور استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَبَّ يَحِبُّ ' اَحَبَّ يُحِبُّ ' حَبَّبَ يُحَبِّبُ ' اِسْتَحَبَّ يَسْتَحِبُّ)

۱۹۲۔ حَبْس

روکنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی یہ لفظ اس معنی میں کثیرالاستعمال ہے۔ حبس اور محبوس کے الفاظ اردو میں اکثر استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَبَسَ يَحْبِسُ)

۱۹۳۔ حَبْط

بیکار اور ضائع جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ حَبَطَ يَحْبِطُ ' اَحْبَطَ يُحْبِطُ)

۱۹۴۔ حَبْر

کسی چیز کو قرینے سے رکھنے و آراستہ کرنے اور خوش کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اسی نسبت سے عالم آدمی کو حبر کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع احبار ہے۔ ح کی زیر کے ساتھ روشنائی کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۱۹۵۔ حَجٌّ' حجة

اس کا ایک معنی قصد کرنا ہے۔ اور حج کو حج اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں بیت الحرام کی زیارت کا قصد کیا جاتا ہے۔ ہماری زبان کا لفظ حاجی اسی سے ماخوذ ہے۔ اس لفظ کا دوسرا معنی استدلال قائم کرنا ہے۔ حجتہ دلیل کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں

اس معنی میں باب تفاعل و مفاعلہ کی صورت میں آیا ہے۔ (حَجَّ يَحُجُّ ' حَاجَّ يُحَاجُّ ' تَحاجَّ يَتَحَاجُّ حِجة (ح کی زیر کے ساتھ) سال کو کہتے ہیں جس کی جمع حجج آتی ہے۔ (ثمانِيَ حِجَج)

۱۹۶۔ حِجَاب

روکنے اور چھپانے کا معنی دیتا ہے۔ پہلے معنی کے لحاظ سے حاجب دربان کو کہا جاتا ہے۔ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے حجاب پردے کو کہتے ہیں۔ اور یہ الفاظ عربی کی طرح اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَجَبَ يَحْجُبُ)

۱۹۷۔ حَجْر

روکنے اور منع کرنے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے حِجْر عقل کو بھی کہتے ہیں۔ کہ وہ انسان کو نامناسب باتوں سے روکتا ہے۔ اور حرام شے کو بھی اور گود کو بھی کہتے ہیں جس کی جمع حجور آتی ہے۔ لفظ حجر بمعنی پتھر جس کی جمع حجارہ آتی ہے۔ اور حجرہ جس کی جمع حجرات آتی ہے۔ اسی سے ماخوذ ہیں۔ اور عربی کی طرح اردو میں بھی مستعمل ہیں۔

۱۹۸۔ حَجْز

دو چیزوں کے درمیان حائل اور فاصل ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حاجز عربی کی طرح اردو میں بھی حائل اور رکاوٹ کے معنوں میں عام مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ حَجَزَ يَحْجُزُ)

۱۹۹۔ حَدّ

اسم ہو تو اس کا معنی کسی چیز کی انتہا اور آخری کنارے کے ہیں۔ اور اس کی جمع حدود آتی ہے۔ اس معنی میں یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ فعل ہو تو اس کا معنی تیز کرنا ہوتا ہے۔ لفظ حدید اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی ہے تیز حدید کا معنی لوہا بھی ہے اور اگر باب مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہو تو اس کا معنی دشمنی اور مخالفت کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَدَّیَحُدُّ ' حَادَّ یُحَادُّ)

۲۰۰۔ حُدُوث' حَدِیث

مصدر حدوث ہو تو اس کا معنی ظاہر ہونا اور وجود میں آنا ہے۔ اور مصدر حدیث ہو تو اس کا معنی گفتگو اور بات چیت کرنا ہے۔ حدیث بات چیت کو کہتے ہیں۔ اور اس کی جمع احادیث آتی ہے۔ اردو میں یہ الفاظ جانے پہچانے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ باب تفعیل کی صورت میں آیا ہے۔ جس کا معنی وجود میں لانا ہے۔ (حَدَثَ یَحْدُثُ ' حَدَّثَ یُحَدِّثُ)

۲۰۱۔ حَذَر

کسی نقصان دہ چیز سے بچ کر رہنے کو کہتے ہیں۔ حذر بچاؤ کے سامان کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی اس معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا مطلب دوسروں کو کسی نقصان دہ چیز سے بچانا اور ڈرانا ہے۔ (حَذِرَ یَحْذَرُ ' حَذَّرَ یُحَذِّرُ)

۲۰۲۔ حَرَب

سامان چھین لینے اور سخت غصہ آنے اور جنگ کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں

ثلاثی مجرد کے علاوہ باب مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ حربہ جنگ کرنے کے ایک ہتھیار کا نام ہے۔ حربہ' محاربہ وغیرہ الفاظ اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ (حَرِبَ یَحْرَبُ ' حَارَبَ یُحَارِبُ)

۲۰۳۔ حَرْث

کھیتی باڑی کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اسم کی صورت میں کھیتی پر بولا جاتا ہے۔ اور قرآن مجید میں اسی معنی میں آیا ہے۔ (حَرِثَ یَحْرَثُ)

۲۰۴۔ حَرْد

غصہ میں آنے اور روکنے اور ارادہ کرنے کا معنی دیتا ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ (حَرَدَ یَحْرِدُ)

۲۰۵۔ حَرْس

حفاظت کرنے اور پہرہ دینے کے معنی میں آتا ہے۔ چنانچہ حارس چوکیدار کو کہتے ہیں۔ اردو کا لفظ حراست اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ زیر حراست شخص کی نگرانی کی جاتی ہے۔ حارس ستارے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع حُرّاس اور حَرَس آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے (حَرَسَ یَحْرِسُ)

۲۰۶۔ حَرْف

اسم ہو تو اس کا معنی کسی چیز کی حد اور اس کا کنارہ ہے۔ فعل کی صورت میں اس کا مطلب کسی چیز کو اس کی اصلی حالت سے پھیر دینا ہے۔ حریف انحراف اور تحریف کے الفاظ جو اردو میں مستعمل ہیں۔ اسی سے ماخوذ ہیں۔ باب تفعل اور تفعیل

کی صورت میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ (حَرَفَ یَحْرِفُ ' حَرَّفَ یُحَرِّفُ ' تَحَرَّفَ یَتَحَرَّفُ)

۲۰۷۔ حَرَکت

سکون کے مقابلے کا لفظ ہے۔ اور اس کا معنی ہلنا جلنا اور چلنا ہوتا ہے۔ حرکت' تحریک محرک وغیرہ اس سے ماخوذ الفاظ اردو میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَرَّكَ یُحَرِّكُ)

۲۰۸۔ حَرٰی

قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنی صحیح چیز کی طلب و جستجو ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں اس کا مطلب مناسب اور موزوں یا اہل و مستحق کے معنوں میں آتا ہے۔ (حَرٰی یَحْرِیْ ' تَحَرّٰی یَتَحَرّٰی) حَرِیٌّ اہل اور مستحق کو کہتے ہیں۔

۲۰۹۔ حریت

آزاد ہونے کے معنوں میں آتا ہے۔ حر آزاد آدمی کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع احرار آتی ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنی آزاد کرنا ہے۔ (حَرَّرَ یُحَرِّرُ تَحْرِیْرًا)

۲۱۰۔ حِرْص

کسی چیز کا لالچ کرنے کا نام ہے۔ یہ لفظ اور اس کے مشتقات حریص وغیرہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ جو اردو میں بھی کثیر الاستعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَرَصَ یَحْرِصُ)

۲۱۱۔ حَرْض

باب تفعیل کی صورت میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور اس کا معنیٰ ابھارنا اور ترغیب دینا ہے۔ (حَرَّضَ یُحَرِّضُ)

۲۱۲۔ حَرْق

آگ سے جلانے کو کہتے ہیں۔ حریق اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے سوزش قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال و افتعال اور تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَرَقَ یَحرُقُ ' اَحرَقَ یُحرِقُ ' اِحتَرَقَ ' یَحتَرِقُ ' حَرَّقَ یُحَرِّقُ)

۲۱۳۔ حُرْمت' حِرْمان

محروم و بے نصیب ہونے اور حرام (شرعی لحاظ سے ناجائز) ہونے کا معنی رکھتا ہے۔ اور عزت واحترام کا معنی بھی دیتا ہے۔ اسی لئے حرام ممنوع چیز کو بھی کہتے ہیں۔ اور مسجد حرام وغیرہ کی صورت میں واجب الاحترام چیز کو بھی کہتے ہیں۔ اردو میں اس کا اپنے مشتقات سمیت استعمال عام ہے۔ جیسا کہ حرمت و احترام اور محترم کے الفاظ سے واضح ہے۔ (حَرِمَ یَحرَمُ ' حَرَّمَ یُحَرِّمُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۲۱۴۔ حِزْب

کسی چیز کو متناسب حصوں میں بانٹ دینے کو کہتے ہیں۔ حزب جماعت کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع احزاب آتی ہے۔ اردو میں حزب اقتدار اور حزب مخالف دو مشہور سیاسی اصطلاحیں ہیں۔

۲۱۵۔ حُزْن

غمگین کرنے اور غمگین ہونے کا معنی دیتا ہے۔ حزن' حزین' محزون اردو میں بھی عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں (حَزِنَ یَحْزَنُ ' حَزَنَ یَحْزُنُ) ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۲۱۶۔ حَسّ

قتل کرنے اور جڑ سے اکھاڑنے کا معنی دیتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا مفہوم کسی "چیز کا جاننا اور محسوس کرنا" ہے۔ اردو کے الفاظ حس' احساس' حاسہ' محسوس وغیرہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال دونوں صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ (حَسَّ یَحُسُّ ' اَحَسَّ یُحِسُّ)

۲۱۷۔ حِساب

شمار کرنا' گمان کرنا' دونوں معانی دیتا ہے۔ ہر دو معانی کے ساتھ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افتعال و مفاعلہ کی صورت میں آیا ہے۔ اردو میں حساب' محاسبہ' احتساب' وغیرہ الفاظ اکثر مستعمل ہیں۔ (حَسِبَ یَحْسَبُ ' اِحْتَسَبَ یَحْتَسِبُ ' حَاسَبَ یُحَاسِبُ)

۲۱۸۔ حَسَد

کسی شخص کی کسی اچھی بات پر کڑھنے اور جلنے کا نام ہے۔ لفظ حاسد اسی کا اسم فاعل ہے۔ جو اردو میں کثیر الاستعمال ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ باب ثلاثی مجرد اور باب تفاعل کی صورت میں آیا ہے۔ (حَسَدَ ' یَحْسُدُ ' تَحَاسَدَ یَتَحَاسَدُ)

۲۱۹۔ حَسْر

نظر کے تھک جانے اور کمزور پڑ جانے کو کہتے ہیں۔ اسی سے لفظ حسیر بمعنی تھکی ماندی یا کمزور ماخوذ ہے۔ اس کا معنی اظہار افسوس بھی ہے۔ چنانچہ اسی سے ماخوذ لفظ حسرت اردو میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَسِرَ یَحْسَرُ)

۲۲۰۔ حَسْم

کسی چیز کو کاٹ کر رکھ دینے کو کہتے ہیں۔ تلوار کو حُسام بھی اسی لحاظ سے کہا جاتا ہے۔ جو کسی حد تک اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ ایام حسوم' منحوس دنوں کے لئے بولا جاتا ہے کیونکہ ان میں ہر طرح کی خیر و برکت کٹ کر رہ جاتی ہے۔ (حَسَمَ یَحْسِمُ)

۲۲۱۔ حُسْن

خوبصورت اور اچھا ہونے کا معنی دیتا ہے۔ عربی کی طرح اردو میں بھی کثیر الاستعمال ہے۔ قرآن مجید میں یہ ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ باب افعال کی صورت میں جہاں اس کا مطلب اردو استعمال کی طرح کسی کے ساتھ نیکی و مروت کرنا ہے۔ وہاں کسی کام کو اچھے طریقے اور سلیقے سے سرانجام دینا بھی ہے۔ (حَسُنَ یَحْسُنُ اَحْسَنَ یُحْسِنُ)

۲۲۲۔ حَشْر

جمع کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں یوم حشر قیامت کو اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ اس روز اگلے پچھلے تمام لوگوں کو جمع کر دیا جائے گا۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت

میں استعمال ہوا ہے۔ (حَشَرَ یَحْشُرُ)

۲۲۳۔ حَصَب

ایندھن کا ہم معنی ہے۔ اس کا ایک دوسرا معنی کنکر بھی ہے۔ چنانچہ حاصب اس آندھی کو کہتے ہیں۔ جو کنکر اڑا کر لاتی ہے۔ حصب' آگ میں جلائے جانے والے ایندھن کو بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَصَبَ یَحْصِبُ)

۲۲۴۔ حِصّہ

اس کا لفظی معنی کاٹنا ہے۔ چونکہ کاٹی ہوئی چیز اصل کا جزو ہوتی ہے۔ اس لئے یہ لفظ جزو کے معنی میں عربی کی طرح اردو میں بھی مستعمل ہے۔ جس کی جمع حصص آتی ہے۔ لفظ حصحص کا معنی' اشتباہ و التباس کے بعد کسی امر کا ظاہر و واضح ہو جانا ہے۔ یہ لفظ دراصل رباعی مجرد کے باب میں ہے۔ (حَصَّ یَحُصُّ)

۲۲۵۔ حَصْر

تنگ پڑ جانے اور گھیر لینے کو کہتے ہیں۔ حصار' قلعے اور چار دیواری کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اپنے اندر کی چیزوں کو گھیرے ہوتا ہے۔ اردو کے الفاظ' انحصار' منحصر' اور حصار اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (حَصَرَ یَحْصِرُ' اَحْصَرَ یُحْصِرُ)

۲۲۶۔ حُصُول

ہاتھ لگنے اور ملنے کا معنی دیتا ہے۔ حصول' حاصل' تحصیل' استحصال' محصول وغیرہ الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں

استعمال ہوا ہے۔ (حَصَلَ يَحْصُلُ)

۲۲۷۔ حَصَاد

فصل کاٹنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَصَدَ يَحْصُدُ)

۲۲۸۔ حِصْن

محفوظ ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حصن قلعے کو بھی اسی لئے کہتے ہیں جس کی جمع حصون آتی ہے کہ اس میں آدمی محفوظ ہو جاتے ہیں۔ حصنِ حصین مضبوط قلعے کے معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ باب افعال کی صورت میں یہ لفظ پاک دامن ہونے اور نکاح میں آ جانے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ اس طرح عورت کی آبرو محفوظ ہو جاتی ہے۔ (حَصُنَ يَحْصُنُ ' اَحْصَنَ يُحْصِنُ)

۲۲۹۔ حَصْی ' اِحْصاء

کنکریوں سے کسی کو مارنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس کا مطلب گننا اور شمار کرنا اور احاطہ کرنا بھی ہے۔ یہ حصاۃ سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی کنکر ہے۔ (اَحْصَی يُحْصِیْ)

۲۳۰۔ حَضّ

کسی شخص کو کسی کام پر ابھارنے اور ترغیب دینے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ ثلاثی مجرد اور باب تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَضَّ يَحُضُّ ' تَحَاضَّ يَتَحَاضُّ)

۲۳۱۔ حُضُور

حاضر ہونے اور موجود ہونے کا معنی دیتا ہے۔ اور اس معنی میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اگرچہ اردو میں یہ لفظ کسی کو مخاطب کرنے کے لئے بطور ادب بھی بولا جاتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی قریب الموت ہونا یا گرفتار کر کے پیش کیا جانا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ (حَضَرَ یَحْضُرُ ' اَحْضَرَ یُحْضِرُ)

۲۳۲۔ حَطّ

نیچے اترنے اور اتارنے کا معنی دیتا ہے۔ لازم اور متعدی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لفظ حِطَّةٌ اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے "گناہوں کا بوجھ اتار دینا" (حَطَّ یَحُطُّ)

۲۳۳۔ حَطْم

توڑ دینے کا معنی رکھتا ہے۔ حُطام ایندھن کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ حُطَمَہ دوزخ کا نام بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ اس کی آگ ہر چیز کو توڑ دے گی۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَطَمَهٗ یَحْطِمُهٗ)

۲۳۴۔ حَظّ

حصہ کو کہتے ہیں۔ اور کسی چیز سے لطف اندوز ہونے کا معنی بھی دیتا ہے۔ حظ اٹھانا اور محظوظ ہونا اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ حَظَّ یَحَظُّ)

۲۳۵۔ حَظْر

روکنے اور منع کرنے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ ممنوع چیز کو "محظور" کہا جاتا ہے۔ حظیرہ باڑے کو بھی کہتے ہیں۔ اور حظیرۃ القدس جنت یا بارگاہ خداوندی کو کہا جاتا ہے۔ اور یہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں مُحتَظِر باڑ لگانے والے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَظَرَ یَحْظُرُ ' اِحْتَظَرَ یَحْتَظِرُ)

۲۳۶۔ حَفّ

گھیرنے' چھلکا اتارنے' خشک ہو جانے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَفَّ یَحُفُّ)

۲۳۷۔ حِفْظ

یاد رکھنے اور کسی چیز کو صحیح وسالم حالت میں رکھنے کا معنی دیتا ہے۔ یہ لفظ اور اس سے ماخوذ دوسرے الفاظ مثلاً حفاظت، حافظ' محافظ' محفوظ وغیرہ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب مفاعلہ اور استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَفِظَ یَحْفَظُ حَافَظَ یُحَافِظُ ' اِسْتُحْفَظَ یَسْتَحْفِظُ)

۲۳۸۔ حَفْر

زمین میں گڑھا بنانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حُفرہ گڑھے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَفَرَ یَحْفِرُ)

۲۳۹۔ حَفُو

بخشش کرنے اور عطا کرنے یا منع کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حَفِیّ انتہائی مہربان اور سخی کو کہا جاتا ہے۔ اس کا دوسرا معنی کسی چیز کے متعلق تجسّس و جستجو کرنا ہے۔ اس لئے حفی کا معنی کسی چیز کو اچھی طرح جاننے والا بھی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ حَفُاَ یَحْفُوْ)

۲۴۰۔ حَقّ

کسی چیز کے واقعی اور ثابت ہونے کا معنی دیتا ہے۔ امر واقعی کو حق کہا جاتا ہے۔ جس کے مقابلہ میں لفظ باطل آتا ہے۔ کسی شخص سے متعلق دوسرے کے ذمہ جو امور ہوتے ہیں انہیں بھی حق کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع حقوق آتی ہے۔ اردو میں حق و باطل حقوق العباد اور استحقاق وغیرہ کی تراکیب و الفاظ اکثر مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں یہ ثلاثی مجرد اور باب افعال و استفعال کی صورتوں میں آیا ہے۔ (حَقَّ یَحِقُّ ' اَحَقَّ یُحِقُّ ' اِسْتَحَقَّ یَسْتَحِقُّ)

۲۴۱۔ حُکْم' حِکْمت' حَکُومت

اس لفظ کا معنی حکومت کرنا بھی ہے اور دانشمند ہونا بھی۔ حاکم اور حکم و حکیم کے الفاظ انہی دو معانی کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہی معانی کے ساتھ یہ لفظ اور اس کے مشتقات اردو میں اکثر مستعمل ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا مطلب کسی کو حاکم یا ثالث بنانا ہے۔ اگر یہ لفظ باب افعال کی صورت میں ہو تو اس کا معنی "مضبوط و پختہ" ہونا ہے۔ اردو کے الفاظ محکم و مستحکم اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال' باب تفعیل اور باب تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔
(حَکَمَ یَحْکُمُ اَحْکَمَ یُحْکِمُ حَکَّمَ یُحَکِّمُ ' تَحَاکَمَ یَتَحَاکَمُ)

۲۴۲۔ حلال' حُلول

کسی چیز کے شرعی لحاظ سے جائز ہونے کو کہتے ہیں۔ جس کے مقابل کا لفظ حرام ہے۔ اردو میں یہ لفظ اکثر مستعمل ہے۔ عربی میں اس کا ایک اور معنی بھی ہے۔ اور وہ ہے کسی جگہ اترنا اور کھولنا۔ قرآن مجید میں ان تینوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور یہ بصورت ثلاثی مجرد اور باب افعال و استفعال آیا ہے۔ (حَلَّ يَحِلُّ ' حَلَّ يَحُلُّ ' اَحَلَّ يُحِلُّ ' اِسْتَحَلَّ يَسْتَحِلُّ)

۲۴۳۔ حَلْف

قسم کھانے کے معنوں میں آتا ہے۔ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ لفظ حلیف (معاہد یا ساتھی) اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں باب ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ حَلَفَ يَحْلِفُ)

۲۴۴۔ حُلْم

ح کی پیش کے ساتھ خواب دیکھنے کا معنی دیتا ہے۔ اور حِلم بردباری دکھانے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں حُلم بمعنی خواب اور حلم بردباری اور عقل کو کہتے ہیں۔ چنانچہ احلام کا معنی خواب اور عقل دونوں آتے ہیں۔ اردو میں حلم' حلیم اور احتلام وغیرہ الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَلَمَ يَحْلَمَ ' حَلِمَ يَحْلُمُ)

۲۴۵۔ حلی' حِلية

آرائش و سجاوٹ کرنے کا معنی رکھتا ہے۔ زیور کو بھی اسی لئے حلیتہ کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع حلی آتی ہے۔ اردو کا لفظ حلیہ بمعنی شکل و صورت بھی اسی سے ماخوذ

ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَلَى يَحْلِيْ) (حَلَّى يُحَلِّيْ)

۲۴۶۔ حَمْد

کسی کی تعریف کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو کا جانا پہچانا لفظ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَمِدَ يَحْمَدُ) احمد' محمد اور محمود اسی سے ماخوذ ہیں جو عربی کی طرح اردو میں بھی عام ہیں۔

۲۴۷۔ حمام' حمیم

گرم کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں مستعمل لفظ حمام اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ اس میں گرم پانی سے غسل کیا جاتا ہے جس کو عربی میں ماء حمیم کہا جاتا ہے۔ محبت میں گرم جوشی کی وجہ سے دوست کو بھی عربی میں حمیم کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا لفظ یحموم بھی اسی سے ماخوذ ہے جس کا معنی سیاہ اور دھواں ہوتا ہے۔

۲۴۸۔ حَمْی' حمایة

کسی چیز کی مدد اور حفاظت کرنا۔ حمیت بمعنی غیرت اسی سے ماخوذ ہیں۔ جو اردو میں بکثرت مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَمَى يَحْمِيْ)

۲۴۹۔ حَمْل

اٹھانے اور لادنے کا معنی دیتا ہے۔ حمل بوجھ کو کہتے ہیں۔ جو اٹھایا جاتا ہے۔ اس کی جمع احمال آتی ہے۔ مادہ کے پیٹ کے اندر پرورش پانے والے بچے پر بھی یہ لفظ [illegible] تفعیل کی صورت میں کسی پر بوجھ لادنے یا ذمہ داری ڈالنے کا معنی

دیتا ہے۔ اور باب افتعال کی صورت میں اس کا مطلب کسی چیز کا اٹھانا یا ذمہ داری لینا ہے۔ قرآن مجید میں ان تینوں صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ (حَمَلَ يَحْمِلُ ' حَمَّلَ يُحَمِّلُ ' اِحْتَمَلَ يَحْتَمِلُ) بوجھ اٹھانے والے کو حمّال کہا جاتا ہے جس کی مونث حمالة آتی ہے۔

۲۵۰۔ حَنَان

اظہار محبت و شفقت کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اردو' عربی میں مستعمل اسمائے حسنیٰ میں سے حنّان و منّان مشہور ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی مخلوق پر شفیق ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ (حَنَّ يَحِنُّ)

۲۵۱۔ حنف

کسی ایک کی طرف مائل ہو جانے اور جھک جانے کو کہتے ہیں۔ موحد کو اسی لئے حنیف کہا جاتا ہے جس کی جمع حنفاء آتی ہے کہ وہ ہر چیز سے ہٹ کر خدا کی طرف مائل ہو چکا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ (حَنَفَ يَحْنِفُ)

۲۵۲۔ حِنْث

باطل کی طرف میلان اور قسم پوری نہ کرنے کو کہتے ہیں۔ حنث (ح کی زیر کے ساتھ) گناہ کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَنِثَ يَحْنَثُ)

۲۵۳۔ حَنْذ

گوشت بھوننے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حنیذ کا معنی بھونا ہوا گوشت ہے۔ قرآن مجید

میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ (حَنَذَ ' یَحْنِذُ)

۲۵۴۔ حَنْک

چبانا' کھا جانا اور غالب آنے کے معنی رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں بصورت باب افتعال استعمال ہوا ہے۔ (حَنَكَ یَحْنِكُ ' اِحْتَنَكَ یَحْتَنِكُ)

۲۵۵۔ حود' محید' حید

اجوف وادی ہو یا یائی۔ دونوں صورتوں میں اس کا معنی راہ سے ایک طرف ہو جانے کے ہیں۔ محید بمعنی جائے رجوع اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَادَ یَحُوْدُ ' حَادَ یَحِیْدُ)

۲۵۶۔ حَوْذ

اس کا معنی کسی جانور کو تیزی سے چلانے کے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ باب استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس کا معنی کسی پر "غالب و مسلط" ہونا ہے۔ (اِسْتَحْوَذَ یَسْتَحْوِذُ)

۲۵۷۔ حَوْر

کپڑا دھونے اور اسے سفید کرنے کو کہتے ہیں۔ لفظ حواری بمعنی ساتھی جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اسی سے ماخوذ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو ان کے پاکیزہ دل ہونے کی وجہ سے یا جیسا کہ مشہور ہے۔ ان کے دھوبی پیشہ ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ لفظ حور جو حوراء کی جمع ہے۔ اور اہل جنت کی عورتوں کے لئے عام طور پر مستعمل ہے۔ اسی سے ماخوذ ہے' مفاعلہ باب کی صورت میں اس کا معنی باہم گفتگو کرنا ہے۔ حَارَ یَحُوْرُ ' حَاوَرَ یُحَاوِرُ)

۲۵۸۔ حَوْط

گھیرنے یا کسی چیز کی نگرانی اور حفاظت کرنے کو کہتے ہیں۔ حائط جس کی جمع حیطان آتی ہے۔ اسی لئے دیوار اور باغ کو کہتے ہیں۔ کہ وہ محفوظ رکھتی ہے۔ یا اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اردو کے الفاظ احتیاط' محتاط' احاطہ' محیط وغیرہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اَحَاطَ ' یُحِیْطُ)

۲۵۹۔ حَوْل' حِوَل

روکاوٹ بننے اور ایک حالت سے دوسری حالت یا ایک جگہ سے دوسری جگہ میں بدل جانے کو کہتے ہیں۔ حول سال کو بھی کہتے ہیں۔ کہ وہ بدلتا رہتا ہے۔ حالت' حال' احوال' حوالہ' تحویل اسی لفظ سے ماخوذ ہیں۔ اور اردو میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَالَ یَحُوْلُ)

۲۶۰۔ حَوَی' حوایة

کسی چیز کے جمع کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں مستعمل لفظ حاوی اسی سے ماخوذ ہے۔ لفظ حَوِیة جس کی جمع حوایا بمعنی انتڑیاں آتا ہے۔ اسی سے مشتق ہے۔ کیونکہ وہ بھی جمع اور اکٹھی ہوتی ہیں۔ اس کا دوسرا معنی کسی چیز کا سیاہی مائل ہو جانا ہے۔ چنانچہ اَحویٰ سیاہ رنگ کی چیز کو کہتے ہیں۔ (حَوَیٰ یَحْوِیْ' حَوِیَ یَحْوَیٰ)

۲۶۱۔ حَیَات

زندگی کا ہم معنی ہے۔ اردو میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات' حیوان' حیوانات' اکثر مستعمل ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی سلام کہنا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ ثلاثی مجرد' باب افعال' تفعیل اور استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ لفظ

حیہ غالباً" خوش شگونی کے لئے سانپ پر بولا جاتا ہے۔ اگر مادہ حیا ہو تو اس کا معنی شرم کرنا بھی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اس معنی میں باب استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَيِيَ يَحْيٰ' اَحْيَايُحْيِيْ ' حَيَّا يُحَيِّيْ اِسْتَحْيٰى يَسْتَحْيِيْ)

۲۶۲۔ حَيْرَت

ہکا بکا رہ جانے اور متردد ہو جانے کا نام ہے۔ اردو میں حیرت' تحیر' اور حیران کے الفاظ میں عام مستعمل ہیں۔ عربی میں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَارَ يَحَارُ)

۲۶۳۔ حَيْز' حوز

قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں آیا ہے۔ اور اس کا معنی ہے۔ ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ میں بیٹھنا۔حَیّز کا معنی مکان ہوتا ہے۔ (تَحَيَّزَ يَتَحَيَّزُ)

۲۶۴۔ حَيْص

کسی چیز سے گریز و انحراف کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا لفظ محیص اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے جائے فرار۔ (حَاصَ يَحِيْصُ)

۲۶۵۔ حَيْض

عورت کو آنے والے ماہواری خون کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا لفظ محیض اسی سے ماخوذ ہے اور انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (حَاضَ يَحِيْضُ)

۲۶۶۔ حَیْف

کسی پر ظلم و جبر کرنے یا کمی کرنے کو کہتے ہیں۔ اسی سے ماخوذ لفظ حیف بمعنی افسوس و حسرت اردو میں مستعمل ہے۔ حَافَ یَحِیْفُ

۲۶۷۔ حَیْق

کسی چیز کو گھیر لینے' اسے احاطہ میں لے لینے اور کسی امر کے لازم ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ حَاقَ یَحِیْقُ ' اَحَاقَ یُحِیْقُ)

خ

15/9/07

۲۶۸۔ خَوْف

ڈرنے کے معنوں میں مشہور اور اردو میں بھی اپنے مشتقات مثلاً خائف تخویف' مخافت وغیرہ کے ساتھ مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَافَ یَخَافُ ' خَوَّفَ یُخَوِّفُ

۲۶۹۔ خَلْف' خِلافت

کسی کے پیچھے آنے کے معنی دیتا ہے۔ لفظ خلیفہ بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ خلف اولاد کو بھی کہتے ہیں۔ یہ لفظ اپنے مشتقات سمیت اردو میں بکثرت مستعمل ہے۔ باب مفاعلہ کی صورت میں اس کا معنی مخالفت ہے۔ اور بابِ استفعال کی صورت میں اس کا معنی خلیفہ اور نائب مقرر کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ان تمام صورتوں میں استعمال ہوا

ہے۔ (خَلَفَ يَخْلُفُ ' خَالَفَ يُخَالِفُ ' اِسْتَخْلَفَ يَسْتَخْلِفُ)

۲۷۰۔ خَبَر

عربی و اردو کا مشہور لفظ ہے۔ جس کا معنی جاننا ہے۔ اس کی جمع اخبار آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت خبیر بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (خبرَ يخبُرُ ' اَخْبَرَ يُخْبِرُ)

۲۷۱۔ خُبْث

ناپاک و ردی ہونے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اور اس کے مشتقات' خباثت' خبیث اردو میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَبُثَ يَخْبُثُ)

۲۷۲۔ خبْت

قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس کے معنی اظہار عاجزی و انکسار ہے۔ (اَخْبَتَ يُخْبِتُ) اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار ہے۔ ایسے آدمی کو مُخْبِت کہا جاتا ہے۔

۲۷۳۔ خَتْم

کسی چیز کو مکمل کرنے اور انتہا تک پہنچانے کو کہتے ہیں۔ اور اسی مناسبت سے اس کا معنی "مہر لگانا" بھی ہے۔ جس سے لفظ خاتم اور ختام بنا ہے۔ ختم' اختتام' خاتمہ' خاتم النبیین اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَتَمَ يَخْتِمُ)

۲۷۴۔ خُرُوج

نکلنے اور ظاہر ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعال اور افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ خروج' اخراج' خارج' خارجہ، تخریج وغیرہ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قیامت کو یوم الخروج اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ اس دن مردے زندہ ہو کر قبروں سے نکلیں گے۔ خرجَ یَخرُجُ ' اَخرَجَ ' یُخرِجُ ' اِستَخرَجَ یَستَخرِجُ)

۲۷۵۔ خِدْن

دوستی کرنے کو کہتے ہیں۔ خِدن دوست کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اَخدَان آتی

۲۷۶۔ خُسْر

گھاٹے اور نقصان اٹھانے کے معنی رکھتا ہے۔ خسران' خسارہ اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں بھی آتا ہے۔ خسِرَ یَخسَرُ' خَسَرَ یُخسِرُ)

۲۷۷۔ خَرْق

پھاڑنے کو کہتے ہیں۔ خرقہ اور خوارق عادات اردو کے مانوس الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَرَقَ یَخرِقُ)

۲۷۸۔ خَطْب

کسی سے ہم کلام ہونے اور گفتگو کرنے کو کہتے ہیں۔ خِطبہ بمعنی منگنی اور

خطبہ بمعنی تقریر اسی سے ماخوذ ہیں۔ خطاب' مخاطب' خطبہ' خطیب' تخاطب اردو کے معروف الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں زیادہ تر باب مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ خطب کا معنی حال' باعث و محرک اور امر عظیم ہے۔ (خاطَبَ یُخاطِبُ ' خطب یخطبُ)

۲۷۹۔ خُصُومت

دشمنی اور جھگڑا کرنے کو کہتے ہیں۔ خصم بمعنی دشمن اسی سے ماخوذ ہے۔ اردو میں خصومت' خصم' مخاصمت وغیرہ معروف الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں باب مفاعلہ اور افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ خَاصَمَ یُخَاصِمُ ' اِخْتَصَمَ یَخْتَصِمُ

۲۸۰۔ خِزْی

ذلیل و رسوا ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ خَزِیَ یَخْزَیٰ ' اَخْزَی یُخْزِیْ

۲۸۱۔ خَسأٌ

کتے کے دھتکارنے اور نظر کے کمزور پڑ جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قردۃ خاسئین ینقلب الیك البصرُ خاسِئًا خَسَا یَخْسأ

۲۸۲۔ خَلْط

مختلف چیزوں کو آپس میں ملا دینے کو کہتے ہیں۔ خلط ملط' اختلاط وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید ثلاثی مجرد' افتعال اور مفاعلہ ابواب کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خلط یخلطُ ' خالَطَ یُخالِطُ ' اِختَلط یَختلِطُ)

۲۸۳۔ خَیْر

شر کے مقابلہ میں اچھی چیز کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال تفعل و تفعیل اور باب افتعال کی صورت میں ہوا ہے۔ جس کا مطلب پسند کرنا اور چن لینا اور برگزیدہ بنا لینا ہے۔ خیر' اختیار' مختار' اردو میں عام مستعمل ہیں۔ (تَخَیَّرَ یَتَخَیَّرُ ' خَیَّرَ یُخَیِّرُ ' اختار ' یختار)

۲۸۴۔ خِفَّت

ہلکا اور کم ہونے کا معنی دیتا ہے۔ اسی لئے خفیف بے سروسامان کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع خفاف آتی ہے۔ اس کا ایک دوسرا معنی طیش میں آ کر کم عقلی کی بات کرنا ہے۔ خفت' خفیف' استخفاف وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل اور افتعال کی صورت میں بھی آتا ہے۔ (خَفَّ یَخِفُّ ' خفّفَ یُخَفِّفُ ' استَخَفَّ یستَخِفُّ)

۲۸۵۔ خُلُوْص

کھوٹ وغیرہ سے پاک صاف ہونے کو کہتے ہیں۔ باب استفعال اور افعال کی صورت میں ہو تو نجات دلانے پسند کرنے ، خالص اپنے لئے کر لینے کا معنی دیتا ہے۔ خلوص' اخلاص' مخلص' خلاصہ وغیرہ الفاظ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں تینوں صورتوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (خلَصَ یَخلُصُ' اَخلَصَ یُخلِصُ' استخلص یَستَخلِصُ)

۲۸۶۔ خَسْف' خُسُوْف

روشنی چلے جانے' زمین میں غائب کر دینے یا غائب ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چاند

گرہن کو خسوف اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی روشنی غائب ہو جاتی ہے۔ یہ لفظ اس معنی میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَسَفَ یَخْسِفُ)

۲۸۷۔ خَصْف

جو تا سینے یا دو چیزوں کو باہم چپکانے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَصَفَ یخصفُ)

۲۸۸۔ خِداع' خَدْع

دھوکہ دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب مفاعلہ کی صورت میں آیا ہے۔ (خدَعَ یَخْدَعُ ' خادَعَ یُخادِعُ)

۲۸۹۔ خُشُوْع

اظہار عاجزی کو کہتے ہیں۔ اردو کے مذہبی لٹریچر میں خشوع و خضوع کے الفاظ کثیر الاستعمال ہیں۔ یہ لفظ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَشعَ یَخْشَعُ)

۲۹۰۔ خُضُوْع

یہ بھی خشوع ہی کا ہم معنی ہے۔ اور اس کی طرح اردو میں مستعمل بھی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَضَعَ یَخْضَعُ)

۲۹۱۔ خَطْو' خُطْوَة

چلنے کو کہتے ہیں۔ چلتے وقت پاؤں کے درمیانی فاصلے کو خُطوہ کہا جاتا ہے۔ جس

کی جمع خطوات آتی ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ (خطا یَخطُو)

۲۹۲۔ خطّ

قلم سے لکھنے کو لیتے ہیں۔ اسم کی صورت میں اس کا معنی لکیر بھی ہوتا ہے۔ اس کی جمع خطوط آتی ہے۔ اردو میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات' خطوط' خط' مخطوط خطاطی وغیرہ بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں پہلے معنی میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَطّ یخُطّ)

۲۹۳۔ خُلّت' خَلل

دوست رکھنے کو کہتے ہیں۔ اسی سے لفظ خلیل جس کی جمع اَلْاَخلاّء آتی ہے۔ خود ہے۔ اور اردو میں بکثرت مستعمل۔ اگر اس کا مصدر خلل ہو تو خرابی کے معنوں میں آتا ہے۔ اور خلال بطور اسم بمعنی درمیان بھی عربی میں مستعمل ہے۔ اس کا ایک اور معنی محتاج ہوتا بھی ہے۔ قرآن مجید میں ان تمام معانی میں استعمال ہوا ہے۔

۲۹۴۔ خُلُوٌّ

خالی ہونے' گزر جانے اور تنہائی اختیار کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اردو کے الفاظ خالی اور خلوت تینوں معنوں میں عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَلاَ یَخلُوْ)

۲۹۵۔ خَوْض

پانی میں گھسنے کو کہتے ہیں اور محاورۃً کسی بات چیت میں محو ہونے کو کہتے ہیں۔ اردو کی ترکیب غور و حوض میں خوض ا[illegible] آتا ہے۔ قرآن مجید میں

ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَاضَ یَخُوْضُ)

۲۹۶۔ خُمُوْد

دراصل آگ کے بجھ جانے کو کہتے ہیں۔ اور پھر اسی مناسبت سے کسی چیز کے مٹ جانے یا گوشہ گمنامی میں جا پڑنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَمَدَ یَخْمُدُ)

۲۹۷۔ خَرّ

بلندی سے پستی میں گرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَرّ یَخِرُّ)

۲۹۸۔ خَرْص

اٹکل پچو یا محض ظن و تخمین کی بناء پر کوئی فیصلہ کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ خَرَصَ یخرِصُ)

۲۹۹۔ خَلْق

پیدا کرنے اور عدم سے وجود میں لانے کو کہتے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات' خلقت' مخلوق' خالق' خلائق وغیرہ بکثرت مستعمل ہیں۔ اگر یہ لفظ خ اور ل کی پیش کے ساتھ ہو تو پھر اس کے معنی عادت وخصلت ہوتا ہے۔ جس کی جمع اخلاق آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَلَقَ' یَخْلُقُ)

۳۰۰۔ خَلْع

جوتے یا لباس کے اتار دینے کو کہتے ہیں۔ لفظ خلعت اسی سے ماخوذ اور اردو میں

مستعمل ہے۔ خ کی پیش کے ساتھ ہو تو یہ ایک خاص قسم کی طلاق ہوتی ہے۔ جو عورت مرد کو کچھ دے دلا کر حاصل کرتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَلَعَ یَخْلَعُ)

۳۰۱۔ خِیانت

بددیانتی کو کہتے ہیں۔ لفظ خائن (بددیانت) اسی سے ماخوذ اور اردو میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَانَ یَخُوْنُ)

۳۰۲۔ خُلُوْد

دیر تک یا ہمیشہ رہنے کا معنی دیتا ہے۔ خلد بریں (بمعنی بہشت) جو اردو میں مستعمل ہے۔ اسی سے ماخوذ ہے۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور تفعیل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (خَلَدَ یَخْلُدُ ' اَخْلَدَ یُخْلِدُ ' خَلَّدَ یُخَلِّدُ)

۳۰۳۔ خَشْیت

ڈرنے کا معنی دیتا ہے۔ خشیت الٰہی (بمعنی خوف خدا) اردو کی عام مستعمل ترکیب ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَشِیَ یَخْشٰی)

۳۰۴۔ خُضْرَۃ

سرسبز اور ہرا بھرا ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعلال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ گنبد خضراء کی وساطت سے یہ لفظ اردو میں متعارف ہے۔ (خَضِرَ یَخْضَرُ ' اِخْضَرَّ یَخْضَرُّ)

۳۰۵۔ خَفْض

پست اور ذلیل کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ قیامت کو اسی لئے خافضہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بہت سے لوگوں (بداعمالوں) کو پست و ذلیل کر دے گی۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَفَضَ یَخْفِضُ)

۳۰۶۔ خِفا

پوشیدہ رہنے کو کہتے ہیں۔ خفا' خفی' اخفا وغیرہ الفاظ اردو میں اکثر استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَفِیَ یَخْفَی' اَخفَا یُخْفِی' اِستَخْفَی یَسْتَخْفِیْ)

۳۰۷۔ خَنْس

چھپ جانے یا پیچھے ہٹ جانے کا معنی رکھتا ہے۔ لفظ خُنَّس اسی سے ماخوذ ہے۔ جو سیاروں پر بولا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی سورج کی روشنی میں چھپ جاتے ہیں۔ لفظ خنّاس جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو پس پردہ رہ کر شرارت کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَنَسَ یَخْنِسُ)

۳۰۸۔ خَیْب

ناکام و نامراد ہونے کو کہتے ہیں۔ خائب و خاسر اردو میں ناکام و نامراد شخص کے لئے عام استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَابَ یَخِیبُ' خَیَّبَ' یُخَیِّبُ)

۳۰۹۔ خُذْلان

کسی کی مدد و نصرت چھوڑ دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَذَلَ یَخْذُلُ)

۳۱۰۔ خَنْق

کسی کا گلا گھونٹ کر اسے مار دینے کو کہتے ہیں۔ خناق' گلے کی ایک بیماری کی نسبت سے اردو میں بھی یہ لفظ متعارف ہے۔ (خَنَقَ یَخْنُقُ)

۳۱۱۔ خَطْف

کسی چیز کو تیزی سے اچک لینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (تَخَطَّفَ یَتَخَطَّفُ) خَطِفَ یَخْطُفُ

۳۱۲۔ خَبْط

کسی چیز کو پاؤں تلے سختی سے روندنے کا معنی دیتا ہے۔ اس کا ایک دوسرا معنی شیطان کا کسی کو چھو کر ایذا پہنچانا اور پاگل بنا دینا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں یہ اسی معنی میں آیا ہے۔ اردو میں اسی معنی کے لحاظ سے پاگل پن اور جنون کو خبط کہا جاتا ہے۔ (تَخَبَّطَ یَتَخَبَّطُ) اور اسی مناسبت سے پاگل شخص کو مخبوط الحواس کہا جاتا ہے۔

۳۱۳۔ خَفْق

مضطرب ہو کر حرکت کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں لفظ خفقان (بمعنی دل کی دھڑکن) ایک بیماری کی مناسبت سے عام مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی

صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَفِقَ یَخْفَقُ)

۳۱۴۔ خَوْل

خول مال و متاع کو کہا جاتا ہے۔ اور یہ لفظ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہو کر "مال و متاع کسی کو عطا کرنے" کے معنوں میں آتا ہے۔ (خَوَّلَ یُخَوِّلُ)

۳۱۵۔ خُصُوْص' خَصَاصه

کسی چیز کو کسی معاملے میں دوسرے پر ترجیح دینے کے معنوں میں آتا ہے۔ اردو میں اس معنی میں خصوصیت' خاص' خاصہ' خواص' وغیرہ الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ اس لفظ کا ایک دوسرا معنی محتاج ہونا بھی ہے۔ جب کہ اس کا مصدر خصاصہ ہو۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ خصَّ یَخُصُّ)

۳۱۶۔ خَزْن' خَزَانه

جمع اور ذخیرہ کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اردو کے الفاظ خزانہ' خازن وغیرہ اسی سے ماخوذ و مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ خزنَ یَخْزُنُ)

۳۱۷۔ خَوَاء

اس کا معنی گر جانا یا خالی ہونا ہے۔ قرآن مجید کا لفظ خاویہ اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ خوىٰ یَخْوِیْ)

۳۱۸۔ خَدّ

اسم ہو تو اس کا معنی چہرہ ہے۔ اور فعل کی صورت میں اس کا مطلب گڑھے کھودنا ہے۔ اُخدُود بمعنی گڑھا اسی سے ماخوذ ہے۔ پہلے معنوں میں خدوخال اردو کی مشہور وعام مستعمل ترکیب ہے۔

۳۱۹۔ خَتْر

کسی سے انتہائی بے وفائی کرنا اور خبیث النفس ہونا ہے۔ قرآن مجید کا لفظ ختّار اسی سے ماخوذ ہے۔ یہ ثلاثی مجرد کا مبالغے کا صیغہ ہے۔ (خَتَرَ یَختِرُ)

۳۲۰۔ خَبَاءٌ

کوئی چیز چھپانے یا پوشیدہ کر لینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ خِبءٌ پوشیدہ چیز کو کہتے ہیں۔ (خَبَأَ یَخْبَأُ) خباء اونی خیمے کو کہتے ہیں۔

۳۲۱۔ خَیَال

ظن اور گمان کرنے کو کہتے ہیں۔ اس معنی میں یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ تخیل تخییل وغیرہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت بھی استعمال ہوا ہے۔ (خَیَّلَ یُخَیِّلُ)

۳۲۲۔ خَرَاب

غیر آباد ہونے کو کہتے ہیں۔ اردو کے الفاظ خرابہ اور تخریب اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَرِبَ یَخرَبُ)

۳۲۳۔ خمار

دراصل اس کا معنی چھپانا ہے۔ خِمار جس کی جمع خُمُر آتی ہے۔ اوڑھنی کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ سر کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور شراب کو خمر اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے۔ خمر اور خُمار عربی کی طرح اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَمَرَ یَخْمُرُ)

۳۲۴۔ خَبْل

بگاڑ اور فساد پیدا کرنے کو کہتے ہیں۔ لا یَألُوْنَکُمْ خَبالاً قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَبَلَ یَخْبُلُ)

۳۲۵۔ خَیْط

اسم کی صورت میں خیط دھاگے کو کہتے ہیں۔ اور فعل ہو تو اس کا معنی کپڑے کا سینا ہے۔ چنانچہ خِیَاط۔ سینے کی چیز۔ سوئی کو کہا جاتا ہے۔ اور خیّاط درزی کو کہتے ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (خَاطَ یَخِیْطُ)

۳۲۶۔ خُوَار

گائے بیل کے ڈکارنے کو کہتے ہیں۔ فعل کی صورت میں (خَارَ یَخُوْرُ) آتا ہے۔

۳۲۷۔ خموص

دبلا ہونے کو کہتے ہیں۔ بھوک میں چونکہ پیٹ پتلا ہو جاتا ہے اس لئے خموص اور مخمصہ بھوک کو بھی کہتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں بہ شکل خَمَصَ یَخْمِصُ استعمال ہوتا ہے۔

۳۲۸۔ خَضْد

کانٹے توڑ دینے یا بے کانٹا ہونے کو کہتے ہیں۔ سدر مخضود سے مراد ایسی بیری ہے جس کے کانٹے نہ ہوں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (خَضَدَ یَخْضِدُ)

۳۲۹۔ خَطَاءٌ

بغیر ارادہ کے غلط کام کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ خطا خطایا خاطی وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہو ہے۔ (خَطِئَی یَخْطَأُ اَخْطَأَ یُخْطِئُ

د

۳۳۰۔ دَرْء

ثلاثی مجرد کی صورت میں اس کا مطلب دفع کرنا اور پیچھے دھکیلنا ہے۔ باب تفاعل کی صورت میں اس کا معنی باہم جھگڑا کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک دوسرے پر الزام ڈالا جاتا ہے۔ (دَرَءَ یَدْرَءُ' تَدَارَءَ یَتَدَارَءُ

۳۳۱۔ دَرْک

ایک دوسرے کے پیچھے آنے کو کہتے ہیں۔ اور اسم ہو تو اس کا معنی درجہ و طبقہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ باب افعال و تفاعل کی صورت میں آیا ہے۔ پہلی صورت میں اس کا معنی پا لینا اور پوری طرح سے جان لینا ہے۔ اردو میں ادراک'

استدراک تدارک وغیرہ اس معنی میں عام مستعمل ہیں۔ باب تفاعل کی صورت میں اس کا مطلب نہ ہوتا ہے۔ (اَدْرَکَ یُدْرِکُ اِدَّارَکَ یَدَّارَکُ)

۳۳۲۔ دَبْر

گزر جانے اور کسی کے پیچھے آنے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے دابر کسی چیز کے آخری حصے کو کہا جاتا ہے۔ اردو کے الفاظ تدبیر' تدبر' مدبر' ادبار وغیرہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال' استفعال' تفعیل اور تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ تفعل کی صورت میں اس کا معنی غور و فکر کرنا ہے۔ دبر دابر کی جمع ہے۔ (دَبَرَ یَدْبُرُ ' دَبَّرَ یُدَبِّرُ ' اَدْبَرَ یُدْبِرُ ' تَدَبَّرَ یَتَدَبَّرُ (غور کرنا) اِسْتَدْبَرَ یَسْتَدْبِرُ)

۳۳۳۔ دُخُول

عربی کی طرح اردو کا مشہور اور جانا پہچانا لفظ ہے۔ اس کا معنی ہے کسی چیز کے اندر چلے جانا۔ علی صلہ ہو تو اس کا معنی کسی کے پاس آنا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَخَلَ یَدْخُلُ ' اَدْخَلَ یُدْخِلُ)

۳۳۴۔ درایت

کسی چیز کا علم حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ اردو میں بھی درایت کا لفظ علم و تفقہ کے معنی میں مستعمل ہے۔ (دَرَیٰ یَدْرِیْ ' اَدْرٰی یُدْرِیْ)

۳۳۵۔ دَعْوت

بلانے اور پکارنے کے معنوں میں عربی کی طرح اردو میں بھی کثیر الاستعمال ہے۔

دِعِیّ منہ بولے بیٹے کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع ادعیا ہے۔ دعویٰ' دعا' دعوت' استدعا' داعی مدعوین وغیرہ الفاظ سے کون اردو دان واقف نہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال اور استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَعَا یَدْعُوْ ' اِدَّعٰی یَدَّعِیْ ' اِسْتَدْعٰی یَسْتَدْعِیْ)

۳۳۶۔ دَفْع

دھکیلنے اور روکنے کو کہتے ہیں۔ دفاع' مدافعت' دافع' اندفاع' اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَفَعَ یَدْفَعَ ' دَافَعَ یُدَافِعُ)

۳۳۷۔ دَلالت

راہنمائی کو کہتے ہیں۔ اردو کا کثیر الاستعمال لفظ ہے۔ دلیل' استدلال' مدلل اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَلَّ یَدُلُّ)

۳۳۸۔ دَھم

کسی چیز کو ڈھانپنے اور سیاہ کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا لفظ مُدْھَامَّہ باب افعلال کی صورت میں اسی سے ماخوذ ہے۔ مدھامہ ایسی سرسبز نباتات کو کہا جاتا ہے جو گہرے سبز رنگ کی وجہ سے سیاہی کی جھلک دیتی ہو۔ (اِدْھَامَّ یَدْھَامُّ)

۳۳۹۔ دُھن

کسی چیز کو تیل لگانے کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی دھوکہ دینا اور مافی الضمیر کے خلاف اظہار کرنا ہے۔ اردو کا لفظ مداہنت (منافقت کے معنوں میں) اسی سے ماخوذ ہے۔ (اَدْھَنَ

يُذْهِنُ)

۳۴۰۔ دَھْی

مصیبت آنے کو کہتے ہیں۔ دَھْیاء بہت بڑی مصیبت کو کہتے ہیں۔ اس کا مذکر اَدْھٰی ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں یہ بشکل اَدْھٰی یُذْھِیُ استعمال ہوا ہے۔

۳۴۱۔ دَیْن

دال کی زبر کے ساتھ اس کے معنی قرض دینے کے ہیں۔ قرآن مجید کا لفظ تَدَایَنْتُمْ (باب تفاعل) اسی سے ماخوذ ہے۔ دین' دیون' دائن' مدیوں انہی معنوں میں اردو میں مستعمل بھی ہے۔ اور دال کی زیر کے ساتھ اس کے معنی اظہار ذلت اور اطاعت بھی ہیں۔ اور اسی معنی میں دین' مذہب و ملت اور قانون کو کہتے ہیں۔ دین' ادیان' ان معنوں میں اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَانَ یَدِیْنُ ' تَدَایَنَ یَتَدَایَنُ) اس کا دوسرا معنی بدلہ دینا ہے۔

۳۴۲۔ درّ(اِدَرار)

دال کی پیش کے ساتھ موتی کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع درر آتی ہے۔ در بے بہا' در یتیم انہی معنوں میں اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ اور دال کی زیر کے ساتھ اس کا معنی دودھ دہنا ہے۔ چونکہ اس عمل میں تسلسل پایا جاتا ہے۔ اس لئے موسلا دھار بارش کو عربی میں مدرار کہا جاتا ہے۔ حکمت میں لفظ مُدِر(پیشاب و پسینہ آور کے معنوں میں) مستعمل ہے۔ (دَرَّ یَدِرُّ)

۳۴۳۔ دُحُور

دھکیلنے اور دور کر دینے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَحَرَيَدْحَرُ)

۳۴۴۔ دُخُور

ذلیل ہونے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَخَرَ يَدْخَرُ)

۳۴۵۔ دحرجة

رباعی مجرد ہے۔ اور اس کا معنی لڑھکانا یا چکر دینا ہے۔

۳۴۶۔ دَحْض' دحوضا"

سورج کے مغرب کی جانب ڈھلنے کو کہتے ہیں۔ اور اسی مناسبت سے کسی کی دلیل کو باطل بنا دینے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَحَضَ يَدْحَضُ)

۳۴۷۔ دَوْر

گردش کو کہتے ہیں۔ انہی معنوں میں عربی میں دائرۃ السوء برے حالات کو کہا جاتا ہے۔ لفظ دار بمعنی گھر جس کی جمع دور آتی ہے۔ بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ اردو میں یہ لفظ اور اس کے بہت سے ماخوذات' دوران' دائرہ' مدور' دائر' دیار' مدیر وغیرہ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَارَ يَدُوْرُ)

۳۴۸۔ دَبّ

زمین پر رینگنے یا ہاتھوں اور پاؤں کے بل چلنے کو کہتے ہیں۔ لفظ دابۃ اسی سے ماخوذ ہے۔ جو ہر جاندار کے لئے بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَبَّ یَدِبُّ)

۳۴۹۔ دَسُو

اس کا معنی گھٹنا اور چھپ جانا کے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی بگاڑنے اور خراب کرنے کے ہیں۔ اور اگر بغیر واو کے ہو تو اس کا معنی مٹی میں ملانے اور دفن کرنے کے ہیں۔ لفظ دیسہ کاری اردو میں عام مستعمل ہے۔ جو خفیہ مکروفریب کو کہتے ہیں۔ (دَسَّ یَدُسُّ ' دَسَّی یُدَسِّیْ)

۳۵۰۔ دَفُق

زور سے پانی کے بہنے اور انڈیلنے کا معنی دیتا ہے۔ ماء دافق منی کو اسی نسبت سے کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَفَقَ یَدْفُقُ)

۳۵۱۔ دَأْب

عمل میں محنت و مشقت اٹھانے یا اسے مسلسل جاری رکھنے کو کہتے ہیں۔ دأْب عادت و معمول کو بھی اسی مناسبت سے کہا جاتا ہے۔ (دَأَبَ یَدْأَبُ)

۳۵۲۔ دِثار

سردی سے بچاؤ کے لئے جو کپڑا اوڑھا جاتا ہے۔ اسے دثار کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا لفظ مدثر' باب تفعل کی صورت میں اسی سے ماخوذ ہے۔ (اِدَّثَرَ یَدَّثِرُ)

۳۵۳۔ دَوْلت

گردش احوال کا معنی دیتا ہے۔ حکومت یا مال ومتاع کو اس معنی سے دولت کہا جاتا ہے کہ وہ ڈھلتی چھاؤں ہے۔ یہ لفظ اردو میں کثیر الاستعمال ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب مفاعلہ اور تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ دَاوَلَ یُدَاوِلُ ' تَدَاوَلَ یَتَدَاوَلُ ' دَالَ یَدُوْلُ)

۳۵۴۔ دَرَج

منزل بہ منزل اوپر چڑھنے اور لپٹنے یا تہ کرنے کے معنی دیتا ہے۔ درجہ' تدریج وغیرہ اس کے ماخوذات اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَرَجَ یَدْرُجُ)

۳۵۵۔ دَمْغ

دماغ پر چوٹ لگانے اور مفلوج کرنے کا معنی دیتا ہے۔ دماغ کا لفظ اردو میں ایک معروف لفظ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَمَغَ یَدْمَغُ)

۳۵۶۔ دَعٌّ

سختی کے ساتھ کسی کو دھکیل ودھتکار دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہو ہے۔ (دَعَّ یَدُعُّ)

۳۵۷۔ دَرْس

کتاب و تحریر پڑھنے کے معنوں میں معروف لفظ ہے۔ درس' تدریس' مدرس'

مدرسہ وغیرہ الفاظ اردو میں بھی ویسے ہی معروف ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَرَسَ یَدْرُسُ)

۳۵۸۔ دَلْو

اسم کی صورت میں پانی کے ڈول کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں اس کا معنی ڈول کو کنویں میں لٹکانے کے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ باب افعال (اَدْلٰی دَلْوَہٗ) اور باب تفعل فَتَدَلّٰی بمعنی لٹک گیا یا قریب ہوا۔ اور باب تفعیل دَلّٰھُمَا بِغُرُور (دھوکہ سے مائل کر لیا) کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَلاَ یَدْلُوْ اَدْلٰی یُدْلِیْ تَدَلّٰی یَتَدَلّٰی)

۳۵۹۔ دِمار

ہلاکت و بربادی کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَمَّرَ یُدَمِّرُ)

۳۶۰۔ دَوَام

کسی چیز کے ہمیشہ رہنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی یہ لفظ اور اس کے دیگر مشتقات دائم، مدام، مداومت وغیرہ بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَامَ یَدُوْمُ)

۳۶۱۔ دُنُوٌّ

قریب ہونے کا معنی دیتا ہے۔ دنیا اور ادنیٰ کے الفاظ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ اسی سے ماخوذ ہیں۔ اس کا مذکر ادنیٰ بھی بہت قریب کے معنوں میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ البتہ اردو میں اس کا معنی گھٹیا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت

میں استعمال ہوا ہے۔ (دَنَا یَدْنُو)

۳۶۲۔ دَحْو، دَحْی

کسی چیز کو پھیلانے اور بچھانے کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ دَحَی یَدْحُوْ)

۳۶۳۔ دَسّ

کسی چیز کو مٹی کے نیچے چھپانے یا مکروفریب کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو کا لفظ دیسہ کاری بمعنی مکروفریب۔ اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَسَّ یَدُسُّ)

۳۶۴۔ دَکّ

کسی چیز کو گرا کر زمین کے برابر کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (دَكَّ یَدُكُّ)

۳۶۵۔ دَمْدَمة

کسی چیز کو ہلاک کر دینے یا زمین کے ساتھ ملا دینے کے معنوں میں آتا ہے۔ یہ لفظ رباعی مجرد ہے اور اسی شکل میں قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ (دَمْدَمَ یُدَمْدِمُ)

۳۶۶۔ دُلُوک

سورج ڈھل جانے یا قریب بہ غروب ہونے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ (دَلَكَ یَدْلُكُ)

ذ

۳۶۷۔ ذِکْر

یاد کرنے اور نصیحت کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اور اس کے کئی مشتقات ذاکر' مذکور' تذکرہ وغیرہ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل و تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ ذ اور ک کی زبر کے ساتھ نر کو کہتے ہیں جس کی جمع ذُکران آتی ہے۔ (ذَکَرَ یَذْکُرُ ' تَذَکَّرَ یَتَذَکَّرُ ' ذَکَّرَ یُذَکِّرُ)

۳۶۸۔ ذَرْء

پیدا کرنے اور پھیلانے کے معانی دیتا ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں بشکل ذَرَءَ یَذْرَءُ استعمال ہوتا ہے۔

۳۶۹۔ ذ ر ّ

بکھیرنے کا معنی دیتا ہے۔ ذریت بمعنی نسل واولاد بھی اسی سے مشتق ہے۔ تبذیر' ذریت' ذرہ وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں بشکل ذَرَّیَذُرُّ استعمال ہوتا ہے۔

۳۷۰۔ ذَیْع

خبر پھیل جانے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اَذَاعَ یُذِیْعُ)

۳۷۱۔ ذَرْوٌ

ہوا کے مٹی اڑانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ذارِیَۃ اس ہوا کو کہتے ہیں جو گردوغبار اٹھاتی ہو۔ اس کی جمع ذاریات آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ذَرَا یَذْرُوْ)

۳۷۲۔ ذَوْق

چکھنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اردو کا لفظ ذائقہ اسی سے ماخوذ ہے۔ ذوق اور مذاق اگرچہ ذرا مختلف معنوں میں مستعمل ہیں۔ مگر دراصل وہ اسی لغوی معنی سے مستعار ہیں۔ (ذَاقَ یَذُوْقُ ' اَذَاقَ یُذِیْقُ)

۳۷۳۔ ذَبْح

کسی چیز کے گلے پر چھری وغیرہ چلا کر اسے قتل کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں ذبح' ذبیحہ' مذبوح' مذبح وغیرہ الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ذَبَحَ یَذْبَحُ ' ذَبَّحَ یُذَبِّحُ)

۳۷۴۔ ذُلّ' ذِلّت

اس کا معنی بے عزت ہونا بھی ہے۔ اور عاجزی واطاعت کو بھی کہتے ہیں۔ ذلیل' تذلیل' ذلت وغیرہ الفاظ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ذَلَّ یَذِلُّ ' اَذَلَّ یُذِلُّ)

۳۷۵۔ ذھاب

چلے جانے کا معنی دیتا ہے۔ اگر اس کے صلہ میں ب آئے تو اس کا معنی لے جانا ہو جاتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں بھی اس کے یہی معنی ہیں۔ مذہب بمعنی طریقہ کا لفظ اسی سے ماخوذ ہے۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ باب افعال کی صورت میں بھی اس کے یہی معنی ہیں۔ (ذَهَبَ يَذْهَبُ ' اَذْهَبَ يُذْهِبُ) قرآن مجید میں دونوں صورتوں مں استعمال ہوا ہے۔

۳۷۶۔ ذَعْن' اذعان

ثلاثی مجرد کی صورت میں اس کے معنی اظہار اطاعت و عاجزی کے ہیں۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی یقین کرنا ہے۔ یقین و اذعان کی ترکیب اردو میں مستعمل ہے۔ (اَذْعَنَ يُذْعِنُ)

۳۷۷۔ تَذَبْذُب

یہ رباعی مزید ہے۔ اس کا مجرد ذَبْذَب آتا ہے۔ جس کا معنی کسی چیز کا ہوا میں لٹک کر ادھر ادھر جھولنا ہے۔ چنانچہ تذبذب بھی انسان کی اسی ذہنی کیفیت کو کہتے ہیں کہ آدمی کبھی ادھر ہو اور کبھی ادھر۔ اسی معنی میں یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (ذَبْذَبَ يُذَبْذِبُ)

۳۷۸۔ ذَمّ' مَذَمَّت

کسی چیز کا برائی سے ذکر کرنے کو کہتے ہیں۔ مذمت اور مذموم اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ذَمَّ يَذُمُّ) ذمہ کا لفظ بھی اسی سے ماخوذ ہے مگر اس کا معنی کفالت اور ذمہ داری ہے جو آدمی کسی کے

متعلق اپنے اوپر لیتا ہے۔

۳۷۹۔ ذَأم

کسی چیز کو معیوب سمجھنا۔ اس کی تحقیر وتوہین اور اسے اپنے سے دور کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ذَأَمَ يَذْءَمُ)

۳۸۰۔ ذُخْر' اِدّخار

کسی چیز کو ضرورت کے وقت کے لئے چھپا رکھنے کو کہتے ہیں۔ ادخار کا لفظ اسی کا باب افتعال ہے۔ اردو میں لفظ ذخیرہ انہی معنوں میں عام مستعمل ہے۔ (اِدَّخَرَ يَدَّخِرُ)

۳۸۱۔ ذُهُول

مشغولیت کی وجہ سے کسی چیز کو بھول جانے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اردو میں بھی گاہے گاہے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ذَهَلَ يَذْهَلُ)

۳۸۲۔ ذَنَب

کسی کے پیچھے پیچھے چلنے کو کہتے ہیں۔ ذنب (ن کی زبر کے ساتھ) بمعنی دم اسی سے ماخوذ ہے۔ اور ذَنوب رسی والے ڈول کو کہتے ہیں۔ اور اسم کی صورت میں اس کا معنی گناہ ہے۔ جس کی جمع ذُنوب آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ لیکن گناہ کے معنی میں یہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ (اَذْنَبَ يُذْنِبُ)

۳۸۳۔ ذَوْد

دھکیلنے اور دور کرنے کا معنی دیتا ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں بشکل ذَادَ یَذُوْدُ استعمال ہوا ہے۔

۳۸۴۔ ذکاۃ

ذبح کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ باب تفعیل (ذَکَّیْتُمْ) کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں اس کی شکل ذَکَی یَذْکُو کی ہوتی ہے۔

ر

۳۸۵۔ رُطُوبت

خشکی کے مقابلہ میں تری و نرمی کو کہتے ہیں۔ رطوبت اور مرطوب اردو میں کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ پختہ کھجور کو بھی رطب کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں تری و نرمی ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَطِبَ یَرْطَبُ' رَطُبَ یَرْطُبُ) اس سے صفت کا صیغہ رَطَب آتا ہے۔ جو تر کے معنی میں مستعمل ہے اس کے مقابلے کا لفظ یَابِس ہے۔

۳۸۶۔ رُعْب

خوف و دبدبے کو کہتے ہیں۔ رعب و مرعوب اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَعَبَ یَرْعَبُ)

۳۸۷۔ رعد

اسم کی صورت میں کڑکنے والی بجلی کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی عام مستعمل ہے۔ فعل کی صورت میں خوف سے اعضاء پر کپکپی طاری ہو جانے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں رعد صرف اسم کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں یہ بشکل رَعَدَ یَرْعُدُ استعمال ہوتا ہے۔

۳۸۸۔ رَبْوہ' رِبا

مال کے بڑھنے' بچے کی نشوونما' پرورش پانے اور زمین کے بلند ہونے کے معنی دیتا ہے۔ اسی لئے ربوہ' ٹیلے یا اونچی زمین کو اور ربا سود کو کہتے ہیں۔ لفظ تربیت بمعنی پرورش لفظ مربی پرورش کرنے والا۔ اسی سے ماخوذ ہیں۔ اور اردو میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال و تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَبَایَرْبُوْ رَبّٰی یُرَبِّیْ اَرْبٰی یُرْبِیْ)

۳۸۹۔ رَغَد

زندگی کے خوش گوار ہونے کا معنی رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَغِدَ یَرْغَدُ)

۳۹۰۔ رَفَث

فحش کلامی کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ صرف بشکل اسم (وَلَا رَفَثَ) استعمال ہوا ہے۔ (رَفَثَ یَرْفُثُ)

۳۹۱۔ رَقْم

لکھنے اور نشان لگانے کو کہتے ہیں۔ لفظ رقیم اسی سے ماخوذ ہے۔ (رَقَمَ یَرْقُمُ) اردو میں رقم بمعنی نقدی مستعمل ہے۔ غالباً اسی لئے کہ اسے لکھا جاتا تھا۔

۳۹۲۔ رِکْز

زمین میں گاڑنے اور دفن کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اردو میں مستعمل الفاظ ارتکاز بمعنی ایک جگہ جمع کرنے' اور مرکز دائرہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ رکز (ر کی زیر کے ساتھ) دھیمی آواز کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ صرف اسم کی صورت ہی میں مستعمل ہوا ہے۔ (رَکَزَ یَرْکُزُ)

۳۹۳۔ رَوَاح' رَوْح

رواح مصدر ہو تو اس کا معنی شام کے وقت آنے جانے کے ہیں۔ اس معنی میں قرآن مجید میں یہ لفظ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ روح مصدر ہو تو اس کا معنی ہوا لگنا ہے۔ چنانچہ ریح ہوا کو بھی کہا جاتا ہے۔ اور آرام پانا ہے۔ اس معنی میں اردو میں لفظ راحت اور استراحت عام مستعمل ہیں۔

لفظ روح قرآن مجید میں جان' وحی الٰہی' حکم خداوندی اور روح القدس یا جبرائیل علیہ السلام کے مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ پہلے معنی میں یہ لفظ اردو میں عام مستعمل ہے۔ روح' رحمت' خوشی اور آرام کو بھی کہتے ہیں۔ اور ریحان ایک خوشبو دار بوٹی کے علاوہ' روزی اور رزق پر بھی بولا جاتا ہے۔ (رَاحَ یَرُوْحُ ' اَرَاحَ یُرِیْحُ)

۳۹۴۔ رُکُوْد

پانی یا ہوا کے ٹھہر جانے کو کہتے ہیں۔ (رَکَدَ یَرْکُدُ)

۳۹۵۔ رَحم' رَحمت

ر کی زیر کے ساتھ بصورت اسم ہو تو اس کا معنی بچہ دانی اور رشتہ داری ہے۔ جس کی جمع ارحام آتی ہے۔ بصورت فعل اس کا معنی مہربانی کرنا اور ترس کھانا ہے۔ یہ لفظ اپنے مشتقات۔ مرحوم' رحیم' رحمان' ترحم وغیرہ کے ساتھ اردو کا کثیر الاستعمال لفظ ہے (رَحِمَ یَرْحَمُ)

۳۹۶۔ رَمْز

اشارہ کرنے کو کہتے ہیں۔ رمز وکنایہ کے الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (رَمَزَ یَرْمُزُ)

۳۹۷۔ رھن

لفظی معنی ہمیشہ رہنے اور گروی رکھنے کے ہیں۔ اور پھر اسی مناسبت سے جواب دہ اور گرفتار کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَةٌ اردو میں رہن' راہن' مرہون' مرتہن' انہی معنوں میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ (رَھِنَ یَرْھَنُ) رِھان جو رھن کی جمع ہے۔ رہن رکھی ہوئی چیز کو کہا جاتا ہے۔

۳۹۸۔ رَھْق

ظلم کرنے یا تکلیف دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَھِقَ یَرْھَقُ ' اَرْھَقَ یُرْھِقُ)

۳۹۹۔ رَھْو

کسی کام کو نرمی اور آہستگی سے کرنے اور سمندر کے ساکن ہونے کو کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں اسم ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ زَھَا یَزْھُوْ

۴۰۰۔ رَوْع

گھبرانے یا حسن وجمال کے لحاظ سے اچھا لگنے کا معنی دیتا ہے۔ (رَاعَ یَرُوْعُ ' رَوَّعَ یُرَوِّعُ)

۴۰۱۔ رَیْع

پھلنے پھولنے اور نشوونما پانے کو کہتے ہیں۔ اور ریع جس کی جمع ریاع اور ریوع آتی ہے۔ ان بلند جگہوں کو کہتے ہیں۔ جہاں پانی بہتے ہوں۔ (رَاعَ یَرِیْعُ)

۴۰۲۔ رَوْض

اسم کی صورت میں طرح طرح کی نباتات سے سرسبز زمین کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع ریاض آتی ہے۔ اردو میں روضہ' استعارۃً بزرگوں کی قبروں پر بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اسم ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۴۰۳۔ رَوْد

کسی چیز کی طلب کو کہتے ہیں۔ باب افعال کی صورت میں جو قرآن مجید میں استعمال ہوئی ہے۔ اس کا معنی کسی چیز کی رغبت وخواہش اور اس کی طرف توجہ کرنے کو کہتے ہیں۔ (اَرَادَ یُرِیْدُ)

۴۰۴۔ رَغْم

کسی چیز پر غلبہ پانے اور ناپسند کرنے کو کہتے ہیں۔ غلبہ پانے کی مناسبت سے مراغم کا معنی جائے پناہ و قلعہ ہیں۔ یہ دراصل اس لفظ کا باب مفاعلہ کا اسم مفعول ہے۔

(رَاغَمَ یُرَاغِمُ)

۴۰۵۔ رَبّ

اس کا معنی سرداری کرنا' پرورش کرنا' اصلاح کرنا' بڑھانا یا اضافہ کرنا' جمع کرنا' کسی چیز کو پاک اور ستھرا بنانا اور کسی مقام پر مقیم و دائم ہونا ہے۔ اسم کی صورت میں اس کا معنی مالک سردار اور پروردگار ہیں۔ اردو میں بھی یہ لفظ کثیر الاستعمال ہے' اس کی جمع ارباب آتی ہے۔

۴۰۶۔ رُؤیَت' رَای

آنکھ سے دیکھنے یا عقل سے جانچنے کو کہتے ہیں۔ رؤیا خواب کو کہتے ہیں۔ کہ وہ نیند میں دکھائی دیتی ہے۔ اردو میں رویت' رائے' مرئی وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور تفاعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (رَایٰ یَرَیٰ ' اَرَیٰ یُرِیٰ ' تَرَایٰ یَتَرَایٰ)

۴۰۷۔ رَیْب

اضطراب وبے چینی اور شک و شبہ میں مبتلا ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ شک و ارتیاب کے الفاظ اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ (اَرَابَ یُرِیْبُ ' اِرْتَابَ یَرْتَابُ)

۴۰۸۔ رَدّ

پھیر دینے اور لوٹا دینے کو کہتے ہیں۔ اردو کا اس معنی میں اپنے مشتقات۔ مردود' تردید' تردد کے ساتھ کثیر الاستعمال لفظ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَدَّ یَرُدُّ' اِرْتَدَّ یَرْتَدُّ)

۴۰۹۔ رِضا

خوش ہونے اور پسند کرنے کو کہتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور افتعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ رضا اور اس کے مشتقات۔ راضی' مرضی وغیرہ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (رَضِیَ یَرْضَی ' اَرْضَی یُرْضِیْ ' اِرْتَضٰی یَرْتَضِیْ)

۴۱۰۔ رَفْع

بلند کرنے اور اوپر اٹھانے کو کہتے ہیں۔ ارتفاع' رفیع' مرفوع' وغیرہ الفاظ اسی کے مشتقات ہیں۔ جو اردو میں اکثر مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ باب ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَفَعَ یَرْفَعُ)

۴۱۱۔ رُقُوب

انتظار کرنے اور نگہبانی کرنے کو کہتے ہیں۔ رقبہ بمعنی گردن اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ اس عمل میں عموماً" گردن اٹھائی جاتی ہے۔ رقیب باخبر یا نگران کو کہتے ہیں۔ اردو میں اسی لغوی معنی کی مناسبت سے دشمن و حریف کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَقَبَ یَرْقُبُ ' اِرْتَقَبَ یَرْتَقِبُ)

۴۱۲۔ رَقْی 'ترقی

رقیا مصدر ہو تو بلندی پر چڑھنے کو کہتے ہیں۔ اور اسی لئے ہنسلی کو ترقوۃ جس کی جمع تراقی آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کیونکہ جسم کے عام اعضاء سے وہ اوپر ہوتی ہے۔ اور اگر مصدر رقیتہ ہو تو اس کا معنی جھاڑ پھونک کرنا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایک جگہ

راق کا وہی مطلب ہے۔ پہلے معنوں میں اردو کا لفظ ترقی اسی سے ماخوذ ہے۔ (رَقِیَ یَرْقَیٰ) (اِرْتَقَی یَرْتَقِیْ)

۴۱۳۔ رُجُوع

لوٹ جانے اور باز آ جانے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اور اس کے مشتقات راجع' مراجعت' مرجع وغیرہ اردو میں بھی عام مستعمل ہیں۔ رجع اس بارش کو بھی کہتے ہیں جو ایک دفعہ برسنے کے بعد دوبارہ برسے۔ (رَجَعَ یَرْجِعُ)

۴۱۴۔ رَمْی

کسی چیز کے پھینکنے کو کہتے ہیں۔ اور استعارۃً کسی انسان پر جھوٹی تہمت لگانے کو بھی کہا جاتا ہے۔ (رَمٰی یَرْمِیْ)

۴۱۵۔ رَجْم

پتھر پھینکنے اور سنگسار کرنے' کسی کو گالی دینے یا لعنت کرنے اور ظن وگمان سے کوئی بات کرنے کو کہتے ہیں۔ پہلے معنوں میں اسلامی ادب کے اندر بکثرت مستعمل ہے۔ (رَجَمَ یَرْجُمُ)

۴۱۶۔ رِجاء

امید لگانے کا معنی دیتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں کسی چیز کو موخر کرنے اور مہلت دینے کا معنی دیتا ہے۔ پہلے معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ جیسا کہ بیم و رجاء کی ترکیب سے ظاہر ہے۔ (رَجَایَرْجُوْ ' اَرْجَی یُرْجِیْ)

۴۱۷۔ رَھْب' رَھبَانیہ

ڈرنے اور خوف کھانے کو کہتے ہیں۔ اور اس خوف میں ترک دنیا اختیار کرنے کو رہبانیت کہتے ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (رَھِبَ یَرْھَبُ ' اِسْتَرْھَبَ یَسْتَرْھِبُ)

۴۱۸۔ ربض

جانور کے سینے کے بل بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں یہ بشکل رَبَضَ یَرْبِضُ استعمال ہوتا ہے۔

۴۱۹۔ رَخُم

گفتگو یا آواز میں نرم ہونا۔ رخام ایک نرم پتھر۔ سنگ مرمر کو کہتے ہیں۔ (رَخَمَ یَرْخُمُ)

۴۲۰۔ رَصَاص

ایک دوسرے کے ساتھ چپکانے کو کہتے ہیں۔ رصاص ایک دھات۔ سیسہ کو کہتے ہیں۔ بنیان مرصوص جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَصَّ یَرُصُّ)

۴۲۱۔ رَصَد

انتظار کرنے اور دیکھ بھال کرنے کو کہتے ہیں۔ رصدگاہ اردو میں عام مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (رَصَدَ یَرْصُدُ ' اَرْصَدَ یُرْصِدُ)

۴۲۲۔ رِفْد

کوئی چیز عطا کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ رفد عطیہ کو کہا جاتا ہے۔

۴۲۳۔ رُقُود

نیند کرنے اور سونے کا معنی دیتا ہے۔ اسی لئے استعارۃً قبر کو مرقد کہا جاتا ہے جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (رَقَدَ یَرْقُدُ)

۴۲۴۔ رَکْم

چیزوں کو اوپر تلے رکھنے اور جمع کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اسی لئے تہ در تہ بادل کو سحاب مرکوم کہتا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَکَمَ یَرْکُمُ)

۴۲۵۔ رِفْق 'رِفَاقت

نفع دینے اور نرمی کرنے اور ساتھی بننے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ دوست یا ساتھی کو رفیق کہا جاتا ہے۔ رفق بمعنی نرمی اور رفیق' رفقاء' رفاقت بمعنی ساتھی اردو میں عام مستعمل ہیں (رَفِقَ یَرْفَقُ ' اِرْتَفَقَ یَرْتَفِقُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔

۴۲۶۔ رَتْع

عیش و عشرت منانا اور سرسبز وشاداب ہونے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَتَعَ یَرْتَعُ)

۴۲۷۔ رَبْص ' تربص

انتظار کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (تَرَبَّصَ يَتَرَبَّصُ)

۴۲۸۔ رَتَل تَرْتیل

کسی چیز کا خوش سلیقگی سے منظم ہونا۔ باب تفعیل کی صورت میں کسی کلام کو عمدگی اور آہستگی سے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی ترتیل و تجوید ایک معروف چیز ہے۔ (رَتَّلَ يُرَتِّلُ)

۴۲۹۔ رَجْف

کسی چیز کے زور سے حرکت کرنے اور لرزنے کو کہتے ہیں۔ اور باب افعال کی صورت میں اس کا مطلب لوگوں کی تحریک وانگیخت کے لئے پروپیگنڈا کرنا ہے۔ (رَجَفَ يَرْجُفُ ' اَرْجَفَ يُرْجِفُ)

۴۳۰۔ رُكُون

کسی طرف مائل ہونے اور اس پر بھروسہ کرنے کا معنی دیتا ہے۔ رکن ستون کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ مکان کا سہارا ہوتا ہے۔ رکن ' ارکان وغیرہ الفاظ اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ (رَكِنَ يَرْكَنُ)

۴۳۱۔ رَوْغ

چھپ کر کسی طرف جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَاغَ يَرُوْغُ)

۴۳۲۔ رَأْفت

کسی چیز پر حد سے زیادہ رحم کرنے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رؤف اسی سے مشتق ہے۔ رافت اور رؤف دونوں لفظ اردو میں انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ (رَئفَ یرْئَفُ)

۴۳۳۔ رَدٰی

گرنے اور ہلاک ہونے کا معنی دیتا ہے۔ باب افتعال کی صورت میں اس کا معنی چادر پہنانا ہے۔ لفظ رداء بمعنی چادر اسی سے نکلا ہے۔ (رَدِیَ یرْدَیٰ ' اَرْدَیٰ یرْدِیٰ ' اِرْتَدَیٰ یرْتَدِیٰ)

۴۳۴۔ رَذَالت

برا' گھٹیا' حقیر وکمینہ ہونے کا معنی دیتا ہے۔ رزالت اور رزیل وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ ارذل سب سے گھٹیا کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اراذل آتی ہے۔ (رَذُلَ یرْذُلُ)

۴۳۵۔ رِزْق

روزی کے معنوں میں اپنے مشتقات۔ رزاق' رازق سمیت اردو میں بھی کثیر الاستعمال لفظ ہے۔ (رَزَقَ یرْزُقُ)

۴۳۶۔ رِسالت

باب افعال کی صورت میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور اس کا معنی قاصد یا پیغام کا روانہ کرنا ہے۔ رسول قاصد کو کہتے ہیں۔ رسالت اور رسول کے لفظ اردو میں بھی

بکثرت مستعمل ہیں۔ (اَرْسَلَ یُرْسِلُ)

۴۳۷۔ رُسُوْء

گڑ جانے اور جم جانے کا معنی دیتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں کشتی کو لنگر انداز کرنے کا معنی دیتا ہے۔ (رَسَا یَرْسُوْ ' اَرْسَی یُرْسِیْ)

۴۳۸۔ رَضَاعت

بچے کا ماں کا دودھ پینا۔ یہ لفظ اس معنی میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال اور استفعال کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ (رَضَعَ یَرْضَعُ ' اَرْضَعَ یُرْضِعُ) (اِسْتَرْضَعَ یَسْتَرْضِعُ)

۴۳۹۔ رِعایت' رَعْی

مویشی چرانے' نگہداشت کرنے اور سرداری کرنے کو کہتے ہیں۔ آخر کے دونوں معانی کے لحاظ سے رعایت' رعیت' رعایا' راعی وغیرہ الفاظ اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَعَی یَرْعَی)

۴۴۰۔ رُکوب

سوار ہونے کا معنی دیتا ہے۔ راکب اور مرکب کے الفاظ اردو میں مستعمل اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَکِبَ یَرْکَبُ)

۴۴۱۔ رَغْبت

اس کا صلہ الی ہو تو اس کا معنی کسی چیز کی خواہش ومحبت کرنا ہوتا ہے۔ اور اگر

صلہ عن ہو تو۔ اس کا مطلب بے رخی کرنا اور ترک کر دینا ہے۔ رغبت' راغب' مرغوب وغیرہ الفاظ اردو میں انہی معنوں میں کثیرالاستعمال ہیں۔ (رَغِبَ یَرْغَبُ)

۴۴۲۔ رِکْس

کسی چیز کو الٹا دینے کا معنی دیتا ہے۔ اور اسم ہو تو اس کا معنی پلید بھی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اَرْکَسَ یُرْکِسُ)

۴۴۳۔ رَکْض

پاؤں کو حرکت دینے کا نام ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَکَضَ یَرْکُضُ)

۴۴۴۔ رُکُوع

ٹیڑھا ہونے اور سر جھکانے کو کہتے ہیں۔ رکعت' رکوع وغیرہ الفاظ اردو میں عام ہیں۔ راکع رکوع کرنے والے کو کہتے ہیں جس کی جمع رُکّعٌ آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ (رَکَعَ یَرْکَعُ)

۴۴۵۔ رُسُوْخ

اپنی جگہ پر پکا ہو جانے کا معنی دیتا ہے۔ اثرورسوخ اور علم راسخ وغیرہ تراکیب اردو میں بھی عام مستعمل ہیں۔ (رَسَخَ یَرْسَخُ)

۴۴۶۔ رُشْد

ہدایت یافتہ اور سیدھی راہ پر ہونے کو کہتے ہیں۔ رشدوہدایت' مرشد' ارشاد وغیرہ الفاظ اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ رشد' پختگی عقل اور بلوغ کو بھی کہتے

ہیں۔ (رَشَدَ یَرْشُدُ ' اَرْشَدَیُرْشِدُ)

۴۴۷۔ رِبْح

کاروبار کے نفع بخش ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَبِحَ ' یَرْبَحُ)

۴۴۸۔ رَبْط

پکا کر کے باندھنے کو کہتے ہیں۔ اردو کے الفاظ ربط وضبط' رابطہ' مربوط اسی سے ماخوذ ہیں۔ رباط ان گھوڑوں کو کہا جاتا ہے۔ جو جہاد وغیرہ کے لئے باندھ کر رکھے جاتے ہیں۔ (رَبَطَ یَرْبِطُ)

۴۴۹۔ رَبْو' ربو' تربیت

بڑھنے' بلند ہونے' پھول جانے اور بچے کے نشوونما پانے کو کہتے ہیں۔ تربیت اس کا باب تفعیل ہے۔ جو قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں تربیت اور مربی کے الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ ربوہ ٹیلے کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بلند اور سطح زمین سے بڑھا ہوتا ہے۔ ربا سود یا نفع کو زیادہ ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں۔ (رَبَا یَرْبُوْ ' رَبّٰی یُرَبِّیْ) (اَرْبٰی یُرْبِیْ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل وافعال میں بھی استعمال ہوا ہے۔

۴۵۰۔ رِحْلت

ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کو کہتے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ استعارةً مرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (رَحِلَ یَرْحَلُ ' اِرْتَحَلَ یَرْتَحِلُ)

۴۵۱۔ رَحُب

مکان کے وسیع ہونے کو کہتے ہیں۔ اس لئے لقاء ل کے طورِ پر استقبال کے لئے مرحبا کہتے ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (رَحُبَ یرْحُبُ)

۴۵۲۔ رَتق

پھٹی ہوئی چیز کی اصلاح کرنے کا معنی دیتا ہے۔ (رَتَقَ یرْتُقُ)

۴۵۳۔ رَجّ

کسی چیز کو اس طرح حرکت دینا اور ہلانا کہ اس سے آواز پیدا ہو۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَجَّ یرُجُّ)

۴۵۴۔ رِجز

اسم کی صورت میں گندگی' گناہ' عذاب اور بت پرستی کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں تینوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۴۵۵۔ رِجس

اسم کی صورت میں برے عمل' برے عمل کے عذاب اور شیطانی وسوسے کو کہتے ہیں۔ (رَجَسَ یرْجُسُ)

۴۵۶۔ رِجل

پیدل چلنے کو کہتے ہیں۔ پیدل چلنے والے کو راجل کہتے ہیں۔ جس کی جمع رجال آتی ہے۔ رِجل پاؤں کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع ارجل آتی ہے۔ (رَجِلَ یرْجَلُ)

۴۵۷۔ رَفت

ٹوٹ جانے اور باریک ہو جانے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے طور پر استعمال ہوا۔ رفات' ایندھن کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی ٹوٹا پھوٹا رہتا ہے۔ اور ہر ٹوٹی پھوٹی یا بوسیدہ چیز پر بھی بولا جاتا ہے۔ (رَفَتَ یَرْفُتُ)

۴۵۸۔ رَمّ

رسی کے ٹکڑے ٹکرے ہو جانے یا ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ رمیم بوسیدہ ہڈیوں کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (رَمَّ یَرُمُّ)

ز

۴۵۹۔ زُھُوق' زَھق

باطل' ہلاک یا کمزور ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (زَھَقَ یَزْھَقُ)

۴۶۰۔ زِبْن

دھکیل دینے' ایک طرف ہٹا دینے' روک دینے' غالب آنے کے معنی دیتا ہے۔ زِبْنِیَه جس کی جمع زبانیہ) آتی ہے۔ سخت گیر' سپاہی' اور سرکش جن وانس کو کہا جاتا ہے دوزخ کے فرشتوں کا لقب بھی ہے۔ (زَبَنَ یَزْبِنُ)

۴۶۱۔ زَیْغ

حق سے پھر جانے' کجی اختیار کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (زَاغَ یَزِیغُ ' اَزَاغَ یُزِیغُ)

۴۶۲۔ زیادہ

بڑھنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی زیادہ' زیادتی' زائد اور مزید کے الفاظ انہی معنوں میں کثیر الاستعمال ہیں۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال (ازداد) کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (زَادَ یَزِیْدُ' اِزْدَادَ یَزْدَادُ)

۴۶۳۔ زَجْر

چیخ کر کسی کو جھڑک دینے اور منع کرنے کا معنی دیتا ہے۔ زجر و توبیخ اردو میں کثیر الاستعمال ترکیب ہے۔ باب افتعال کی صورت میں اس کی شکل ازدجار کی ہو جائے گی۔ (زَجَرَیَزْجُرُ ' اِزْدَجَرَ یَزْدَجِرُ)

۴۶۴۔ زَرْی

کسی چیز پر عیب لگانے کو کہتے ہیں۔ اور اسی مناسبت سے اس کے باب افتعال کا معنی کسی چیز کو حقیر سمجھنا ہے۔ (زَرَیٰ یَزْرِیْ) (اِزْدَرَیٰ یَزْدَرِیْ) ت کو د سے بدل لیا گیا ہے۔ باب افعال کی صورت میں یہ بشکل (اَزْرَیٰ یُزْرِیْ) استعمال ہو گا۔

۴۶۵۔ زکٰوۃ

بڑھنے اور پاک صاف ہونے کا معنی دیتا ہے۔ زکوٰۃ ' اسلامی لٹریچر کا ایک مشہور لفظ ہے۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل

اور تفعیل میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (زَکَا یَزْکُوْ ' تَزَکّٰی یَتَزَکّٰی ' زَکّٰی یُزَکِّیْ)

۴۶۶۔ زَلْف

آگے اور قریب آنے کا معنی دیتا ہے۔ رات کے آخری وقت کو بھی زلف کہا جاتا ہے کیونکہ وہ دن کے قریب ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور افتعال کی صورت میں آیا ہے۔ (زَلَفَ یَزْلُفُ ' اَزْلَفَ یُزْلِفُ ' اِزْدَلَفَ یَزْدَلِفُ)

۴۶۷۔ زَلَّة

پھسلنے اور گر جانے کا معنی دیتا ہے۔ باب افعال اور استفعال ہو تو اس کا معنی **پھسلانا** ہے۔ (زَلَّ یَزَلُّ ' اَزَلَّ یُزِلُّ ' اِستَزَلَّ یَستَزِلُّ)

۴۶۸۔ زَوْج

ہم جنس جوڑے میں سے ہر ایک کو کہا جاتا ہے۔ باب تفعل اور تفعیل وغیرہ کی صورت میں اس کا معنی نکاح کرنا یا کرانا ہوتا ہے۔ زوج' زوجہ' ازدواج' ازدواجی وغیرہ الفاظ اردو میں اکثر استعمال ہوتے ہیں۔ (تَزَوَّجَ یَتَزَوَّجُ' زَوَّجَ یُزَوِّجُ)

۴۶۹۔ زَیْن' زِیْنَت

کسی چیز کو خوبصورت بنانے کا معنی دیتا ہے۔ زینت' مزین اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (زَانَ یَزِیْنُ ' زَیَّنَ یُزَیِّنُ)

۴۷۰۔ زَجْو' اِزْجاء

کسی چیز کو آرام کے ساتھ چلانے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے مُزجاۃ ردی یا قلیل شے کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے آہستگی سے چلانا پڑتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اَزْجٰی یُزْجِیْ)

۴۷۱۔ زَحْزَحَة

یہ لفظ بھی رباعی مجرد ہے۔ اور اس کا معنی کسی چیز کو اپنی جگہ سے ہٹانے اور دور کر دینے کے ہیں۔ (زَحْزَحَ یُزَحْزِحُ)

۴۷۲۔ زَحْف

مقعد یا گھٹنوں کے بل آہستہ آہستہ چلنے کو کہتے ہیں۔ لشکر عظیم کو بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اسے آہستہ آہستہ دشمن کی طرف چلنا پڑتا ہے۔ (زَحَفَ یَزْحُفُ)

۴۷۳۔ زَلْزَلَه

عربی کی طرح اردو کا بھی مشہور لفظ ہے۔ زمین کو ہلا دینے کے معنی دیتا ہے۔ رباعی مجرد ہے۔ (زَلْزَلَ یُزَلْزِلُ) زِلْزَال بمعنی زلزلہ اسی سے ماخوذ ہے۔

۴۷۴۔ زَلْق

پھسلنے کا معنی دیتا ہے۔ باب افعال ہو تو اس کا معنی کسی کو اس طرح غصے سے دیکھنا ہے کہ وہ اپنے منصب ومقام کو چھوڑ دے۔ (زَلَقَ یَزْلَقُ ' اَزْلَقَ یُزْلِقُ)

۴۷۵۔ زَلَم

کاٹ دینے یا کم کر دینے کو کہتے ہیں۔ زلم جس کی جمع ازلام آتی ہے۔ جوئے کے اس تیر کو کہتے ہیں۔ جس کے ساتھ کوئی پَر نہیں ہوتا۔

۴۷۶۔ زِمال

لفظی معنی تو کسی کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھانے' کسی چیز کو اٹھانے اور ایک طرف جھک جانے کے ہیں۔ مگر باب تفعیل' تفعل اور افتعال کی صورت میں اس کا معنی کسی چیز کو کپڑے میں لپیٹنے اور لپٹنے کے ہیں۔ قرآن مجید کا لفظ مزمل' باب تفعل کا اسم فاعل ہے جو دراصل مُتَزَمِّل تھا' ت کو ز سے بدل کر اس میں مدغم کر دیا گیا۔

۴۷۷۔ زِنا

بدکاری کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو کا مشہور لفظ ہے۔ زانی اور زانیہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (زَنَی یَزْنِیْ)

۴۷۸۔ زَوال' زیل

اپنے جگہ سے ٹل جانے' ایک طرف ہو جانے اور ہلاک ہو جانے کا معنی دیتا ہے۔ زوال اور زائل اردو میں عام مستعمل الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل اور تفعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (زَالَ یَزُوْلُ ' زَیَّلَ یُزَیِّلُ ' تَزَیَّلَ یَتَزَیَّلُ)

۴۷۹۔ زِیارۃ

ملاقات کی غرض سے کسی کے پاس آنے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اور اس کے

مشتقات زائر' زوار' زائرین' مزار وغیرہ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (زَارَیَزُوْرُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۴۸۰۔ زُھْد

کسی چیز سے بے رغبتی ہونے اور اسے ترک کر دینے کو کہتے ہیں۔ زہد اور زاہد اردو میں بھی جانے پہچانے الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (زَھِدَ یَزْھَدُ)

س

۴۸۱۔ سَبّ' سِباب

گندی گالی دینے کو کہتے ہیں۔ سبب جس کی جمع اسباب آتی ہے۔ ذریعہ کو کہتے ہیں۔ اور اس دوسرے معنی میں یہ اردو میں عام مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَبَّ یَسُبُّ)

۴۸۲۔ سَبْت

اسم کی صورت میں ہفتے کے دن کا نام ہے۔ اور فعل کی صورت میں اس کا معنی کاٹنا اور یوم سبت منانا ہے۔ سبات' نیند کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی کام کاج یا مادی دنیا سے سونے والے کا تعلق کاٹ دیتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَبَتَ یَسْبِتُ)

۴۸۳۔ سَبح 'سُبْحان

تیرنے' دور تک چلنے پھرنے اور زمین پر پھیل جانے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں ہو تو سبحان اللہ کہنے اور خدا تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ سبحان اللہ اور تسبیح و تہلیل وغیرہ الفاظ اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ (سَبَحَ یَسْبَحُ ' سَبَّحَ یُسَبِّحُ)۔

۴۸۴۔ سَبْط

کثیرالفروع ہونے کا معنی رکھتا ہے۔ چنانچہ سبط زیادہ شاخوں والے درخت کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں اس کا معنی اولاد ہے۔ جمع اسباط آتی ہے۔

۴۸۵۔ سُبُوْغ

مکمل ہونے' خوش ہونے' طویل اور کھلا ہونے کا معنی دیتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی پورا اور مکمل کرنے کا ہے۔ (اَسْبَغَ یُسْبِغُ)

۴۸۶۔ سَبْق 'سَبْقت

پہلے ہونے اور آگے بڑھنے کا معنی دیتا ہے۔ سبق' سبقت' سابق' سابقہ' وغیرہ الفاظ اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ افتعال اور مفاعلہ کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (سَبَقَ یَسْبِقُ ' اِسْتَبَقَ یَسْتَبِقُ ' سَابَقَ یُسَابِقُ)

۴۸۷۔ سَبْل

باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی لٹکانا ہے۔ سنبل جس کی جمع سُنْبُل آتی ہے۔ راستے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی طویل ہوتا ہے۔ سبیل کا لفظ اردو میں بھی فی

سبیل اللہ کی مناسبت سے عام مستعمل ہے۔

۴۸۸۔ سَتر

کسی چیز پر پردہ ڈالنے اور اسے ڈھانپنے کو کہتے ہیں۔ ستر' ستار' مستورات' وغیرہ الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَتَرَ یَسْتُرُ' اِسْتَتَرَ یَسْتَتِرُ)

۴۸۹۔ سُجُود

اظہار عجز کے طور پر پیشانی زمین پر رکھنے اور عاجزی سے جھکنے کو کہتے ہیں۔ سجود' سجدہ' ساجد' مسجود وغیرہ الفاظ اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَجَدَ یَسْجُدُ)

۴۹۰۔ سُجُوّ

رات کی تاریکی کے پھیل جانے اور ٹھہر جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَجَی یَسْجُوْ)

۴۹۱۔ سَجُر

تنور وغیرہ کو خوب جلانے کے لئے ایندھن سے اور نہر وغیرہ کو پانی سے بھر دینے کا معنی دیتا ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں اس میں اور زور آ جاتا ہے۔ جس کا مطلب موجزن کرنا ہے۔ (سَجَرَ یَسْجُرُ' سَجَّرَ یُسَجِّرُ)

۴۹۲۔ سَجُن

قید کرنے کو کہتے ہیں۔ سجن قید خانے کو کہا جاتا ہے۔ سِجّین ہمیشہ رہنے والی یا

سخت چیز کو کہا جاتا ہے۔ (سَبحَنَ یَسْبحُنُ)

۴۹۳۔ سَحُب

زمین پر گھسیٹنے کا معنی دیتا ہے۔ سحاب بادل کو کہتے ہیں۔ کیونکہ ہوا اسے ہر کہیں گھسیٹتی پھرتی ہے۔ (سَحَبَ یَسْحَبُ)

۴۹۴۔ سُحُت

ہلاک کرنے اور بیخ کنی کرنے' اور حرام مال کمانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ سحت' س کی پیش کے ساتھ حرام و ناپاک کمائی کو کہا جاتا ہے۔ (سَحَتَ یَسْحَتُ)

۴۹۵۔ سحَرَ

س کی زیر کے ساتھ جادو کو کہتے ہیں۔ ساحر اور مسحور اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ س اور ح کی زبر کے ساتھ صبح سویرے کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اسحار آتی ہے۔ اس معنی میں بھی یہ لفظ اردو میں عام مستعمل ہے۔ (سَحَرَ یَسْحَرُ)

۴۹۶۔ سَخُر

بیگار لینے کو کہتے ہیں۔ اس لئے سُخرِی بلا اجرت کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ ٹھٹھا کرنے کا معنی بھی دیتا ہے۔ اس معنی میں مسخرہ کا لفظ اردو میں عام مستعمل ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں کسی چیز پر غالب آنے اور اس پر قابو پا لینے کا معنی دیتا ہے۔ اس مفہوم میں تسخیر اور مسخر کے الفاظ بھی اردو میں مستعمل ہیں۔ (سَخِرَ یَسْخَرُ' سَخَّرَ یُسَخِّرُ)

۴۹۷۔ سَخَط

کسی پر غصے اور ناراض ہونے کو کہتے ہیں۔ باب افعال کی صورت میں کسی کو ناراض کرنے کا معنی دیتا ہے۔ (سَخِطَ یَسْخَطُ ' اَسْخَطَ یُسْخِطُ)

۴۹۸۔ سَدّ

بند کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ دو چیزوں کے درمیان حائل چیز یا دیوار کو بھی اسی لئے سد کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع سدود آتی ہے۔ سد سکندری' مسدود' انسداد' سدہ وغیرہ اردو میں مستعمل الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ (سَدَّ یَسُدُّ)

۴۹۹۔ سِرّ' سُرُوْر

پہلی صورت میں اس کا معنی چھپانا ہے۔ قرآن مجید میں اس معنی میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ دوسری صورت میں اس کا معنی خوش کرنا ہے۔ سرور' مسرت' مسرور اردو میں عام مستعمل ہیں۔ پہلے معنوں میں سر بمعنی راز جس کی جمع اسرار آتی ہے۔ بکثرت مستعمل ہیں۔ (سَرَّ یَسُرُّ ' اَسَرَّ یُسِرُّ)

۵۰۰۔ سَرْقَه

خفیہ طریقے سے کسی کی کوئی چیز ہتھیا لینے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ سارق چور کو کہتے ہیں۔ جس کی مؤنث سارقہ آتی ہے۔ (سَرَقَ یَسْرِقُ)

۵۰۱۔ سَرَب

پانی کے چلنے کو کہتے ہیں۔ اور سراب اس فضا کو کہا جاتا ہے جس میں شدت کی گرمی کی وجہ سے دور سے پانی نظر آتا ہے۔ اور حقیقت میں ہوتا نہیں۔ مویشی کے

چرنے کے لئے چلنے پھرنے کو بھی کہتے ہیں۔ سَارِبٌ بِالنَّھَار اسی سے ماخوذ ہے۔ لفظ سراب اردو میں بھی دھوکہ فریب کے معنوں میں مستعمل ہے۔ (سَرَبَ یَسْرُبُ)

۵۰۲۔ سَرْح' تَسْرِیح

کسی چیز کے آرام سے چلنے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی عورت کو آزاد کر کے چلے جانے دینا۔ یعنی طلاق دینا ہے۔ (سَرَحَ یَسْرَحُ ' سَرَّحَ یُسَرِّحُ)

۵۰۳۔ سُرْعت

کسی کام کو تیزی سے کرنے کو کہتے ہیں۔ سرعت' سریع' وغیرہ الفاظ اردو میں انہی معنوں میں عام مستعمل ہیں۔ (سَرَعَ یَسْرَعُ ' اَسْرَعَ یُسْرِعُ)

۵۰۴۔ سَرَف' اِسْراف

کسی معاملے میں غفلت برتنے' حد سے بڑھ جانے' کسی چیز کو بگاڑ دینے یا ختم کر دینے' فضول خرچی کرنے کے معانی دیتا ہے۔ آخری معنوں میں اردو میں بھی معروف ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَرَفَ یَسْرُفُ ' اَسْرَفَ یُسْرِفُ)

۵۰۵۔ سَرْو

صاحب مروت ہونے کا معنی دیتا ہے۔ لفظ سری اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی صاحب مروۃ و سخی یا سردار ہے۔ (سَرَا یَسْرُوْ)

۵۰۶۔ سِرایت' سُریٰ

رات کو سفر کرنے اور خفیہ طریقے سے پھیلنے کا معنی دیتا ہے۔ دوسرے معنوں میں اردو میں سرایت' جاری وساری کے الفاظ عام مستعمل ہیں۔ (سَرَیٰ یَسْرِیْ ' اَسْرَیٰ یُسْرِیْ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔

۵۰۷۔ سَطح

کسی چیز کو پھیلانے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ کسی چیز کے بیرونی حصے کو سطح کہا جاتا ہے۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (سَطَحَ یَسْطَحُ)

۵۰۸۔ سَطر

تحریر لکھنے یا لکیر لگانے کو کہتے ہیں۔ لفظ اساطیر بمعنے تحریر کردہ داستانیں اسی سے ماخوذ ہے۔ لکیر لگانے کے معنی میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات۔ سطر وغیرہ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (سَطَرَ یَسْطُرُ)

۵۰۹۔ سَعَادت

خوش قسمت ہونے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اور اس کے مشتقات۔ سعید'مسعود وغیرہ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (سَعِدَ یَسْعَدُ)

۵۱۰۔ سِعْر

آگ تیز کرنے کو کہتے ہیں۔ اس لئے سعیر تیز آگ کو کہا جاتا ہے۔ س اور عین کی پیش کے ساتھ سُعُرٌ کا معنی مجنون اور دیوانہ ہونا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعیل

کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَعَرَ یَسْعَرُ و سَعَّرَ یُسَعِّرُ)

۵۱۱۔ سَعْی

محنت کرنے اور دوڑنے کے معنوں میں آتا ہے۔ سعی وکوشش کی ترکیب اردو میں عام مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَعَی یَسْعَی)

۵۱۲۔ سَغْب، مَسْغَبَه

بھوکا ہونے کو کہتے ہیں۔ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَة کا معنی فاقہ کشی کے دن کے ہیں۔ (سَغَبَ، یَسْغُبُ)

۵۱۳۔ سَفْح، سِفَاح

پہلی صورت میں اس کا مطلب خون بہانا ہے۔ سفاح، خونخوار کے معنی میں اسی سے ماخوذ اور اردو میں مستعمل ہے۔ اور دوسری صورت میں اس کا معنی زنا اور غیر قانونی نکاح ہے۔ عام طور پر اس معنی میں باب مفاعلہ یا تفاعل کی صورت میں آتا ہے۔ (سَفَحَ یَسفِحُ، سَافَحَ یُسَافِحُ، تَسَافَحَ یَتَسَافَحُ)

۵۱۴۔ سُفُور، سَفَر

گھر سے کسی دوسری جگہ روانہ ہونے کو کہتے ہیں۔ اردو میں سفر اور مسافر جانا پہچانا لفظ ہے۔ کتاب لکھنے کو بھی کہتے ہیں۔ اسی لئے بڑی کتاب کو سِفر اور کاتب کو سافر کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع سَفَرہ آتی ہے۔ جس سے مراد قرآن مجید میں ملائکہ ہیں۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی روشن ہونا ہے۔ (سَفَرَیَسْفُرُ، سَافَرَ

۵۱۵۔ سَفْک

خون بہانے کو کہتے ہیں' سفاک خونخوار کے معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَفَكَ يَسْفِكُ)

۵۱۶۔ سَفْل

پست ہونے کا معنی دیتا ہے۔ لفظ اسفل اسی سے ماخوذ ہے۔ اس کا مطلب ہے سب سے نچلا یا گھٹیا۔ اس کی مونث سفلٰی آتی ہے۔ اور اس مناسبت سے کمینہ ہونے کا معنی بھی دیتا ہے۔ اردو کا لفظ سفلہ بمعنی کمینہ بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ (سَفَلَ ' يَسْفُلُ)

۵۱۷۔ سفاہت

کم عقل ہونے یا اپنے آپ کو ذلیل وہلکا بنانے کو کہتے ہیں۔ اردو میں سفاہت اور سفیہ جس کی جمع سفہاء آتی ہے کے الفاظ انہی معنوں میں عام مستعمل ہیں۔ (سَفِهَ يَسْفَهُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۵۱۸۔ سَقْر

حرارت سے جھلس دینے کو کہتے ہیں۔ اسی مناسبت سے دوزخ کو سقر کہا جاتا ہے۔ جو اردو میں مستعمل ہے۔ (سَقَرَ يَسْقُرُ)

۵۱۹۔ سُقُوط

گرنے کا معنی دیتا ہے۔ سقوط و ساقط کے الفاظ انہی معنوں میں اردو میں بھی عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال وتفاعل کی صورت میں

استعمال ہوا ہے۔ (سَقَطَ یَسْقُطُ ' اَسْقَطَ یُسْقِطُ ' تَسَاقَطَ یَتَسَاقَطُ)

۵۲۰۔ سُقْم

بیمار ہونے کو کہتے ہیں۔ بیمار کو سقیم کہا جاتا ہے۔ کسی چیز میں سقم بمعنی نقص رہ جانے کا اردو محاورہ اسی سے ماخوذ ہے۔ (سَقِمَ یَسْقَمُ)

۵۲۱۔ سَقْی 'سِقَایَة

پانی پلانے کو کہتے ہیں۔ اردو کے لفظ ساقی کو کون نہیں جانتا۔ وہ اسی کا اسم فاعل ہے۔ مذہبی لٹریچر میں ساقیِ کوثر حضور علیہ السلام کے اسمائے حسنیٰ میں سے مشہور اسم ہے۔ قرآن مجید میں باب استفعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ اس صورت میں اس کا معنی پینے کے لئے پانی طلب کرنا ہے۔ (سَقَیٰ یَسْقِیْ اِسْتَسْقَیٰ یَسْتَسْقِیْ

۵۲۲۔ سَکْب

اس کے معنی پانی وغیرہ انڈیلنے' بہانے کے ہیں۔ اس طرح ماء مسکوب زور سے بہنے والے پانی کو کہا جاتا ہے۔ (سَکَبَ یَسْکُبُ)

۵۲۳۔ سُکُوْت

خاموشی یا غصہ اتر جانے کے معنوں میں آتا ہے۔ پہلے معنوں میں اردو میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات۔ ساکت وغیرہ مستعمل ہیں۔ (سَکَتَ یَسْکُتُ)

۵۲۴۔ سُکْر

شراب وغیرہ سے مدہوش ہو جانے کا معنی دیتا ہے۔ سکران مدہوش کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع سُکاریٰ آتی ہے۔ (سَکَرَ یَسْکَرُ)

۵۲۵۔ سُکُونت' سُکُون

حرکت نہ کرنے' رہائش رکھنے' راحت واطمینان حاصل ہونے اور ذلیل و عاجز ہونے کے معانی دیتا ہے۔ اور ان سارے معانی کے ساتھ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ سکونت' مسکن' ساکن' سکنہ' مسکین' امن وسکون کے الفاظ سے اردو ادب بھرا پڑا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال و افتعال کی صورت میں آیا ہے۔ (سَکَنَ یَسْکُنُ ' اَسْکَنَ یُسْکِنُ' اِسْتَکَانَ یَسْتَکِیْنُ) مسکین اسی مادہ سے اسم مبالغہ ہے۔

۵۲۶۔ سَلّ' سُلالہ

کسی چیز کو دوسری چیز میں سے آہستہ آہستہ کھینچ کر نکال لینے کو کہتے ہیں اسی مناسبت سے سلالہ' خلاصہ یا نسل واولاد کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں مجمع میں سے خفیہ طریقے سے کھسک جانے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ (سَلَّ یَسُلُّ 'تَسَلَّلَ یَتَسَلَّلُ)

۵۲۷۔ سَلْب

جبرا" کسی سے کوئی چیز چھین لینے کا معنی دیتا ہے۔ اور اس معنی میں اردو میں کسی کا حق سلب کرلینا۔ بھی مستعمل ہے۔ (سَلَبَ یَسْلُبُ)

۵۲۸۔ سَلْح' سِلاح

سلاح ہتھیار کو کہتے ہیں اس کی جمع اسلحہ آتی ہے۔ باب تفعل وتفعیل کی صورت میں یہ معنیٰ دیتا ہے۔ اسلحِہ اور مسلِح کے الفاظ ہتھیار اور ہتھیار بند کے معنوں میں عام

۵۲۹۔ سَلْخ

کھال ادھیڑنے کو کہتے ہیں۔ اور اسی مناسبت سے وقت کے گذر جانے' دن کے رات میں ظہور پذیر ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب انفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اِنْسَلَخَ يَنْسَلِخُ)

۵۳۰۔ سُلْطان

باب تفعیل یا تفعل کی صورت میں اس کا معنی غالب آنا یا غالب کرنا ہوتا ہے۔ سلطان' غلبے' قدرت' دلیل اور بادشاہ کو بھی اسی لئے کہا جاتا ہے۔ اردو میں تسلط اور مسلط ہونا بمعنی غالب آنا عام مستعمل ہے۔ (سَلَّطَ يُسَلِّطُ ' تَسَلَّطَ يَتَسَلَّطُ)

۵۳۱۔ سَلْف

گذر جانے اور پہلے ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ عربی کی طرح اردو میں بھی سلف جس کی جمع اسلاف آتی ہے' بمعنی گذشتہ آباؤاجداد عام مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَلَفَ يَسْلُفُ ' اَسْلَفَ يُسْلِفُ)

۵۳۲۔ سَلَق

زبان سے کسی کو ایذا پہنچانے کا معنی دیتا ہے۔ (سَلَقَ يَسْلُقُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۵۳۳۔ سُلُوک

کسی راستے پر چلنے یا کسی مکان میں داخل ہونے کا معنی دیتا ہے۔ کسی چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنے کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ اردو میں سلوک' سالک'

مسلک وغیرہ الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ (سَلَكَ يَسْلُكُ)

۵۳۴۔ سَلام

کسی عیب و آفت سے محفوظ ہونے کو کہتے ہیں۔ جنت کو دارالسلام اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ جائے امن ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی اپنے آپ کو دوسرے کے تابع کر دینا یا اسلام قبول کر لینا ہے۔ اردو میں سلام' سلامت' تسلیم' سلامتی' سالم وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (سَلِمَ يَسْلَمُ ' اَسْلَمَ يُسْلِمُ ' سَلَّمَ يُسَلِّمُ) باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی کسی کی بات کو ماننا یا کسی پر سلام بھیجنا بھی ہے۔

۵۳۵۔ سَمّ

زہر دینے کو کہتے ہیں۔ سم اور مسموم کے لفظ اردو میں بھی طب کی مناسبت سے عام مستعمل ہیں۔ باد سموم اس ہوا کو کہا جاتا ہے جو اپنی حرارت کی وجہ سے زہر کا سا کام کرے۔ اسم کی صورت میں سوئی کے ناکے کو بھی کہتے ہیں۔ اسی مناسبت سے ہمارے جسم کے باریک سوراخوں کو مسام کہا جاتا ہے جو اردو میں عام مستعمل ہے۔ (سَمَّ يَسُمُّ)

۵۳۶۔ سَمْع' سَمَاعت

سننے کے معنوں میں عربی کی طرح اردو میں بھی مشہور ہے۔ سمّاع جاسوس کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دشمن کی خبروں پر کان لگائے رکھتا ہے۔ باب افتعال کی صورت میں کان لگا کر غور سے سننے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (سَمِعَ يَسْمَعُ ' اَسْمَعَ يُسْمِعُ ' اِسْتَمَعَ يَسْتَمِعُ)

۵۳۷۔ سُمُود

حیران و مبہوت ہو کر کھڑا رہنے' گانا گانے' تکبر سے سر اوپر اٹھانے اور اپنے معمول پر قائم رہنے کے معنی دیتا ہے۔ (سَمَدَ یَسْمُدُ)

۵۳۸۔ سَمَر

رات کو جاگ کر کہانیاں کہنے کو کہتے ہیں۔ مسمار میخ کو کہا جاتا ہے۔ (سَمَرَ یَسْمُرُ)

۵۳۹۔ سُمُوّ' اِسْم' تَسْمِیَه

بلند ہونے کا معنی دیتا ہے۔ لفظ سماء جس کی جمع سموات ہے۔ اسی سے ماخوذ ہے۔ اور اردو میں بھی مستعمل ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی نام رکھنا ہے۔ اسم کا معنی نام ہے۔ جس کی جمع اسماء ہے۔ اور اردو میں بکثرت مستعمل ہے۔ (سَمَا یَسْمُوْ' سَمَّی یُسَمِّیْ)

۵۴۰۔ سِمَن

موٹا ہونے کا معنی دیتا ہے۔ (سَمِنَ یَسْمَنُ) سمین موٹے تازے کو کہا جاتا ہے۔

۵۴۱۔ سِنّ' سُنَّت

س کی زیر کے ساتھ اسم کی صورت میں اس کا معنی دانت ہے۔ جس کی جمع اسنان آتی ہے۔ فعل کی صورت میں راستے پر چلنے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے سنت طریقے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع سُنَن آتی ہے۔ حماء مسنون کا معنی بدبودار کیچڑ کے ہیں۔

غالباً یہ لفظ سن سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی لہسن کی تری ہے یا پختہ کرنے کے معنی میں اسی سَنَّ یَسُنُّ سے ماخوذ ہے۔

۵۴۲۔ سَنَهٌ

کھانے یا پانی وغیرہ کے بگڑ جانے یا باسی ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعّل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (تَسَنَّهَ يَتَسَنَّهُ)

۵۴۳۔ سَنَد

کسی چیز پہ سہارا لگانے اور اعتماد کرنے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں کسی چیز کو ستون لگا کر کھڑا کرنے اور پکا کر کے جمانے کو کہتے ہیں۔ سند' اسناد' مسند کے الفاظ انہی معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (سَنَّدَ يُسَنِّدُ)

۵۴۴۔ سُوًى' تَسْوِيَة' مُسَاوات

معتدل اور سیدھا ہونے کا معنی دیتا ہے۔ اس لئے سیدھی راہ کو صراط سوی کہا جاتا ہے۔ باب تفعیل اور مفاعلہ کی صورت میں دو چیزوں کو باہم برابر کر دینے کا معنی دیتا ہے۔ تسویۃ' مساوات مساوی وغیرہ الفاظ اردو میں انہی معنی میں مستعمل ہیں۔ باب افتعال کی صورت میں اس کا معنی سیدھا ہونا اور ٹھہرنا ہے۔ (سَوِىَ يَسْوِىٰ ' اِسْتَوٰى يَسْتَوِىْ ' سَوَّىٰ يُسَوِّىْ)

۵۴۵۔ سُوْء

برا ہونے یا برا لگنے کا معنی دیتا ہے۔ برائی کو اسی لئے سَیِّئَہ کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع سیئات آتی ہے۔ جو اردو میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (سَاءَ يَسُوْءُ ' اَسَاءَ يُسِئُ)

باب افعال کی صورت میں اس کا معنی برائی کا ارتکاب کرنا ہے۔

۵۴۶۔ سَوْر' سُوْر' سُورة

س کی پیش کی ساتھ دیوار کو کہتے ہیں۔ تفعل کی صورت میں اس کا معنی دیوار پر چڑھنا ہے۔ سورۃ' مکان کے بلند حصے' مرتبہ و مقام اور کتاب کے کسی مستقل حصہ کو بھی کہا جاتا ہے۔ اَسْوِرَة کنگن کو کہا جاتا ہے۔ (تَسَوَّرَ یَتَسَوَّرُ)

۵۴۷۔ سَوْغ

کسی چیز کے جائز ہونے کو کہتے ہیں۔ کھانے پینے کی چیز کے لئے اس کا معنی خوشگوار ہونا ہے۔ (سَاغَ یَسُوْغُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۵۴۸۔ سِیاق' سَوْق

پیچھے سے کسی جانور کے ہانکنے کو کہتے ہیں۔ سیاق وسباق اردو کی ایک مستعمل ترکیب ہے۔ سُوْق (اسواق) بازار کو اسی لئے کہتے ہیں کہ وہاں سے ہر ضرورت کی چیز لائی جاتی ہے۔ ساق' پنڈلی یا نباتات کو کہتے ہیں۔ کشف الساق کسی معاملے کے شدید وعظیم ہونے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (سَاقَ یَسُوْقُ)

۵۴۹۔ سُئول' سَئول

مانگنے کے معنوں میں اردو کا بھی مشہور لفظ ہے۔ اس کے کئی مشتقات۔ سائل' مسئلہ مسئول وغیرہ بھی اردو میں مستعمل ہیں۔ (سَئَلَ یَسْئَلُ) (تَسَائَلَ یَتَسَائَلُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۵۵۰۔ سَوَّلَ تَسْوِیل

قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنی گمراہ کرنے یا کسی عمل کو خوبصورت بنا کر پیش کرنا ہے۔ (سَوَّلَ یُسَوِّلُ)

۵۵۱۔ سَوْم

اس کا معنی کسی کام کی تکلیف دینا اور جانور کو چرنے کے لئے کھلا چھوڑنے اور نشان لگانے کے معنی دیتا ہے۔ چنانچہ خیل مسوّمہ کا معنی علامتوں والے اور کھلے چھوڑے ہوئے مراد ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (سَامَ یَسُوْمُ ' سَوَّمَ یُسَوِّمُ)

۵۵۲۔ سَهَر

رات جاگ کر کاٹنے کو کہتے ہیں۔ ساھرہ زمین یا اس کے بیرونی حصے کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ گویا ہروقت بیدار ہے۔ سَهِرَ یَسْهَرُ)

۵۵۳۔ سَهْم

اسم کی صورت میں اس تیر کو کہتے ہیں جس کے ذریعے قرعہ ڈالا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں باب مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنی قرعہ ڈالنا ہے۔ (سَاهَمَ یُسَاهِمُ)

۵۵۴۔ سَهْو

کسی چیز کو بھول جانے اور اس سے غافل ہونے کو کہتے ہیں۔ سہو ونسیان اردو کے کثیرالاستعمال الفاظ ہیں۔ (سَهَا یَسْهُوْ)

۵۵۵۔ سآمة

کسی چیز سے اکتا جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَئِمَ یَسْئَمُ)

۵۵۶۔ سِیادۃ

سود مادہ ہو تو اس کا معنی سیاہ ہونا ہے۔ سوداء اور اسود کے الفاظ اسی سے ماخوذ اور اردو میں مستعمل ہیں۔ سیادت مادہ ہو تو اس کا معنی سردار ہونا ہے۔ سیادت' سید' سادات' مسودہ وغیرہ الفاظ بھی ان معانی میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعلال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (سَوِدَ یَسْوَدُ ' سَادَ اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ)

۵۵۷۔ سَیْح' سِیَاحت

پانی کے زمین پر چلنے کو کہتے ہیں۔ اسی سے سیاحت بمعنی سیروگردش ماخوذ ہے۔ سیاحت اور سیاح اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ سائح روزہ دار اور معتکف فی المساجد کو کہا جاتا ہے۔ (سَاحَ یَسِیْحُ)

۵۵۸۔ سَیْطَرۃ

کسی پر مسلط ونگران ہونے کا معنی دیتا ہے۔ مُسَیْطِر اس کو کہا جاتا ہے جو دوسرے پر نگران مقرر کیا گیا ہو۔ (سَیْطَرَ یُسَیْطِرُ)

۵۵۹۔ سَیْل

بہنے کا معنی دیتا ہے۔ اسم کی صورت میں سیلاب کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں

بھی استعمال ہوا ہے۔ (سَالَ یَسِیْلُ ' اَسَالَ یُسِیْلُ)

ش

۵۶۰۔ شُبْہ' مُشابہت

کسی کی طرح اور اس کا ہم صورت ہونے کا معنی دیتا ہے۔ باب تفعیل ہو تو اس کا معنی ہم شکل بنا دیتا ہے۔ شبہ' مشابہت' شبیہ وغیرہ الفاظ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ (شَبِہَ یَشْبَہَ ' شَبَّہَ یُشَبِّہُ ' تَشَابَہَ یَتَشَابَہُ) قرآن مجید میں باب تفعیل اور تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۵۶۱۔ تَشَتُّت' شتة

بکھرنے اور علیحدہ علیحدہ ہو جانے کو کہتے ہیں۔ تشتت وافتراق کے الفاظ اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ لفظ شتّٰی جو شتّت کی جمع ہے اسی سے ماخوذ ہے۔ (شَتَّ یَشِتُّ)

۵۶۲۔ شُجُور

کسی معاملے میں اختلاف کرنے کو کہتے ہیں۔ غالباً یہ معنی لفظ شجر بمعنی درخت جس کی شاخیں وغیرہ ادھر ادھر پھیلی ہوتی ہیں سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (شَجَرَ یَشْجُرُ)

۵۶۳۔ شَحْن

بھرنے کا معنی دیتا ہے۔ اور اس کا ایک دوسرا معنی کسی سے کینہ رکھنا بھی ہے۔

پہلے معنی کے اعتبار سے قرآن مجید میں الفُلک المشحون بھری لدی ہوئی کشتی کو کہا گیا ہے۔ (شَحَنَ یَشْحَنُ)

۵۶۴۔ شُحّ

بخل اور حرص کو کہتے ہیں۔ شحیح بخیل یا حریص کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَشِحَّه آتی ہے۔ (شَحَّ یَشِحُّ)

۵۶۵۔ شُخُوص

اٹھنے اور بلند ہونے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (شَخَصَ یَشْخَصُ)

۵۶۶۔ شِدَّت' شَدّ

کسی چیز کو باندھنے اور قوت دینے کا معنی دیتا ہے۔ تنگی کرنے اور مضبوط کرنے کا بھی معنی دیتا ہے۔ چنانچہ شدید طاقت ور اور سخت کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں شدت' شدید' تشدد وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (شَدَّ یَشُدُّ ' اِشْتَدَّ یَشْتَدُّ)

۵۶۷۔ شَرّ' شَرَارت

شر برائی کو کہتے ہیں۔ شرارت' شر' شریر' شرارتی کے الفاظ سے کون اردو دان واقف نہیں۔ شریر کی جمع اشرار آتی ہے۔ (شَرَّ یَشَرُّ)

۵۶۷۔ شَرَاب' شُرب

کوئی مائع چیز پینے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ شراب' عربی میں ہر پینے والی چیز' مشروب

کو کہتے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ عام طور پر نشہ آور مائع (خمر وغیرہ) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (شَرِبَ یَشْرَبُ) (اَشْرَبَ یُشْرِبُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔

۵۶۸۔ شَرْح

کسی چیز کو لمبائی میں کاٹنے اور ایک دوسرے سے علیحدہ کر دینے کے معنی دیتا ہے۔ حضور علیہ السلام کا شرح صدر انہی معنوں میں مشہور ہے۔ اس کے دوسرے معنی کسی چیز کو واضح کر کے بیان کرنے کے ہیں۔ شرح' شارح' تشریح وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں اردو میں عام ہیں۔ (شَرَحَ یَشْرَحُ)

۵۶۹۔ شَرْد

نفرت کرنے اور دور ہو جانے کا معنی دیتا ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی دھکیلنا اور دفع کرنا ہے۔ قرآن مجید میں اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (شَرَّدَ یُشَرِّدُ)

۵۷۰۔ شَرْط

کسی بات کو دوسری چیز کے ساتھ معلق کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اسم کی صورت میں علامت کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اشراط آتی ہے۔ (شَرَطَ یَشْرُطُ)

۵۷۱۔ شَرْع

کوئی طریقہ جاری کرنے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ شرعۃ اور شریعت قوانین و احکام کو کہا جاتا ہے۔ شرع' شریعت' اور شارع کے لفظ اردو کے دینی لٹریچر میں کثیر الاستعمال ہیں۔ شروع مصدر ہو تو اس کا معنی کسی کام کا آغاز کرنا بھی ہے۔ اور اس

معنی میں بھی اردو میں یہ لفظ بکثرت مستعمل ہے۔ (شَرَعَ یَشْرَعُ)

۵۷۲۔ شَرْق

کسی چیز کے ظہور اور چمک اٹھنے کا معنی دیتا ہے۔ شرق وغرب، مشرق اور اشراق وغیرہ الفاظ طلوع شمس کی مناسبت سے اردو میں عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ جس کا معنی بھی چمک اٹھنا ہی ہے۔ شَرَقَ یَشْرُقُ، اَشْرَقَ یُشْرِقُ)

۵۷۳۔ شِرْک

کسی کا حصہ دار بننے کا معنی دیتا ہے۔ شریک بمعنی حصہ دار، اشتراک، مشترک مشارکت عربی کی طرح اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ جس کا مطلب کسی کو خدا کی ذات وصفات وافعال میں اس کا ساتھی وشریک ماننا ہے۔ اور اردو میں ان معنوں میں بکثرت مستعمل ہے۔ (شَرِكَ یَشْرَكُ، اَشْرَكَ یُشْرِكُ)

۵۷۴۔ شِراء

خریدنے کے معنی دیتا ہے۔ بیع وشرا، اشتراء، مشتری وغیرہ الفاظ اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (شَرَىٰ یَشْرِیْ، اِشْتَرَىٰ یَشْتَرِیْ)

۵۷۵۔ شَطَط

دور ہونے اور ظلم کرنے کا معنی دیتا ہے۔ شطط ایسی بات کو کہا جاتا ہے جو حقیقت سے دور اور بے انصافی پر مبنی ہو۔ (شَطَّ یَشُطُّ)

۵۷۶۔ شَطَنَ ‘ شَیْطَنَت

دور ہو جانے اور مخالفت کرنے کو کہتے ہیں۔ شیطان کو اسی لئے شیطان کہا جاتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور اور انسان کا مخالف ہے۔ (شَطَنَ یَشْطُنُ)

۵۷۷۔ شَطَاءٌ

نہر وغیرہ کے کنارے کنارے چلنے کو بھی کہتے ہیں۔ اور اس معنی میں شاطئی بمعنی کنارہ اس سے ماخوذ ہے۔ اور اس کے دوسرے معنی نباتات کے پتے نکالنا ہے۔ شطاء پتے کو کہا جاتا ہے۔ (شَطَأَ یَشْطَأُ)

۵۷۸۔ شَعْب

شعب کا معنی جمع کرنا بھی ہے۔ اور پراگندہ کرنا بھی۔ غالباً پہلے معنی میں قبیلہ کو بھی کہتے ہیں۔ جس کی جمع شعوب آتی ہے۔ جو اردو میں مستعمل ہے۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے اردو میں لفظ شعبہ عام مستعمل ہے۔ (شَعَبَ یَشْعَبُ ‘ اِنْشَعَبَ یَنْشَعِبُ)

۵۷۹۔ شُعُور ‘ شَعْر ‘ شِعْر

جاننے اور احساس کرنے کو کہتے ہیں۔ شعار اس امتیازی امر کو کہتے ہیں۔ جس سے اس کو جانا اور پہچانا جا سکے۔ شعور اور شعار اردو میں کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ دوسرے لفظ کے معنی بال کے ہیں۔ اور تیسرے کا معنی کلام موزوں کے ہیں۔ جس کے کہنے والے کو شاعر کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں الفاظ بھی اردو میں جانے پہچانے ہیں۔ شعر بال کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع اشعار آتی ہے۔ (شَعَرَ یَشْعُرُ) (اَشْعَرَ یُشْعِرُ) باب افعال کی صورت میں اس کا معنی جز دینا ہے۔ شِعریٰ شدید گرمیوں میں طلوع ہونے

والے ایک ستارہ کا نام ہے۔

۵۸۰۔ شَغْل' اِشْتِعال

آگ بھڑکانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں لفظ شعلہ' اشتعال دلانا بمعنی کسی کے جذبات کو بھڑکانا' مشتعل اور مشعل وغیرہ اکثر استعمال ہوتے ہیں۔ (شَعَلَ يَشْعَلُ ' اِشْتَعَلَ ' يَشْتَعِلُ)

۵۸۱۔ شَغِفَ

شَغاف ' مرکز دل کو کہتے ہیں۔ چنانچہ شغف کا معنی کسی چیز کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے محبت کرنے کے ہیں۔ اور اسی معنی میں یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (شَغِفَ يَشْغَفُ)

۵۸۲۔ شُغْل

کسی کام میں مصروف کر دینے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ شغل کسی مصروفیت کو کہا جاتا ہے۔ شغل' مشغلہ' مشغول اردو کے جانے پہچانے الفاظ ہیں۔ (شَغَلَ يَشْغُلُ)

۵۸۳۔ شَفَاعت' شَفْع

دو چیزوں کے جوڑے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ شفع' جفت کو اور طاق مفرد شے کو کہا جاتا ہے۔ سفارش کرنے کا معنی بھی اسی مناسبت سے ہے۔ اردو میں شفاعت' شفیع' شفعہ وغیرہ الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ (شَفَعَ يَشْفَعُ)

۵۸۴۔ شَفْقت

کسی چیز کی انتہائی خیر خواہی کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ اور باب افعال کی صورت میں

کسی امر سے خائف ہونے کو بھی۔ اردو میں شفقت' شفیق اور مشفق کے الفاظ پہلے معنوں میں کثیر الاستعمال ہیں۔ شفق شام یا صبح کے وقت کی سرخی کو کہا جاتا ہے۔ (شَفِقَ يَشْفَقُ ' اَشْفَقَ يُشْفِقُ)

۵۸۵۔ شِفاء

س کی زیر اور ہمزہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی تندرست ہونا ہے۔ شفاخانہ' شافی وغیرہ الفاظ اردو میں معروف ہیں۔ اور اگر بغیر ہمزہ ش کی زبر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی آخری کنارہ یا تھوڑا سا باقی ماندہ حصہ ہوتا ہے۔ (شَفَاحُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ شَفَى يَشْفِيْ ' اَشْفَى يُشْفِيْ)

۵۸۶۔ شَقّ

ناگوار گذرنے کو بھی کہتے ہیں۔ اور پھاڑ دینے کو بھی اور دونوں معنوں کے لحاظ سے اردو میں مستعمل ہے۔ مشقت' شاق گذرنا' معجزہ شق القمر یا زمین کا شق ہو جانا اردو میں عام مستعمل ہیں۔ باب مفاعلہ اور تفاعل کی صورت میں اس کا معنی مخالفت وعداوت کرنا ہے۔ شُقَّہ دور کی مسافت کو کہا جاتا ہے۔ اور شق (Clause کے علاوہ) انسان کے کسی ایک پہلو پر بھی بولا جاتا ہے۔ (شَقَّ يَشُقُّ ' شَاقَّ يُشَاقُّ ' تَشَاقَّ يَتَشَاقُّ)

۵۸۷۔ شَقَاوت

بدنصیب ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نیک بخت (سعید) کے مقابلہ میں بدبخت کو شقی کہا جاتا ہے۔ شقاء تنگی اور سختی کو بھی کہتے ہیں۔ یہ الفاظ اپنے مشتقات سمیت اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (شَقِيَ يَشْقَى)

۵۸۸۔ شَكَّ

عربی کی طرح اردو میں بھی مشہور و معروف لفظ ہے۔ مشکوک، تشکک، تشکیک اسی سے ماخوذ اور اردو میں مستعمل الفاظ ہیں۔ (شَكَّ يَشُكُّ)

۵۸۹۔ شُكْر

کسی کے احسان پر اس کی تعریف کرنا۔ کسی کی کوشش کا پھل دینا۔ شکر، شاکر، شکور، تشکر، شکریہ کے الفاظ ومعانی سے کون اردو دان واقف نہیں۔ (شَكَرَ يَشْكُرُ)

۵۹۰۔ شَكَس

بخل کرنے اور بداخلاق ہونے کا معنی دیتا ہے۔ باب مفاعلہ یا تفاعل کی صورت میں اس کا معنی باہم مخالفت کرنا ہوتا ہے۔ (شَاكَسَ يُشَاكِسُ ، تَشَاكَسَ يَتَشَاكَسُ)

۵۹۱۔ شَكْل

کسی معاملے کے الجھ جانے اور پیچیدہ ہو جانے کو کہتے ہیں۔ ہم صورت ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ اس معنی میں عام طور پر باب مفاعلہ یا تفاعل کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ شکل، اشکال، مشکل، تشکیل وغیرہ الفاظ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ لفظ شاکلہ جو اس سے مشتق ہے کا معنی، طریقہ، مذہب اور نیت ہے۔ شَكَلَ يَشْكُلُ)

۵۹۲۔ شِكَايَت

ناروا سلوک پر اظہار فریاد کو کہتے ہیں۔ اور اس کے کئی مشتقات، شکوہ، شاکی اردو

میں انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (شَکَایَشْکُوْ ' اِشْتَکٰی یَشْتَکِیْ)

۵۹۳۔ شماتت

کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کو کہتے ہیں۔ "یکے نقصان مایہ ودیگر شماتت ہمسایہ" کے فارسی محاورے کی مناسبت سے یہ لفظ اردو میں بھی معروف ہے۔ (شَمِتَ یَشْمَتُ) قرآن مجید میں باب افعال کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ اَشْمَتَ یُشْمِتُ

۵۹۴۔ شُمُوخ

پہاڑ کے بلند ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (شَمَخَ یَشْمَخُ)

۵۹۵۔ شَمْز

کسی چیز سے ناپسندیدگی کی وجہ سے نفرت کرنا' بدکنا' منقبض ہونا' قرآن مجید میں یہ لفظ باب افعلال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (اِشْمَاَزَّ یَشْمَاِزُّ)

۵۹۶۔ شُمُول' شِمال

شمال اسم کی صورت میں ایک ہوا کا نام ہے۔ بائیں جانب کو بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی اصطلاح میں اصحاب الشمال ان بداعمال لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ جن کو نامہائے اعمال ان کے بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ پہلے معنی میں شمال اردو میں بھی عام مستعمل ہے۔ اس کا ایک دوسرا معنی عام ہونا اور بہت سے افراد پر حاوی ہونا ہے۔ اس معنی میں شمول' شمولیت اشتمال' مشتمل اور شامل کے الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں بھی

استعمال ہوا ہے۔ (شَمَلَ یَشْمَلُ ' اِشْتَمَلَ یَشْتَمِلُ)

۵۹۷- شَنَاٰن

دشمنی اور بداخلاقی کے ساتھ کسی سے نفرت کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ شانئی کا معنی دشمن آتا ہے۔ (اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ) (شَنَا یَشْنَاُ)

۵۹۸- شَوْظ

غصے سے بھڑک اٹھنے کو کہتے ہیں۔ شواظ اس آگ کو کہتے ہیں۔ جس میں دھواں نہیں ہوتا۔ (شَاظَ یَشُوْظُ)

۵۹۹- شُئُوم 'مَشْئَمه

نحوست کو کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں شوم کا لفظ انہی معنوں میں زبان زد عوام ہے۔ (شَئَمَ یَشْئَمُ) اصحاب المشئمہ' ان بداعمال لوگوں کو کہا جاتا ہے جو قیامت کے روز دوزخ کے مستحق ٹھہریں گے۔

۶۰۰- شَوْی (شَیّ)

گوشت بھوننے کو کہتے ہیں۔ باب افعال ہو تو اس کا معنی گھٹیا مال جمع کرنے کا معنی بھی دیتا ہے۔ کیونکہ شوی گھٹیا مال کو کہا جاتا ہے۔ (شَوَیٰ یَشْوِیْ)

۶۰۱- شَهوت

کسی چیز کی شدید رغبت وخواہش کو کہا جاتا ہے۔ شہوت' اشتہاء' اردو میں انہی معنوں میں جانے پہچانے الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ (شَهَا یَشْهُوْ ' اِشْتَهَی یَشْتَهِیْ)

۶۰۲۔ اِشارہ' مَشْوَرہ

کسی چیز کی ہاتھ وغیرہ کی مدد سے جان وپہچان کو کہتے ہیں۔ اشارہ' مشیر' وغیرہ اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ باب مفاعلہ وتفاعل کی صورت میں باہمی صلاح ومشورہ یا تبادلہ خیالات کے معنی دیتا ہے۔ لفظ شوریٰ' مشورہ' مشاورت اسی سے ماخوذ اور اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ (شَاوَرَ' یُشَاوِرُ' اَشَارَ یُشِیْرُ)

۶۰۳۔ شَہَادت

کسی جگہ حاضر ہونا' باخبر ہونا' آنکھوں سے کوئی چیز دیکھنا' گواہی دینا' راہ خدا میں قتل ہونا' سب معانی دیتا ہے۔ اور ان سارے کے سارے معانی کے ساتھ یہ لفظ اور اس کے مشتقات' شاہد' مشہود' شہید' اِستشہاد' تشہد وغیرہ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال واستفعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (شَہِدَ یَشْہَدُ' اَشْہَدَ یُشْہِدُ' اِسْتَشْہَدَ یَسْتَشْہِدُ

۶۰۴۔ شَہْق

گدھے کے ہنہنانے کو کہتے ہیں۔ اور اس کی آواز کو شہیق کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک دوسرا معنی بلند ہونا بھی ہے۔ (شَہِقَ یَشْہَقُ)

۶۰۵۔ مَشِیَّت

ارادہ کرنے اور چاہنے کا معنی دیتا ہے۔ لفظ شئی بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ شئے' اشیاء' مشیت وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (شَاءَ یَشَاءُ)

۶۰۶۔ شَیْب

بالوں کے سفید ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ شائب اور اشیب بوڑھے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع شِیْب آتی ہے۔ (شَابَ یَشِیْبُ)

۶۰۷۔ شُیُوْخت

بوڑھا ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ شیخ کا معنی بوڑھا ہوتا ہے۔ یہ لفظ بزرگ' استاد اور سردار پر بھی بولا جاتا ہے۔ اردو میں یہ لفظ انہی معانی کے ساتھ مستعمل ہے۔ (شَاخَ یَشِیْخُ)

۶۰۸۔ شَیْد

کسی عمارت کے بلند کرنے اسے (چونا وغیرہ) سے مضبوط بنانے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے بروج مشیدہ کا معنی اونچے اور مضبوط برج ہیں۔ (شَادَ یَشِیْدُ ' شَیَّدَ یُشَیِّدُ)

۶۰۹۔ شُیُوع

خبر کے عام ہونے کو کہتے ہیں۔ اشاعت' شائع' اس کے مشتقات ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ اس کا دوسرا معنی کسی کی پیروی کرنا ہے۔ لفظ شیعہ اسی سے نکلا ہے۔ جس کی جمع شِیَع اور اشیاع آتی ہے۔ شَاعَ یَشِیْعُ ' اَشَاعَ یُشِیْعُ)

ص

۶۱۰۔ صَبَاءٌ

ایک دین سے نکل کر دوسرے میں داخل ہونا۔ صابی اسی کا اسم فاعل ہے۔ جس کا معنی آبائی دین سے پھر جانے والا بھی ہے اور ایک خاص مذہب ستارہ پرستی کا پیرو بھی۔ (صَبَا یَصْبَاءُ)

۶۱۱۔ صَبَاح

اسم کی صورت میں صبح کے وقت کو کہتے ہیں اور باب افعال یا تفعیل کی صورت میں قرآن مجید میں استعمال ہوئی ہے۔ اس کا معنی صبح کا وقت کرنا' ہو جانا ہے۔ صبح اور صباح کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (صَبَحَ یَصْبَحُ ' اَصْبَحَ ' یُصْبِحُ ' صَبَّحَ یُصَبِّحُ)

۶۱۲۔ صَبّ

پانی یا کوئی مائع چیز انڈیلنے کو کہتے ہیں۔ (صَبَّ یَصُبُّ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۶۱۳۔ صَبْر

ناپسندیدہ امر کو برداشت کرنا اور روکنا اس کا معنی ہے۔ صبر وصابر اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد' باب مفاعلہ اور افتعال کی صورت استعمال ہوا ہے۔ (صَبَرَ یَصْبِرُ ' اِصْطَبَرَ یَصْطَبِرُ' صَابَرَ یُصَابِرُ)

۶۱۴۔ صَبغ

کپڑا رنگنے کو کہتے ہیں ص۔ صِبْغَۃ رنگ کو کہا جاتا ہے۔ (صَبَغَ یَصْبغُ)

۶۱۵۔ صَبًا صَبْوۃ

کسی چیز کا مشتاق اور اس کی طرف محبتہ" مائل ہونا۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (صَبَا یَصْبُوْ)

۶۱۶۔ صَحِیفه

اسم کی صورت میں لکھے ہوئے کاغذ یا کتاب کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع صُحُف آتی ہے۔ صحیفہ آسمانی کی ترکیب اردو میں مستعمل ہے۔ صَحَّفَ یُصَحِّفُ)

۶۱۷۔ صُحْبت

کسی کے ساتھ رہنے کو کہتے ہیں۔ صاحب جس کی جمع اصحاب آتی ہے۔ ساتھی کو کہا جاتا ہے اصحاب رسول کی شکل میں اردو میں بھی یہ لفظ کثیر الاستعمال ہے۔ (صَحِبَ یَصْحَبُ)

۶۱۸۔ صَخّ

لوہے اور پتھر کے باہم ٹکرا کر آواز دینے کو کہتے ہیں۔ قیامت کو اسی لئے صاخہ کہا جاتا ہے۔ جس کا معنی سخت قسم کی آواز ہے۔ کہ اس روز تمام چیزیں باہم ٹکرائیں گی اور سخت قسم کی گڑگڑاہٹ پیدا ہو گی۔ (صَخَّ یَصِخُّ)

۶۱۹۔ صَدّ، صُدُود

(صد) کسی کو روکنا یا کسی چیز سے اعراض (صدود) کرنے کے معانی دیتا ہے۔ صدید پیپ کو کہتے ہیں۔ (اس کے لئے باب تفعیل استعمال ہوتا ہے۔) (صَدَّ یَصُدُّ ' صَدَّدَ یُصَدِّدُ)

۶۲۰۔ صَدْع

پھاڑنے کو کہتے ہیں۔ اور کسی معاملے کو ظاہر اور واضح کر دینے کا معنی بھی دیتا ہے۔ صدع کا معنی درد سر ہے۔ فعل کی صورت میں اس کا معنی سر کا درد کرنا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعل (یَصَّدَّعُوْنَ) کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (صَدَعَ یَصْدَعُ ' اِصَّدَعَ یَصَّدَّعُ)

۶۲۱۔ صُدُور

کسی جگہ سے لوٹنے یا نکلنے کا معنی دیتا ہے۔ صدور' صادر' اور مصدر اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ اسم کی صورت میں صدر کا معنی سینہ ہے۔ جس کی جمع صدور آتی ہے۔ صدر کا ایک معنی اونچی جگہ بھی ہے۔ جہاں بیٹھنے کو صدارت اور بیٹھنے والے کو صدر کہتے ہیں۔ یہ الفاظ اردو میں بھی اس طرح مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (صَدَرَ یَصْدُرُ ' اَصْدَرَ یُصْدِرُ)

۶۲۲۔ صَدْف

کسی چیز سے پھیر دینے یا پھر جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (صَدَفَ یَصْدِفُ)

۶۲۳۔ صِدْق' صَدَاقت

سچ بولنے اور سچی محبت کرنے کے معنی دیتا ہے۔ اور دونوں معنوں میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات' صادق' تصدیق' صدیق وغیرہ اردوہ میں بکثرت مستعمل ہیں۔ تفعل باب کی صورت میں صدقہ دینے کا معنی دیتا ہے۔ صداق عورت کے مہر کو بھی کہتے ہیں۔ اس کے لئے باب افعال استعمال ہوتا ہے۔ (صَدَقَ یَصْدُقُ ' صَدَّقَ یُصَدِّقُ ' تَصَدَقَ یَتَصَدَّقُ ' اَصْدَقَ یُصْدِقُ)

۶۲۴۔ صَدَیٰ

اسم کی صورت میں آواز بازگشت کو کہتے ہیں۔ اور باب تفعیل کی صورت میں جس کا مصدر تصدیہ آتا ہے ، اس کا معنی تالیاں بجانا ہے۔ اور باب تفعل کی صورت میں کسی کا انتظار کرنا اور اس کے درپے ہونا ہے۔ (صَدِیَ یَصْدَیٰ ' صَدَّیٰ یُصَدِّیْ ' تَصَدَّیٰ یَتَصَدَّیٰ)

۶۲۵۔ صِرّ

ص کی زیر کے ساتھ سردی کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں سردی لگنے کا معنی دیتا ہے۔ لیکن باب افعال کی صورت میں کسی عمل کو ہمیشہ جاری رکھنے کا معنی دیتا ہے۔ اور اس کا زیادہ تر استعمال برائی کے لئے ہوتا ہے۔ اصرار اور مُصِرّ اردو میں مشہور الفاظ ہیں۔ صُرّۃ تھیلی کو کہا جاتا ہے۔ (صَرَّ یَصُرُّ ' اَصَرَّ یُصِرُّ)

۶۲۶۔ صُراخ

زور سے چلّانے اور فریاد کرنے کو کہتے ہیں۔ (صَرَخَ یَصْرُخُ)

٦٢٧۔ صَرْف

پھیرنے اور خرچ کرنے کا معنی دیتا ہے۔ باب تفعیل ہو تو اس کا معنی کسی امر میں اپنے اختیار کا استعمال کرنا ہے۔ صارفین' مصروف اور صرف کرنا اور تصرف کرنا اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (صَرَفَ یَصْرِفُ ' اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ ' صَرَّفَ یُصَرِّفُ)

٦٢٨۔ صَرْع

زمین پر پچھاڑنے اور گرانے کو کہتے ہیں۔ طب میں صرع مرگی کے لئے مستعمل لفظ ہے۔ کیونکہ اس میں بھی مریض زمین پر گر جاتا ہے۔ صریع بچھڑے ہوئے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع صَرعَی آتی ہے۔ (صَرَعَ یَصْرَعُ)

٦٢٩۔ صَرْم

کاٹنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں لفظ انصرام مستعمل ہے۔ جو کسی چیز کے نظم و ضبط کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں غیر متعلق امور کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ (صَرَمَ یَصْرِمُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

٦٣٠۔ صُعُود

بلندی پر چڑھنے کو کہتے ہیں۔ ریاضی میں تحویل نزولی و صعودی اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ صَعِدَ یَصْعَدُ ' اِصَّعَدَ یَصَّعِدُ

٦٣١۔ صَعَر

چہرے کے ایک طرف پھر جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ باب تفعیل کی

صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (صَعِرَ یَصْعَرُ ' صَعَّرَ یُصَعِّرُ)

۶۳۲۔ صَعْق

بجلی کے کڑکنے اور چمکنے وگرجنے اور گرنے کو کہتے ہیں۔ لفظ صاعقہ اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کی جمع صواعق آتی ہے۔ زور کی آواز سن کر بے ہوش ہو جانے کا معنی بھی دیتا ہے۔ خَرَّ مُوْسیٰ صَعِقاً قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (صَعِقَ یَصْعَقُ)

۶۳۳۔ صِغر

چھوٹا ہونے اور صغار مصدر ہو تو ذلیل وبے قدر ہونے کا معنی دیتا ہے۔ پہلے معنوں میں صغر سنی' صغیر و کبیر' اصغر تصغیر وغیرہ الفاظ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ (صَغِرَ یَصْغَرُ ' اِسْتَصْغَرَ یَسْتَصْغِرُ)

۶۳۴۔ صَغْو (اِصغاء)

کان لگا کر کوئی بات سننے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ صَغَا یَصْغُوْ ' اَصْغَی یُصْغِیْ)

۶۳۵۔ صَفّ

قطار باندھنے کو کہتے ہیں۔ اردو کا مشہور لفظ ہے۔ جس کی جمع صفوف آتی ہے۔ صافات ملائکہ کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بارگاہ خداوندی میں ہمیشہ صف بستہ کھڑے رہتے ہیں۔ (صَفَّ یَصُفُّ)

۶۳۶۔ صُفْرَہ، صَفر

ہونٹوں سے سیٹی بجانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ صفیر ایسی ہی آواز کو کہا جاتا ہے۔ (صَفَرَ یَصْفِرُ) اس کا دوسرا معنیٰ زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

۶۳۷۔ صَفْح

کسی چیز سے اپنا پہلو پھیر لینے کو کہتے ہیں۔ صفحہ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اور جس کی جمع صفحات آتی ہے۔ کسی چیز کی جانب اور پہلو کو کہتے ہیں۔ مصافحہ بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ (صَفَحَ یَصْفَحُ)

۶۳۸۔ صَفْد

زنجیروں سے جکڑنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ صفد جس کی جمع اصفاد آتی ہے۔ بیڑی کو کہتے ہیں (صَفَدَ یَصْفِدُ)

۶۳۹۔ صَفا

خالص اور ستھرا کرنے اور باب افعال وافتعال کی صورت میں پسند کرنا اور برگزیدہ کرنے کا معنی دیتا ہے۔ صفا، صاف، صافی، مصطفیٰ وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ صفا، عہد قدیم کی ایک پہاڑی کا نام ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان حج کے دنوں میں دوڑ لگائی جاتی ہے۔ (صَفَا یَصْفُوْ، اِصْطَفٰی یَصْطَفِیْ)

۶۴۰۔ صَکّ

تھپڑ مارنے کو کہتے ہیں۔ صَکَّ یَصُكُّ

۶۴۱۔ صَلْب' صلابت

سخت ہونے اور پھانسی دینے کے معنی دیتا ہے۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے صلیب اور مصلوب اور پہلے معنی کے لحاظ سے صلابت وغیرہ الفاظ اردو میں مستعمل ہیں۔ صُلب' پیٹھ یا ریڑھ کی ہڈی کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع اصلاب آتی ہے۔ صَلُبَ یَصْلُبُ' صَلَبَ یَصْلِبُ

۶۴۲۔ صُلح' صَلاحیت

صلاح یا صلاحیت مصدر ہو تو اس کا معنی ٹھیک اور نیک ہونا ہے۔ صالح' صالحات' اصلاح مصلح اردو میں مستعمل الفاظ اسی معنی کے حامل ہیں۔ اگر صلح مصدر ہو تو اس کا معنی کسی کے ساتھ امن و سلامتی کے ساتھ رہنا ہے۔ باب مفاعلہ کی صورت میں یہی معنی دیتا ہے۔ دونوں معانی کے ساتھ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (صَلَحَ یَصْلَحُ ' اَصْلَحَ یُصْلِحُ)

۶۴۳۔ صَلْد

زمین کے سخت ہو جانے اور بخل کرنے کے معانی دیتا ہے۔ صَلْد ایسی زمین کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی نباتات نہ ہو۔ اور سخت اور چٹیل ہو۔ (صَلَدَ یَصْلِدُ)

۶۴۴۔ صلوة' صَلْو

نماز پڑھنے کا معنی دیتا ہے۔ اس کا فعل قرآن مجید میں ہمیشہ باب تفعیل کی صورت میں آیا ہے۔ صلوۃ ' مصلی وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ ثلاثی مزید کی صورت میں (صَلّٰی یُصَلِّی) اس سے مراد نماز پڑھنا یا رحمت نازل کرنا یا دعائے رحمت

مانگنا ہے۔

۶۴۵۔ صَلٰی

آگ میں جلنے یا بھوننے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفعیل وافتعال کی صورت میں آیا ہے۔ (صَلِیَ یَصْلَی ' اِصْطَلٰی یَصْطَلِیْ)

۶۴۶۔ صُمْت

خاموش ہونے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی ساکت و صامت کی ترکیب بمعنی چپ چاپ مستعمل ہے۔ (صَمَتَ یَصْمُتُ)

۶۴۷۔ صُمُود

اسم کی صورت میں صمد کا معنی سردار' بلند' جس میں کوئی خلا نہ ہو' جسے نہ بھوک لگے نہ پیاس' ہمیشہ رہنے والا' وہ مقصود و مدعا جس کے بغیر کوئی فیصلہ نہ ہو سکے۔

فعل کی صورت میں اس کا معنی قصد کرنا' شیشی کو بند کرنا' بلند جگہ پر بٹھانا' اشیاء کا ذخیرہ کرنا ہے۔ (صَمَدَ یَصْمِدُ)

۶۴۸۔ صَمَم

شنوائی بھاری ہونے' بند ہونے اور پکا ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ اَصَمّ جس کی جمع صُمّ آتی ہے۔ بہرے کو کہتے ہیں۔ اردو کی ترکیب' عزم صمیم' اسی سے ماخوذ ہیں۔ (صَمَّ یَصِمُّ ' اَصَمَّ یُصِمُّ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۶۴۹۔ صُنْع

کوئی کام کرنے یا کوئی چیز بنانے کو کہتے ہیں۔ صناعت، صانع، مصنوعات اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ (صَنَعَ یَصْنَعُ)

۶۵۰۔ صَنَم

خبیث یا طاقتور ہونے کو کہتے ہیں۔ غالباً اسی مناسبت سے مورتی کو صنم کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اصنام آتی ہے۔ اردو نظم میں یہ لفظ عام ہے۔ (صَنِمَ یَصْنَمُ)

۶۵۱۔ صَوْب

اس کا معنی بلندی سے پستی پر گرنا، اترنا، بہنا، صیّب اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی موسلا دھار بارش ہے۔ باب افعال کی صورت میں مصیبت نازل ہونے کا معنی دیتا ہے۔ اس کا ایک دوسرا معنی ٹھیک نشانے پر بیٹھنا ہے۔ صواب یا اصابت بمعنی صحیح رائے اسی سے ماخوذ ہے۔ اردو میں دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ صَابَ یَصُوْبُ، اَصَابَ یُصِیْبُ

۶۵۲۔ صَوْت

اسم کی صورت میں اس کا معنی آواز ہے۔ فعل کی صورت میں اس کا معنی آواز نکالنا ہے۔ صوت کا لفظ اپنی جمع اصوات کے ساتھ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (صَاتَ یَصُوْتُ)

۶۵۳۔ صُورة

شکل و ہیت کو کہا جاتا ہے۔ اس کے لئے فعل باب تفعیل کی صورت میں

استعمال ہوا ہے۔ صورت' صور' مصور' تصویر وغیرہ الفاظ اردو میں کثیرالاستعمال ہیں۔ (صَارَ یَصُوْرُ ' صَوَّرَ یُصَوِّرُ)

۶۵۴۔ صَوْم صِیام

روزہ رکھنے یا کھانے پینے اور مجامعت وغیرہ سے رکنے کو کہتے ہیں۔ صیام رمضان اردو میں جانی پہچانی اصطلاح ہے۔ قرآن مجید میں صرف ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (صَامَ یَصُوْمُ)

۶۵۵۔ صِهْر

کسی چیز کو قریب کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اسی لئے صہر' رشتہ دار اور داماد کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اصہار آتی ہے۔ (صَهَرَ یَصْهَرُ)

۶۵۶۔ صِیاح

چیخنے چلانے کا معنی دیتا ہے۔ لفظ صیحہ بمعنی ایک چیخ اسی سے ماخوذ ہے۔ (صَاحَ یَصِیْحُ)

۶۵۷۔ صَیْد

شکار کرنے کو کہتے ہیں۔ صید اور صیاد اردو میں جانے پہچانے الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں فعل کی صورت میں باب افتعال (اصطیاد) استعمال ہوا ہے۔ (صَادَ یَصِیْدُ ' اِصْطَادَ یَصْطَادُ)

ض

۶۵۸۔ ضَبْح (ضابحات)

دوڑتے ہوئے گھوڑے کے ہانپنے کو کہتے ہیں۔ (ضَبَحَ یَضْبَحُ) صرف ثلاثی مجرد کی صورت میں قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔

۶۵۹۔ ضَجْعٌ

زمین پر اپنا پہلو رکھنے اور سونے کا معنی دیتا ہے۔ اسی لئے مَضْجَعْ خواب گاہ کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع مضاجع آتی ہے۔ (ضَجَعَ یَضْجَعُ)

۶۶۰۔ ضِحْک

تعجب کرنے اور ہنسنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ ضحک اردو میں بھی گاہے بگاہے استعمال ہوتا ہے۔ (ضَحِكَ یَضْحَكُ ' اَضْحَكَ یُضْحِكُ)

۶۶۱۔ ضُحَی

سورج کے چمک جانے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں اس کا معنی چاشت کا وقت ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی قربانی دینا ہے۔ کیونکہ وہ بھی چاشت کے وقت دی جاتی ہے۔ اُضْحِیَّہ' اور ضَحِیَّہ جس کی جمع اضاحی اور ضحایا آتی ہے۔ قربانی کو کہتے ہیں۔ اردو میں عیدالاضحیٰ مشہور تہوار ہے۔ (ضَحَا یَضْحُوْ)

۶۶۲۔ ضِدّ

مخالفت کرنے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں مخالف کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں ضد اور ضدی' تضاد' متضاد کثیرالاستعمال الفاظ ہیں۔ (ضَدَّ یَضُدُّ) ضد مخالف کو بھی کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اضداد آتی ہے۔

۶۶۳۔ ضَرَر' ضَرّ

نقصان پہنچانے کا معنی دیتا ہے۔ ضراء' سختی' قحط یا جان و مال کے نقصان کو کہتے ہیں۔ اگر الی صلہ ہو تو اس کا معنی کسی کی پناہ لینا ہے۔ ضرورۃ حاجت کو کہا جاتا ہے۔ ضرورت' ضروری' مضطر ' ضرر رساں وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ باب افتعال کی صورت میں اس کی شکل اضطرار ہوتی ہے۔ (ضَرَّ یَضُرُّ' اَضَرَّ یُضِرُّ ضَارَّ یُضَارُّ' اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال مفاعلہ اور افتعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔

۶۶۴۔ ضَرْب

مارنے' حرکت کرنے' بیان کرنے' زمین میں تلاش رزق کے لئے چلنے کے معانی دیتا ہے۔ اور یہ سارے کے سارے قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ ضرب شدید' مضروب' ضرب الامثال وغیرہ کی صورت میں پہلے اور تیسرے معانی اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (ضَرَبَ یَضْرِبُ)

۶۶۵۔ ضَرْع

قریب ہونے' مطیع کرنے کو کہتے ہیں۔ باب تفعل (تضرع) میں یہ دونوں مفہوم پائے جاتے ہیں۔ تضرع کا لفظ انہی معنوں میں اردو میں بھی معروف ہے۔ (ضَرَعَ

يَضْرُعُ تَضَرَّعَ يَتَضَرَّعُ)

۶۶۶۔ ضُعْف

کمزور ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ اردو کا ضعیف یا ضعف اسی سے ماخوذ ہیں۔ اس کا دوسرا معنی زیادہ ہونا ہے۔ ضِعف' اضعاف' مضاعف اسی معنی میں مستعمل ہیں اردو میں ذواضعاف اقل اسی معنی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں باب استفعال' افعال اور مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ضَعُفَ يَضْعُفُ ' ضَاعَفَ يُضَاعِفُ ' اِسْتَضْعَفَ يَسْتَضْعِفُ ' اَضْعَفَ يُضْعِفُ)

۶۶۷۔ ضغث

خلط ملط کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ضغث' گھاس کے ملے جلے گٹھے کو کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع اضغاث آتی ہے۔ (ضَغَثَ يَضْغَثُ)

۶۶۸۔ ضَغْن

کینہ رکھنے کو کہتے ہیں۔ ضَغِن کینہ کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اضغان آتی ہے۔ (ضَغِنَ يَضْغَنُ)

۶۶۹۔ ضَلالت' ضَلال

صحیح راہ سے ہٹ جانے' ضائع جانے اور کامیاب نہ ہونے' تلف ہو جانے' مرکر مٹی میں مل جانے' لاپتہ ہو جانے کے معنی دیتا ہے۔ اور ان سارے معانی کے ساتھ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ گمراہی کے معنوں میں ضلالت' ضلال وغیرہ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (ضَلَّ يَضِلُّ ' اَضَلَّ يُضِلُّ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

٦٧٠- ضَمّ

دو چیزوں کے ملانے اور جمع کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں انضمام کا لفظ انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ (ضَمَّ یَضُمُّ)

٦٧١- ضُمُور

دبلا پتلا ہونے کو کہتے ہیں۔ ضامر دبلے پتلے جسم والے یا تنگ راستے کو کہا جاتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی کسی بات کو چھپانا ہے۔ اردو کا لفظ ضمیر بمعنی دل اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ وہ بھی رازوں کا دفینہ ہے۔ اور ظاہری آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔ (ضَمَرَ یَضْمُرُ' اَضْمَرَ یُضْمِرُ)

٦٧٢- ضَنّ

بخل کرنے کو کہتے ہیں۔ ضَنِیْن بخیل کو کہا جاتا ہے۔ (ضَنَّ یَضِنُّ)

٦٧٣- ضَنْک

تنگ ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ہر تنگ چیز۔ مکان ہو یا زندگی۔ کو ضنک کہا جاتا ہے۔ "مَعِیْشَتَہ ضَنْکًا" تنگی کی زندگی کو کہتے ہیں۔ (ضَنُكَ یَضْنُكُ)

٦٧٤- ضَوْء' ضِیاء

روشن ہونے اور چمکنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اردو میں بھی ضوء ضیاء کے الفاظ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ (ضَاءَ یَضُوْءُ' اَضَاءَ یُضِیْئُ)

٦٧٥۔ مضاہات

مفاعلہ باب کی صورت میں اس کا معنی مشابہت ہوتا ہے۔ (ضَاھَی یُضَاھِیْ)

٦٧٦۔ ضَیْرٌ

کسی کو نقصان پہنچانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ضَارَ یَضِیْرُ)

٦٧٧۔ ضِیْزٌ

کسی پر ظلم کرنے اور کسی کا حق کم کرنے اور ٹیڑھا ہونے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے ضیزیٰ ناقص چیز کو کہا جاتا ہے۔ (ضَازَ یَضِیْزُ)

٦٧٨۔ ضِیاع

اکارت جانے اور تلف ہو جانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ ضیاع مال' تضیع اوقات اور ضائع اردو میں عام مستعمل تراکیب ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (ضَاعَ یَضِیْعُ ' اَضَاعَ یُضِیْعُ)

٦٧٩۔ ضَیْف

اسم کی صورت میں اس کا معنی مہمان ہے۔ اور فعل کی صورت میں مہمان بننا ہے۔ ضیافت' بمعنی مہمانی ودعوت اردو میں کثیر الاستعمال ہے۔ ضَافَ یَضِیْفُ

٦٨٠۔ ضِیْق

تنگ ہونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اردو میں ضیق النفس (دمہ) کی بیماری مشہور ہے۔

(ضَاقَ یَضِیْقُ ' اَضَاقَ یُضِیْقُ ' ضَیَّقَ یُضَیِّقُ)

ط

۶۸۱۔ طَبْع

کسی چیز کو کوئی خاص شکل دینے' پیدا کرنے' چھاپنے اور مہر لگانے کو کہتے ہیں۔ طابع مُہر کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں آخری معنی میں زیادہ استعمال ہوا ہے۔ اردو میں زیادہ تر دوسرے اور تیسرے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (طَبَعَ یَطْبَعُ)

۶۸۲۔ طَبْق

بند ہو جانے اور کسی کے ساتھ چپک جانے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل ومفاعلہ کی صورت میں اس کا مطلب دو چیزوں میں موافقت پیدا کرنا ہے۔ گویا ان دونوں کو آپس میں چپکا دیا جاتا ہے۔ طباق' باہم موافق یا ملی ہوئی اشیاء کو کہا جاتا ہے۔ تطبیق' مطابقت' مطابق' طباق وغیرہ الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (طَبِقَ یَطْبَقُ ' طَابَقَ یُطَابِقُ)

۶۸۳۔ طَحْو

اس کا معنی پھیلانا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ "وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰہَا" (طَحَا یَطْحُوْ)

۶۸۴۔ طَرْح

پھینکنے کا معنی دیتا ہے۔ اور پیش کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ آخری

معنی میں طرح مصرع کی ترکیب اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (طَرَحَ بَطْرَحُ)

۶۸۵۔ طَرْد

دور کرنے اور پرے دھکیلنے کے معنی دیتا ہے۔ (طَرَدَ یَطْرُدُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۶۸۶۔ طَرْف

آنکھ جھپکنے کو کہتے ہیں۔ طرفۃ العین کی ترکیب اسی سے ماخوذ ہے۔ اسم کی صورت میں اس کا معنی کسی شئے کا کنارہ ہے۔ ہمارے ہاں جانب کے معنی میں اسی لحاظ سے مستعمل ہے۔ جمع اطراف آتی ہے۔ (طَرَفَ یَطْرِفُ)

۶۸۷۔ طَرْق

کسی چیز کو کوٹنے اور کھٹکھٹانے کے معنی دیتا ہے۔ چنانچہ **مِطْرقہ** جس کی جمع مطارق آتی ہے۔ ہتھوڑے کو کہا جاتا ہے۔ طارق رات کو آنے والے مہمان یا طلوع ہونے والے ستارے کو کہتے ہیں۔ طریق غالباً اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ راستہ بھی پامال ہوتا ہے۔ طریق اور طریقہ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (طَرَقَ یَطْرُقُ)

۶۸۸۔ طَرْو

گوشت یا شاخ کے نرم اور تر و تازہ ہونے کا معنی دیتا ہے۔ لَحْماً طَرِیًّا کا مطلب ہے نرم اور تازہ گوشت۔ (طَرُوَ یَطْرُوُ ' طَرِیَ یَطْرَیٰ)

۶۸۹۔ طَعَام

چکھنے اور کھانا کھانے کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ

باب افعال واستفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ طعام' اردو کا کثیر الاستعمال لفظ ہے۔ باب استفعال کی صورت میں اس کا معنی کھانا طلب کرنا ہے۔ (طَعِمَ يَطْعَمُ ' اَطْعَمَ يُطْعِمُ' اِسْتَطْعَمَ يَسْتَطْعِمُ

۶۹۰۔ طَعْن

عیب لگانے اور کسی کو نیزہ چبھونے کا معنی دیتا ہے۔ اردو کا لفظ طعنہ اسی سے ماخوذ ہے۔ طعن اور مطعون وغیرہ بھی اردو میں مستعمل ہیں۔ (طَعَنَ يَطْعَنُ)

۶۹۲۔ طُغْيان

حد سے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔ اور اسی مناسبت سے اللہ تعالٰی کی سرکشی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ طاغوت' ہر سرکش' باغی' خدا کے نافرمان اور شیطان کو کہتے ہیں۔ اردو میں طغیانی کا لفظ بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (طَغَا يَطْغُوْ ' اَطْغٰى يُطْغِيْ)

۶۹۲۔ طَفّ

ثلاثی مجرد کی صورت میں اس کا معنی قریب ہونا ہے۔ اور ثلاثی مزید (باب تفعیل وغیرہ) کی صورت میں اس کا معنی ناپ تول میں کمی کرنا اور دھوکہ دینا ہے۔ (طَفَّ يَطِفُّ ' طَفَّفَ يُطَفِّفُ مُطَفِّفُ ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والے کو کہتے ہیں۔

۶۹۳۔ طَفِق

کسی کام کا آغاز کرنا۔ اس کے بعد اس کام کا ذکر ضرور آتا ہے۔ (طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا وَرَقِ الْجَنَّةِ وہ اپنے آپ پر جنت کے پتے ٹانکنے لگے۔ (طَفِقَ يَطْفَقُ)

۶۹۴۔ طُفُوء

آگ یا نور کے بجھ جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (طَفِیَ یَطْفَأُ ' اَطْفَأَ یُطْفِئُ)

۶۹۵۔ طَلّ

ہلکی بارش برسنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ طل ہلکی بارش کو کہا جاتا ہے۔ فعل کی صورت میں اس کا معنیٰ خون کا ضائع جانا ہے۔ (طَلَّ یَطُلُّ)

۶۹۶۔ طَلَب

کسی چیز کی تلاش و خواہش کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں طالب' مطلوب' طلبہ اسی کے مشتقات ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (طَلَبَ یَطْلُبُ)

۶۹۷۔ طُلُوع

نمو دار ہونے' جاننے اور متوجہ ہونے کے معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل اور باب افتعل کی صورت میں آیا ہے۔ اطلاع' طلوع فجر' اطلاعات' مطلع وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں اردو میں مستعمل ہیں۔ (طَلَعَ یَطْلَعُ ' اِطَّلَعَ یَطَّلِعُ ' اَطْلَعَ یُطْلِعُ)

۶۹۸۔ طلاق

آزاد کرنے اور کھلا چھوڑ دینے کے معنیٰ میں آتا ہے۔ عورت کو علیحدہ کرنے کا معنیٰ بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ اس معنیٰ میں قرآن مجید میں یہ لفظ باب تفعیل کی صورت میں

استعمال ہوا ہے۔ باب انفعال کی صورت میں اس کا معنیٰ چلے جانا ہے۔ طلاق کا لفظ دوسرے معنی میں اردو میں کثیر الاستعمال ہے۔ (طَلَقَ يَطْلُقُ ، طَلَّقَ يُطَلِّقُ ، اِنْطَلَقَ يَنْطَلِقُ)

۶۹۹۔ طَمّ

اس کا معنیٰ ہے برتن کا پانی سے بھر جانا' پانی کا گہرا ہونا اور کسی معاملے کا عظیم ہونا' اور برابر کر دینا۔ تیسرے اور آخری معنیٰ کی مناسبت سے قیامت کو طامّۃ کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (طَمَّ يَطِمُّ)

۷۰۰۔ طَمْث

عورت کے حیض آنے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں میل' فساد' خون' شک و شبہ کو کہا جاتا ہے۔ (طَمَثَ يَطْمُثُ) ۔ فعل کی صورت میں اس کا معنیٰ چھونا ہے۔

۷۰۱۔ طَمْح

نظر اٹھا کر کسی چیز کو دیکھنے اور گھوڑے کے سرکشی کے طور پر اگلے قدم اٹھا لینے کو کہتے ہیں۔ اس طرح سرکشی اور نافرمانی کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پہلے معنیٰ کے لحاظ سے اردو کی ترکیب مطمحِ نظر اس سے ماخوذ ہے۔ (طَمَحَ يَطْمَحُ)

۷۰۲۔ طَمْس

دور ہو جانے اور مٹا دینے کے معانی دیتا ہے۔ مطموس اندھے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (طَمَسَ يَطْمِسُ)

۷۰۳- طَمَع

حرص و لالچ کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں کثیر الاستعمال لفظ ہے۔ (طَمِعَ یَطْمَعُ)
قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۷۰۴- طمانیت

اگر طمن مادہ ہو تو لفظی معنیٰ پیٹھ دوہری کرنے کے ہیں۔ اور اگر اسے رباعی مجرد طمان کا مصدر جانا جائے تو اس کا معنیٰ ساکن کرنا ہے۔ اردو میں طمانیت و اطمینان قلب، مطمئن کے الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ (طَمْئَنَ یُطَمْئِنُ (اِطْمَأَنَّ یَطْمَئِنُّ

۷۰۵- طَوْع' طاعته

کسی کے مطیع و فرماں بردار بننے کا معنیٰ دیتا ہے۔ یہی معنیٰ باب افعال کی صورت میں ہوتے ہیں۔ باب تفعل کی صورت میں اس کا معنیٰ خوشی سے' فرض سے زیادہ اطاعت کرنے یا نفلی عبادت کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں طاعت' اطاعت' مطیع وغیرہ مستعمل الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ باب استفعال کی صورت میں اس کا معنیٰ کسی کام کی طاقت رکھنا ہے۔ (طَاعَ یَطُوْعُ ' اَطَاعَ یُطِیْعُ ' تَطَوَّعَ یَتَطَوَّعُ اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ)

۷۰۶- طَوْق' طَاقَة

کسی چیز پر قدرت رکھنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اس معنیٰ میں باب افعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ طوق گلے کے ایک زیور کو بھی کہتے ہیں۔ اس معنیٰ میں باب تفعیل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ اردو میں دونوں لحاظ سے مستعمل ہے۔
(طَاقَ یَطُوْقُ ' اَطَاقَ یُطِیْقُ ' طَوَّقَ یُطَوِّقُ)

۷۰۷۔ طَواف ' طَیف

کسی چیز کے گرد گھومنے کو کہتے ہیں۔ اور اسلام کی اصطلاح میں خانہ کعبہ کے گرد گھومنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں مستعمل لفظ طوفان اور طائفہ اس سے ماخوذ ہے۔
طوّاف خادم وغیرہ کو کہتے ہیں۔ دماغ میں گھومنے والے خیال کو طائف کہا جاتا ہے۔
طائف جنون اور غصے کو بھی کہتے ہیں۔ (طَافَ یَطُوْفُ)

۷۰۸۔ طُوْل ' طَوْل

طول (ط کی پیش کے ساتھ) مصدر ہو تو اس کا معنیٰ لمبائی ہوتا ہے۔ طول و عرض اردو میں کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ طَوْلْ مصدر ہو تو اس کا معنیٰ قدرت رکھنا' بخشش کرنا اور بے نیازی دکھانا اس کا معنیٰ ہوتا ہے۔ (طَالَ یَطُوْلُ) باب تفاعل (تَطَاوَلَ یَتَطَاوَلُ) کی صورت میں اس کا معنیٰ مدت مدید کا گزر جانا ہے۔

۷۰۹۔ طَیّ

لپیٹنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (طَوٰی یَطْوِیْ)

۷۱۰۔ طِیّب

لذیذ' میٹھی' حسین اور عمدہ ہونے کو کہتے ہیں۔ طیب پاکیزہ چیز کو کہا جاتا ہے۔ طیب نفس جی کی خوشی کو کہتے ہیں۔ مدینہ طیبہ کی ترکیب ہمارے ہاں اکثر مستعمل ہے۔ حیاۃ طیبہ کا معنیٰ سعادت' بھلائی' خوش نصیبی کی اور اچھی زندگی ہے۔ (طَابَ یَطِیْبُ)

۷۱۱- طہارت

پاک و صاف ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل افتعال، تفعل اور افعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ ان صورتوں میں اس میں مبالغہ آجاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے خوب اور ہر طرح کی نجاست سے پاک صاف ہونا۔ اردو میں طہارت، طاہر، تطہیر، الفاظ اکثر استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ (طَهَرَ يَطْهُرُ اِطَّهَرَ يَطَّهِرُ، تَطَهَّرَ يَتَطَهَّرُ، اَطْهَرَ يُطْهِرُ)

۷۱۲- طَیَران

اڑنے کو کہتے ہیں۔ طائر بمعنی پرندہ، جس کی جمع طیور آتی ہے۔ اور طیارہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ اور اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ باب تفعل کی صورت میں اس کا معنی بدشگونی لینا بھی ہے۔ کیونکہ طائر کا ایک معنی شگون بھی ہے۔ طَارَ يَطِيْرُ تَطَيَّرَ يَتَطَيَّرَ۔

ظ

۷۱۳- ظَعْن

سفر کے لئے کوچ کرنے کو کہتے ہیں۔ ظعینہ ہودج کو کہا جاتا ہے اس کی جمع ظعائن آتی ہے۔ (ظَعَنَ يَظْعَنُ)

۷۱۴- ظَفَر

اپنا مقصد حاصل کر لینے کا معنی دیتا ہے۔ فتح و ظفر کے الفاظ اردو میں اکثر زیر استعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (ظَفِرَ، يَظْفَرُ، اَظْفَرَ يُظْفِرُ) ظ اور ف کی پیش کے ساتھ اس کا معنی ناخن ہوتا

ہے جس کی جمع اظفار آتی ہے۔

۷۱۵۔ ظِلّ' ظَلّ

کوئی کام ہمیشہ کرتے رہنے کو کہتے ہیں۔ ظِلْتُ اس سے ماضی مطلق صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ جو دراصل ظَلِلْتُ تھا۔ تخفیف کی غرض سے ایک لام گرا دیا گیا۔ اور ظ کی زیر کے ساتھ سائے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع ظلال آتی ہے۔ قرآن مجید میں یہ باب افعال اور تفعیل کی صورت میں آیا ہے۔ ظِلِ ظلیل ' دائمی یا گھنے سائے کو کہا جاتا ہے۔ اس معنیٰ میں یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ ظَلَّ یَظَلُّ' اَظَلَّ یُظِلُّ)

۷۱۶۔ ظُلْم' ظُلْمت

پہلے مصدر کے لحاظ سے کسی پر زیادتی کرنے یا کسی شے کو اپنے موقع و محل پر نہ رکھنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں ظلم' ظالم' مظلوم پہلے معنوں کے لحاظ سے مستعمل ہیں۔ دوسرے مصدر کے اعتبار سے اس کا معنیٰ سیاہ اور تاریک ہوتا ہے۔ اس کی جمع ظلمات آتی ہے۔ اور اس معنیٰ میں باب افعال قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ اس معنیٰ سے اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (ظَلَمَ یَظْلِمُ ' اَظْلَمَ یُظْلِمُ)

۷۱۷۔ ظَمَاءٌ

سخت پیاس لگنے کو کہتے ہیں۔ ظَمْاٰن پیاسے کو کہتے ہیں۔ ظَمَأَ یُظْمَأُ

۷۱۸۔ ظَنّ

گمان غالب رکھنے کا معنیٰ بھی دیتا ہے۔اور یقین کامل رکھنے کا بھی۔ قرآن مجید میں دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔اور اردو میں بھی پہلے معنوں میں مشہور ہے۔

(ظَنَّ یَظُنُّ)

۷۱۹۔ ظُہُوْر ' ظُہر

پوشیدہ سے ظاہر ہونے' کسی چیز کے اوپر چڑھ جانے یا غالب آنے کے معنوں میں آتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنیٰ ظاہر کرنا اور باب تفاعل کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا ہے۔ ظُہر' پشت اور پیٹھ کو بھی کہتے ہیں۔ جس کلام میں بیوی کو ماں بہن کی پشت کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔ ظہار کہا جاتا ہے۔ ظُہر یا ظہیر پیشی کے وقت کو کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (ظَهَرَ يَظْهَرُ ' اَظْهَرَ يُظْهِرُ ' تَظَاهَرَ ' يَتَظَاهَرُ)

ع

۷۲۰۔ عَبَأ

کوئی چیز تیار کرنے یا اس کا ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ منفی صورت میں استعمال ہو تو اس کا معنیٰ "پرواہ نہ کرنا" ہے۔ (عَبَأَ يَعْبَأُ)

۷۲۱۔ عَبَث

کھیلنے اور فضول و بے مقصد کام کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ عبث ایسے کام کو کہا جاتا ہے۔ جو بے مقصد ہو۔ اردو میں بھی اس کے یہی معنیٰ مستعمل ہیں۔ (عَبَثَ يَعْبَثُ)

۷۲۲۔ عِبادت

انتہائی عاجزی کے ساتھ خدمت و اطاعت کرنے کو کہتے ہیں۔ عبد غلام کو کہتے ہیں۔

جس کی جمع عباد آتی ہے۔ عبد' عبادت' عابد' معبود' اردو میں کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (عَبَدَ یَعْبُدُ ' عَبَّدَ یُعَبِّدُ)

۲۲۳۔ عَبَر 'عِبْرت' تَعْبیر

کسی چیز کو جانچنے' خواب کی تشریح کرنے' بیان کرنے' راستہ طے کرنے' پار کرنے کے معانی دیتا ہے۔ عبرۃ ' نصیحت و سبق کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی یہ تمام معانی مستعمل ہیں۔ اعتبار' معتبر' عبرت' تعبیر کے الفاظ سے کون اردو دان واقف نہیں۔ عَبَرَ یَعْبُرُ ' اِعْتَبَرَ یَعْتَبِرُ ' عَبَّرَ یُعَبِّرُ)

۲۲۴۔ عُبُوس

تیوری چڑھانے کو کہتے ہیں۔ اسی مناسبت سے یومٌ عَبُوس سخت دن (قیامت) کو کہا جاتا ہے۔ (عَبَسَ یَعْبِسُ)

۲۲۵۔ عَتاب

کسی کام پر ناراض ہونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ باب افعل کی صورت میں اس کا معنی عذاب دور کرنا یا راضی کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے عتبیٰ رضامندی کو کہا جاتا ہے۔ اور باب استفعل (استعتاب) کسی کی رضا طلب کرنا ہے۔ (وَلَاھُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ) اردو میں عتاب اور معتوب الفاظ عام ہیں۔ (عَتَبَ یَعْتُبُ ' اِسْتَعْتَبَ یَسْتَعْتِبُ ' عَاتَبَ یُعَاتِبُ اَعْتَبَ یُعْتِبُ)

۲۲۶۔ عَتاد

کوئی چیز تیار کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حاضر و موجود شے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن

مجید میں اس کے لئے باب افعال استعمال ہوا ہے۔ (عَتَدَ یَعْتُدُ ' اَعْتَدَ یُعْتِدُ)

۷۲۷۔ عِتْق

پرانا ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ بیت اللہ کو اَلْبَیْتُ الْعَتِیْقُ بمعنی خدا کا قدیم گھر کہا جاتا ہے۔ اور غلامی سے آزاد ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ (عَتَقَ یَعْتِقُ ' اَعْتَقَ یُعْتِقُ)

۷۲۸۔ عُتُوّ

تکبر کرنے اور حد سے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ عِتِیّ سرکش اور حد سے بڑھے ہوئے کو کہا جاتا ہے۔ (عَتِیَ یَعْتَیٰ)

۷۲۹۔ عَتْل

سختی سے کھینچنے یا برائی کی طرف لپکنے کو کہتے ہیں اور عتل' پیٹو' تنگ دل اور سخت مزاج آدمی کو کہا جاتا ہے۔ عَتَلَ یَعْتَلُ

۷۳۰۔ عُثُور

کسی خفیہ بات پر مطلع ہونے کو کہتے ہیں۔ عَثَرَ یَعْثُرُ ' اَعْثَرَ یُعْثِرُ)

۷۳۱۔ عُثُوّ

فتنہ و فساد یا کفر و تکبر میں حد سے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَثَا یَعْثُوْ ' عَثَی یَعْثِیْ ' عَثِیَ یَعْثَیٰ)

۷۳۲۔ عَجَب

حیران رہ جانے کو کہتے ہیں۔ عُجاب حد سے زیادہ حیران کر دینے والے امر کو

کہا جاتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا مطلب خوش کرنا بھی ہے۔ اردو میں عجیب' تعجب کے الفاظ کثیرالاستعمال ہیں۔ (عجب یَعْجَبُ ' اَعْجَبَ یُعْجِبُ)

۷۳۳۔ عَجْز

کسی کام کے کرنے پر قادر نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ عجوز اسی لئے بڑھیا کو کہا جاتا ہے۔ عجز' عاجز' عاجزی' اعجاز' معجزہ اردو کے کثیرالاستعمال الفاظ ہیں۔ عجز (عین کی زبر کے ساتھ) کسی چیز کے پچھلے حصے کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اعجاز آتی ہے۔ اعجاز النخل کھجور کے تنے کے معنی رکھتا ہے۔ (عَجَزَ یَعْجُزُ) اَعْجَزَ یُعْجِزُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔

۷۳۴۔ عَجَل

کسی کام میں جلدی کرنے کو کہتے ہیں۔ اس لئے فوری طور پر حاصل ہونے والی چیز (نقد) کو عاجل کہا جاتا ہے اور اس مناسبت سے دنیا کو عاجلہ کہا جاتا ہے۔ عجلت' تعجیل' معجل اردو کے جانے پہچانے الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعیل' افعال اور استفعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے (عَجِلَ یَعْجَلُ ' اَعْجَلَ یُعْجِلُ ' عَجَّلَ یُعَجِّلُ ' اِسْتَعْجَلَ یَسْتَعْجِلُ عِجْل (عین کی زیر کے ساتھ) بچھڑے کو کہا جاتا ہے۔

۷۳۵۔ عَجْم

زبان میں لکنت ہونے یا کسی امر سے اچھی طرح واقف نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ عرب غیر عربی کو گونگا قرار دیتے ہوئے اعجمی یا عجمی کہتے ہیں۔ (عَجَمَ یَعْجُمُ)

۷۳۶۔ عَدّ

گننے اور شمار کرنے کو کہتے ہیں۔ عدد' معدود' تعداد اردو میں مستعمل الفاظ اسی سے

ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں باب ثلاثی مجرد اور تفعیل اور افعال کی صورت میں آیا ہے۔ افعال کی صورت میں اس کا معنیٰ تیار و مہیا کرنا ہے۔ (عَدَّیَعُدُّ ' اَعَدَّیُعِدُّ ' عَدَّدَ یُعَدِّدُ)

۴۳۷۔ عدل' عدول

سیدھا کرنے' مساوات قائم کرنے' انصاف کرنے' حق سے ہٹ جانے کے معانی دیتا ہے۔ عدل و انصاف' عادل' عدالت' حکم عدولی وغیرہ الفاظ انہی معنیٰ میں اردو میں مستعمل ہیں۔ (عَدَلَ یَعْدِلُ)

۴۳۸۔ عُدْوان' عَدَاوت

اس کا معنیٰ دوڑنا بھی ہے۔ چنانچہ عادیات دوڑنے والے گھوڑوں کو کہتے ہیں۔ اور حد سے بڑھ جانا بھی۔ عدو بمعنیٰ دشمن' تعدی' متعدی وغیرہ الفاظ اردو میں اسی معنیٰ میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں باب ثلاثی مجرد' افتعال' تفعل استعمال ہوئے ہیں۔ (عَدَا یَعْدُوْ ' اِعْتَدَیٰ یَعْتَدِیْ ' تَعَدَّیٰ یَتَعَدَّیٰ)

۴۳۹۔ عَذَاب' عَذْب

شدت پیاس سے کھانا چھوڑ دینے' روکنے اور قید کرنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ چنانچہ عذاب ایسی ہی کیفیت کو کہا جاتا ہے۔ لفظ عذاب اور تعذیب اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب تفعیل استعمال ہوا ہے۔ اس کا دوسرا معنیٰ پانی کا خوشگوار ہونا ہے۔ عَذْب شیریں اور عمدہ پانی کو کہتے ہیں۔ (عَذِبَ یَعْذَبُ ' عَذَّبَ یُعَذِّبُ)

۴۴۰۔ عَرَب

عروبتہ مصدر ہو تو اس کا معنیٰ عربی یا فصیح و بلیغ ہونا ہے۔ اعرابی اس عربی کو کہتے

ہیں جو دیہاتی ہو۔ اس کی جمع اَعراب آتی ہے۔ عرب (عَرَبَ یَعْرُبُ)

۲۴۱۔ عُرُوج

اس لفظ کا ایک معنی لنگڑا ہو جانا ہے۔ اس لئے اَعْرَج لنگڑے کو کہا جاتا ہے۔ اور دوسرا معنی اوپر چڑھنے کے ہیں۔ چنانچہ معراج سیڑھی کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع معارج آتی ہے۔ اردو میں عروج و زوال اور معراج اس آخری معنی میں مستعمل ہیں۔ (عَرَجَ یَعْرِجُ)

۲۴۲۔ عُذر

کسی نامناسب کام کے ارتکاب کی مجبوری قبول کرنے کو کہتے ہیں۔ عذر اور معذور اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں آیا ہے۔ (عَذَرَ یَعْذِرُ' اِعْتَذَرَ یَعْتَذِرُ)

۲۴۳۔ عَرّ' مَعَرّۃ' اِعتِرار

کسی چیز کا برا لگنا ہے۔ چنانچہ مَعَرّہ برائی' گناہ' تکلیف اور عیب کو کہتے ہیں۔ باب افتعال کی صورت میں اس کا معنی "محتاج" بغیر سوال کئے خیرات چاہنا ہے۔ (عَرَّیَعُرُّ' اِعْتَرَّیَعْتَرُّ)

۲۴۴۔ عَرش

لکڑی کی کوئی عمارت کھڑی کرنے' کسی بیل کو لکڑی کی چھت پر چڑھانے اور چھت بلند کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ بادشاہی تخت' چھتری' خیمے' سایہ دار مکان' کنویں کے کنارے پر کھڑی عمارت' کسی چیز کے ستون' گھر کی چھت اور قوم کے سردار کو عرش کہا جاتا ہے۔ عرش سایہ دار گھر اور خیمے کو کہتے ہیں۔ عرش اردو میں ان میں سے

اکثر معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (عَرَش یَعْرِشُ)

۴۴۵۔ عَرْض 'عُرُوض 'اِعْراض

اس کے معنیٰ ظاہر ہونا' پیش کرنا' کوئی عارضہ لاحق ہونا' چوڑا ہونا' اشارۃً کوئی بات کرنا ہے۔ قرآن مجید میں تقریباً سارے معنی آئے ہیں۔ چنانچہ عَارِض بادل کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں عرض' عرضی' عارضی' عارضہ' معروض' عریضہ وغیرہ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ باب افعل کی صورت میں اس کا معنیٰ کسی چیز سے منہ پھیر لینے اور تفعل باب کی صورت میں کسی چیز کے درپے ہونے اور باب تفعیل کی صورت میں "اشارۃ و کنایۃ" سے کوئی بات کرنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ (عَرَضَ یَعْرِضُ ' اَعْرَضَ یُعْرِضُ ' عَرَّضَ یُعَرِّضُ)

۴۴۶۔ عِرفان' معرفت

جاننے اور پہچاننے کو کہتے ہیں۔ باب افتعل کی صورت اس کا معنیٰ کسی چیز کا اقرار کر لینا ہے۔ عرفان' معرفت' عارف' معروف' تعریف' وغیرہ الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ اعراف' جنت اور دوزخ کے درمیان ایک ایسے درجے کو کہتے ہیں۔ جہاں وہ لوگ ہوں گے جن کے نیک و بد اعمال برابر ہوں گے۔ عَرَفَ یَعْرِفُ)

۴۴۷۔ عَرْو' عُریً

عَرْو مصدر ہو تو اس کا معنیٰ مصیبت وغیرہ کا نازل ہونا' یا کسی چیز کے لئے قبضہ (حلقہ) پکڑنے کے لئے بنانا ہے۔ عروۃ (بمعنی حلقہ) اسی سے ماخوذ ہے۔ عری مصدر ہو تو اس کا معنیٰ ننگا ہونا ہے۔ اردو میں مستعمل لفظ عریانی اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں باب افتعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (عَرَا یَعْرُوْ ' عَرِیَ یَعْرَیٰ ' اِعْتَرَیٰ یَعْتَرِیْ)

۷۴۸۔ عَزْب

اگر عزوب مصدر ہو تو غائب اور پوشیدہ ہو جانے کو کہتے ہیں۔ اور اگر عزبۃ مصدر ہو تو اس کا معنی نکاح یا شادی نہ کرنا ہے۔ عَزَبَ یَعْزُبُ

۷۴۹۔ عَزْر' تعزیر

کسی کو ملامت کرنے' سخت سزا دینے' روکنے اور کسی کی مدد کرنے کے معانی دیتا ہے۔ پہلے معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (عَزَرَیَعْزِرُ ' عَزَّرَ یُعَزِّرُ)

۷۵۰۔ عُزْلت' عَزْل

گوشہ گیری' کسی جگہ سے علیحدہ کرنے اور ہٹانے کو کہتے ہیں۔ مَعْزِل بمعنی علیحدگی اسی سے ماخوذ ہے۔ اردو میں عُزْلت اور معزول کے الفاظ اس معنیٰ میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں باب افتعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (عَزَلَ یَعْزِلُ اِعْتَزَلَ یَعْتَزِلُ)

۷۵۱۔ عَزْم

کسی کام کا پختہ ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ عزم مصمم اور عازم سفر ہونا اردو میں اکثر مستعمل ہیں۔ (عَزَمَ یَعْزِمُ)

۷۵۲۔ عَزْو

کسی کی طرف نسبت کرنے کو کہتے ہیں۔ عزۃ جس کی جمع عزون (عزین) آتی ہے۔ لوگوں کی اس جماعت کو کہتے ہیں۔ جس کی طرف کوئی انسان منسوب ہوتا ہے۔ عَزَ یَعْزُوْ ' عَزَایَعْزِیْ)

۷۵۳۔ عُسْرت، عُسْر

حالات کے تنگ، مشکل اور شدید ہو جانے کو کہتے ہیں۔ اس لئے عسرت، غربت یا ناساز گاری حالات پر بولا جاتا ہے۔ اردو میں بھی انہی معنوں یہ لفظ مستعمل ہے۔ عَسَرَ یَعْسِرُ، اَعْسَرَ یُعْسِرُ باب افعال کی صورت میں اس کا معنیٰ کسی کو غربت و تنگی کی حالت میں پانا ہے۔

۷۵۴۔ عَسْعَس

دو باہم مخالف معنے رکھتا ہے۔ چنانچہ وَالیلِ اِذا عَسْعَس کا معنیٰ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ قسم ہے رات کی جب چلی گئی یا جب گہری اور تاریک ہوگئی۔ (عَسْعَس یُعَسْعِسُ) رباعی مجرد ہے۔

۷۵۵۔ عَسَی

افعال جامدہ میں سے ہے، کسی فعل کے امکان وقوع کو ظاہر کرتا ہے اس کی آگے گردان نہیں چلتی۔

۷۵۶۔ عَصْب

باندھنے، لپیٹنے اور جمع ہونے کو کہتے ہیں۔ پہلے معنیٰ کے لحاظ سے اعصاب اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے عصبہ و عصبات اسی سے ماخوذ ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ اس کے علاوہ عصبیت، تعصب، متعصب سب اسی کے مشتقات ہیں۔ (عَصَبَ یَعْصَبُ)

۷۵۷۔ عَشْو

کم نظر آنے کو کہتے ہیں۔ عَشِیّ ' عَشِیَّہ اندھیرا ہونے اور اداس وقت کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں عشاء کا لفظ بہت مشہور ہے۔ اگر اس کا صلہ عن ہو تو اس کا معنی کسی چیز سے احتراز کرنا ہے۔ قرآن مجید میں باب ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (عَشِیَ یَعْشٰی ' عَشَا یَعْشُوْ)

۷۵۸۔ عَصْر

نچوڑنے کا معنی دیتا ہے۔ طب کا لفظ عصارہ اسی سے ماخوذ ہے۔ اس کا ایک دوسرا معنی عصر بمعنی زمانہ سے ماخوذ ہے۔ اور اس صورت میں باب مفاعلہ استعمل ہوتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں (اعصار) اس کا معنی ہوا کا بگولے کی طرح اٹھنا ہے۔ عصر بمعنی زمانہ اور سہ پہر اردو میں عام مستعمل ہے۔ (عَصَرَ یَعْصِرُ ' عَاصَرَ یُعَاصِرُ ' اَعْصَرَ یُعْصِرُ)

۷۵۹۔ عِصْمت

روکنے یا رسی کے ساتھ باندھنے اور کسی برائی سے بچانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اردو میں عصمت (پاک دامنی) معصوم (بے گناہ) انہیں معنوں میں مستعمل ہیں۔ باب افتعال کی صورت میں اس کا معنی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے اور باب استفعل کی صورت میں کسی برائی سے بچ جانے کا معنی دیتا ہے۔ (عَصَمَ یَعْصِمُ ' اِعْتَصَمَ یَعْتَصِمُ ' اِسْتَعْصَمَ یَسْتَعْصِمُ)

۷۶۰۔ عِصیان ' عَصْوٌ

واؤ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی کسی کو لاٹھی سے مارنا ہے۔ کیونکہ عصا کا معنی لاٹھی

ہے۔ جس کی جمع عِصِیّ آتی ہے۔ ی کے ساتھ ہو تو اس کا معنیٰ کسی کی نافرمانی کرنے کو کہتے ہیں۔ عصیاں' معصیت' عاصی' شفیع عاصیاں کے الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (عَصَا یَعْصُوْ ' عَصَی یَعْصِیْ)

۷۶۱۔ عَصْف

ہوا کے زور سے چلنے کو کہتے ہیں۔ اور عاصفہ آندھی کو کہا جاتا ہے۔ (عَصَفَ یَعْصِفُ)

۷۶۲۔ عُشْر

اسم کی صورت میں دسویں حصے کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں عشر وصول کرنے کو کہتے ہیں عشر یا عشرہ دس کو اور عشروں بیس کو کہتے ہیں۔ عشر اور معشار دسویں حصے کو کہا جاتا ہے۔ باب مفاعلہ کی صورت میں اس کا معنیٰ مل جل کر رہنا ہے۔ چنانچہ عشرہ خاندان اور معشر جماعت کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں عشر اور معاشرہ اور عشرت کے الفاظ دونوں معانی میں اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ عِشَار (عاشرہ) ان اونٹنیوں کو کہا جاتا ہے۔ جن کے حمل کو دس مہینے گذر چکے ہوں۔ (عَاشَرَ یُعَاشِرُ)

۷۶۳۔ عَضّ

دانتوں سے کاٹنے اور پکڑنے کو کہتے ہیں۔ (عَضَّ یَعَضُّ)

۷۶۴۔ عَضْل

کسی پر تنگی کرنا اور کسی کام سے روکنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَضَلَ یَعْضُلُ)

۶۶۵۔ عُضْو

جدا جدا اور پارہ پارہ کرنے کو کہتے ہیں۔ عضو و اعضاء اردو میں بھی مستعمل ہیں
عِضَة ' فرقہ ' قطعہ یا جز کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع عضین آتی ہے۔ (عَضَا یَعْضُوْ)

۶۶۶۔ عَطْل ' تَعَطُّلْ

کسی چیز سے خالی اور محروم ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ تَعَطُّلْ کا معنی بے عمل ہونا ہے۔ اردو میں تعطل اور تعطیل کے الفاظ عام مستعمل ہیں۔ عَطَلَ یَعْطِلُ

۶۶۷۔ عظم ' عظمت

بڑے ہونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اردو میں بھی عظمت' عظیم' تعظیم کے الفاظ اکثر مستعمل ہیں۔ اسم کی صورت میں اس کا معنیٰ ہڈی ہے۔ جس کی جمع عظام آتی ہے
(عَظُمَ یَعْظُمُ عَظَّمَ یُعَظِّمُ)

۶۶۸۔ عَطْف

کسی چیز کی طرف مائل ہونے' لپٹنے اور کسی پر شفقت کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ عطوف مہربان اور شفیق کو کہا جاتا ہے' عطف و معطوف کے الفاظ اردو گرامر کے مشہور الفاظ ہیں۔ شفقت کے معنوں میں عاطفت بھی اردو میں مستعمل ہے۔ (عَطَفَ یَعْطِفُ)

۶۶۹۔ عَطا

کسی چیز کے پکڑنے کو کہتے ہیں۔ باب افعال کی صورت میں کوئی چیز کسی کو پکڑانے اور دینے کو کہتے ہیں۔ عطا' عطیہ' معطی کے الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ (عَطَا یَعْطُوْ ' اَعْطَی یُعْطِیْ)

۷۷۰۔ عِفت' عَفاف

نامناسب کام سے باز رہنے کو کہتے ہیں۔ خاص طور پر زنا کے ارتکاب سے باز رہنے کو اردو میں عفت اور عفیف (پاکدامنی کے معنوں میں) کثیر الاستعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَفَّ یَعِفُّ ' تَعَفَّفَ یَتَعَفَّفُ)۔

۷۷۱۔ عَفْو

کسی کا جرم نظر انداز کر دینے اور اس پر سزا نہ دینے کو کہتے ہیں۔ عَفُوٌّ معاف کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ اس مناسبت سے عافیت سلامتی و آسائش کو کہتے ہیں۔ اردو میں عفو' معافی' معاف' استعفا' الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَفَا یَعْفُوْ) اس کا ایک معنی بڑھ جانا بھی ہے۔

۷۷۲۔ عَقْب' عُقُوْبَت

کسی کے پیچھے آنے کو کہتے ہیں۔ لفظ عاقبت بمعنی آخرت اس سے ماخوذ ہے۔ عقب پاؤں کے پچھلے حصے۔ ایڑی کو کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا معنی کسی کے جرم کی اسے سزا دینا ہے۔ جس کا مصدر عقوبت آتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب مفاعلہ استعمال ہوا ہے۔ اردو میں یہ سارے الفاظ مستعمل ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا ایک معنی کسی سابق حاکم کے فیصلے کے خلاف فیصلہ دینا ہے اور دوسرا معنی پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھنا ہے۔ (عَقَبَ یَعْقُبُ ' عَاقَبَ یُعَاقِبُ ' عَقَّبَ یُعَقِّبُ)

۷۷۳۔ عَقْد

گرہ لگانے اور کسی معاملے کو خوب پکا کرنے کو کہتے ہیں۔ عُقدہ اردو کی طرح

عربی میں بھی گرہ کو کہا جاتا ہے۔ اور عقد معاملے یا عہد کے معنوں آتا ہے۔ اور اردو میں عقد نکاح کی مناسبت سے معروف ہے۔ جس کی جمع عقود آتی ہے۔ اعتقاد' عقیدہ' معتقد' انعقاد' کے الفاظ اردو میں انہی معنوں میں کثیر الاستعمال ہیں۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں یہ بشکل عَقَدَ یَعْقِدُ استعمال ہوتا ہے۔

۷۷۴۔ عَقْر

زخمی کرنے' ذبح کرنے اور اونٹ کی کونچیں کاٹ دینے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں آخری معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ (عَقَرَ یَعْقِرُ)

۷۷۵۔ عَقْل

کسی چیز کو روکنے' اور کسی معاملے پر غور و فکر کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں عقل' عاقل اور معقول' معقولیت وغیرہ الفاظ اس دوسرے معنے میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَقَلَ یَعْقِلُ)

۷۷۶۔ عُقْم

بانجھ ہو جانے کو کہتے ہیں۔ اس عورت کو جس کے ہاں بچہ نہ ہو سکے' عقیم کہا جاتا ہے۔ (عَقُمَ یَعْقُمُ)

۷۷۷۔ عُکُوف

علیٰ صلہ ہو تو کسی کام پر جم جانے کو کہتے ہیں' اس سے لفظ اعتکاف نکلا ہے۔ جس کا معنیٰ کسی جگہ پر رک جانا ہے۔ چنانچہ عاکف مسافر کے مقابلے میں مقیم کو کہا جاتا ہے۔ اعتکاف اور معتکف اردو کے متعارف الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں صرف ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَکَفَ یَعْکِفُ)

۷۷۸۔ علم

ع کی زبر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی کسی چیز پر کوئی علامت (نشان) لگانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ عَلَمَ جس کی جمع اعلام آتی ہے۔ کا معنی نشانی' جھنڈا اور بلند پہاڑ ہے۔ اور ع کی زیر کے ساتھ جاننے اور پہچاننے کو کہتے ہیں۔ پہلے معنوں میں علامت اور دوسرے معنوں میں علم' عالم' معلوم وغیرہ الفاظ اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ لفظ عالَم جس کا معنی جہان اور جس کی جمع عالمین آتی ہے۔ میں دونوں معنے پائے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل اور تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ عَلِمَ يَعْلَمُ' عَلَّمَ يُعَلِّمُ' تَعَلَّمَ يَتَعَلَّمُ)

۷۷۹۔ عَلَق

کسی چیز کے ساتھ بندھ جانے اور محبت ہو جانے کا معنی دیتا ہے۔ علاقہ' تعلق' متعلق' اسی سے ماخوذ اور اردو میں مستعمل ہیں۔ عَلَقَه' جمے ہوئے خون اور جونک کو کہا جاتا ہے۔ (عَلِقَ يَعْلَقُ)

۷۸۰۔ عَلَن' عَلاَنِيه

کسی چیز کا ظاہر و باہر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب افعل استعمال ہوا ہے۔ علانیہ اور اعلان اردو میں کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ (عَلَنَ يَعْلُنُ' أَعْلَنَ يُعْلِنُ)

۷۸۱۔ عُلُوّ

بلند ہونے' غالب آنے' کسی مکان پر چڑھنے' سوار ہونے' زمین میں تکبر کرنے کے معانی دیتا ہے۔ اردو میں عالی' تعالیٰ وغیرہ الفاظ اس سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی

مجرد کے علاوہ باب تفاعل اور باب استفعل کی صورت میں آیا ہے۔ اس صورت میں اس کا معنیٰ غالب رہنا ہے۔ (اِسْتَعْلٰی یَسْتَعْلِیْ ' عَلاَیَعْلُوْ تَعَالٰی یَتَعَالٰی)

۸۲۷۔ عَمَدٌ 'عُمُود

کسی چیز کو کسی کے سہارے کھڑا کرنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اس لئے عماد ستون کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع عُمُد آتی ہے۔ اردو میں مستعمل لفظ اعتماد اس سے ماخوذ ہے۔ اس کا دوسرا معنیٰ ارادہ قصد کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَمَدَ یَعْمِدُ تَعَمَّدَ یَتَعَمَّدُ)

۸۳۷۔ عَمَل

کوئی چیز بنانے یا محنت کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ عمل کام کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع اعمال ہے۔ اردو کا کثیرالاستعمال لفظ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَمِلَ یَعْمَلُ)

۸۴۷۔ عُمْق

گہرا ہونے اور طویل ہونے کے معنیٰ دیتا ہے۔ چنانچہ عمیق گہرے کو بھی کہتے ہیں۔ اور چوڑے راستے کو بھی' پہلے معنوں میں اردو میں مستعمل ہے (عَمُقَ یَعْمُقُ)

۸۵۷۔ عُمُر 'عِمارہ

کوئی مکان بنانے' آباد ہونے یا آباد کرنے کو کہتے ہیں۔ لفظ عمارۃ و تعمیر' معمار انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ اور لفظ عمرۃ کا معنیٰ ایک مکان مخصوص (بیت اللہ) کے ارادہ اور بارونق و آباد رکھنے کا نام ہے۔ اس کا دوسرا معنیٰ کسی کو زندہ و باقی رکھنا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب تفعیل استعمال ہوا ہے۔ لفظ عمر اس سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید

میں باب استفعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (عَمَرَ یَعْمُرُ عَمَّرَ یُعَمِّرُ' اِسْتَعْمَرَ یَسْتَعْمِرُ' اِعْتَمَرَ یَعْتَمِرُ)

۷۸۶۔ عَمَه

راستے سے بھٹک جانے اور ایسی جگہ سرگرداں ہونے کو کہتے ہیں۔ جس میں سیدھی راہ پکڑنے کا کوئی نشان و علامت نہ ہو۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَمِهَ یَعْمَهُ)

۷۸۷۔ عَمًی

بصارت یا بصیرت دونوں کے زائل ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اعمٰی اندھے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع عُمْی آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَمِیَ یَعْمٰی)

۷۸۸۔ عَنَت

مشکل میں پڑ جانے' سختی میں مبتلا ہونے اور ہلاک ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَنِتَ یَعْنَتُ' اَعْنَتَ یُعْنِتُ) پہلی صورت میں لازم و متعدی دونوں طرح سے مستعمل ہے۔

۷۸۹۔ عِناد

اپنے ساتھیوں کی راہ چھوڑ جانے اور حق کو جانتے ہوئے اس کی مخالفت کرنے کے معانی دیتا ہے۔ اردو میں مخالفت کے معنوں میں اکثر مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں باب مفاعلہ کے مصدر کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ (عَانَدَ یُعَانِدُ)

۷۹۰۔ عُنُوّ

عاجز و ذلیل ہونے اور قیدی بن جانے کے معانی دیتا ہے۔ چنانچہ عانی قیدی کو کہا جاتا ہے۔ عَنَتِ الْوَجُوْہ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ میں پہلا معنیٰ مراد ہے۔ (عَنَا یَعْنُوْ)

۷۹۱۔ عِوَج

ٹیڑھا ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ عوج بطور اسم کجی اور ٹیڑھا پن کو کہتے ہیں۔ (عَاجَ یَعُوْجُ) (عَوِجَ یَعْوَجُ)

۷۹۲۔ عَوْد

کسی بات کی طرف دوبارہ لوٹنے اور مائل ہونے کو کہتے ہیں۔ باب افعل کی صورت میں اس کا مطلب کسی بات کا دوبارہ کرنا ہے۔ عود' عائد' اعادہ وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (عَادَیَعُوْدُ ' اَعَادَیُعِیْدُ)

۷۹۳۔ عَوْذ' عِیَاذ' مَعَاذ

پناہ لینے کا معنیٰ دیتا ہے۔ العیاذ باللہ' معاذ اللہ' اعوذ باللہ' نعوذ باللہ وغیرہ الفاظ اردو میں بھی عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل' تفعل اور استفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَاذَ یَعُوْذُ ' اَعَاذَ یُعِیْذُ' تَعَوَّذَ یَتَعَوَّذُ' اِسْتَعَاذَ یَسْتَعِیْذُ)

۷۹۴۔ عَوْرَۃ

باب افعل کی صورت میں اس کا معنیٰ ظاہر ہونا ہے۔ چنانچہ عورت کا معنیٰ واجب الستر اعضاء ہیں۔ غالباً اسی مناسبت سے جنس نازک کو عورت کہا جاتا ہے۔ (اَعْوَرَ یُعْوِرُ)

۷۹۵۔ عوق

کسی کو کسی کام سے روک دینے یا اس کام میں تاخیر کر دینے کو کہتے ہیں۔ تعویق' اس معنیٰ میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اگرچہ نسبتاً کم۔ عَاقَ یَعُوْقُ ' عَوَّقَ یُعَوِّقُ

۷۹۶۔ عول

کسی شخص کے کثیر العیال یا فقیر ہونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اردو کے الفاظ عیال' عائلی زندگی وغیرہ اس سے ماخوذ ہیں۔ (عَالَ یَعُوْلُ) قرآن مجید میں صرف ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۷۹۷۔ عَوْن' عَوَان

عوان نصف عمر کو کہتے ہیں اور فعل کی صورت میں نصف عمر یا جوانی کی عمر کو پہنچ جانے کو کہتے ہیں اس کا دوسرا معنیٰ مدد کرنا یا طلب کرنا ہے۔ مگر اس کے لئے باب تفاعل' اور افعال و استفعل استعمال ہوتا ہے۔ تعاون' عون' امانت' استعانت اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (عَانَ یَعُوْنُ ' اَعَانَ یُعِیْنُ ' اِسْتَعَانَ یَسْتَعِیْنُ)

۷۹۸۔ عَھْد

کسی چیز کی حفاظت و لحظہ بہ لحظہ نگرانی کرنے اور وصیت کرنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ چنانچہ عہد ضمانت' ذمہ داری' امان' دوستی' وصیت' قول و اقرار اور قسم کو کہا جاتا ہے۔ اور انہی معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ باب مفاعلہ کی صورت میں اس کا معنیٰ کسی کو حلیف بنانا ہے۔ لفظ معاہدہ اس سے ماخوذ ہے۔ (عَهِدَ یَعْهَدُ عَاهَدَ یُعَاهِدُ)

۷۹۹۔ عِهْن

اسم کی صورت میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ جس کا معنیٰ روئی ہے۔

۸۰۰۔ عَیْب

کسی چیز کے نقص بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ عیب کا معنیٰ نقص اور برائی ہے۔ جس کی جمع عیوب ہے۔ عیب' عیوب' معیوب اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (عَابَ یَعِیْبُ)

۸۰۱۔ عَیْش

زندگی گزارنے کے معنیٰ دیتا ہے۔ معیشہ یا عیشہ زندگی کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں معیشت اور معاش انہیں معنوں میں مستعمل ہیں۔ عیش اور عیاشی کا ماخذ بھی یہی ہے اگرچہ اس میں مبالغہ آگیا ہے۔ (عَاشَ یَعِیْشُ)

۸۰۲۔ عَیْن

عین کا معنیٰ اسم کی صورت میں آنکھ ہے۔ جس کی جمع عیون اور اَعْیُنُ آتی ہے۔ فعل کی صورت میں اس کا معنیٰ آنکھ کی سیاہی کا زیادہ وسیع ہونا ہے۔ چنانچہ بڑی بڑی آنکھوں والی عورت کو عیناء کہتے ہیں۔ جس کی جمع عِین آتی ہے۔ اس کا دوسرا معنیٰ پانی یا آنسوؤں کا بہنا ہے۔ اس لحاظ سے عَیْنٌ چشمے کو بھی کہتے ہیں۔ اردو میں معائنہ' تعین وغیرہ الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ (عَیِنَ یَعْیَنُ)

غ

۸۰۳۔ غُبور

چلے جانے اور باقی یا پیچھے رہ جانے کو کہتے ہیں۔ اضداد میں سے ہے۔ چنانچہ غابر کا معنیٰ باقی یا بقیہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ (غَبَرَ يَغْبُرُ)

۸۰۴۔ غَبْن

خرید و فروخت میں دھوکہ دینے، کپڑا چھوٹا کرنے اور قیمت میں کمی کرنے کو کہا جاتا ہے۔ تغابن ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کو کہتے ہیں۔ غبن اور غابن اردو میں بھی اسی معنیٰ میں مستعمل ہیں۔ یوم تغابن قیامت کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی خسارے کا دن ہوگا۔ (غَبَنَ يَغْبُنُ ' تَغَابَنَ يَتَغَابَنُ)

۸۰۵۔ غَدْر

کسی چیز کے چھوڑ دینے یا پیچھے رہ جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب مفاعلہ کی شکل میں آیا ہے۔ اردو میں غدر ' غدار' مشہور الفاظ ہیں۔ (غَدَرَ يَغْدِرُ ' غَادَرَ يُغَادِرُ)

۸۰۶۔ غَدْق

اسم کی صورت میں پانی کی فراوانی کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں کسی جگہ کے پانی سے سیراب ہونے کو کہتے ہیں۔ (غَدَقَ يَغْدِقُ)

۸۰۷۔ غُدُوّ

صبح سویرے کہیں جانے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں اس کا معنی صبح سویرا ہے۔ غد آنے والے کل کو کہتے ہیں۔ (غَدَا یَغْدُوْ)

۸۰۸۔ غَذْو

کسی کو کھانا کھلانے کا معنی دیتا ہے۔ الفاظ غذا' اغذیہ' تغذیہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (غَذَا یَغْذُوْ)

۸۰۹۔ غُرُوب

دور چلے جانے اور ڈوب جانے کو کہتے ہیں۔ غروب الشمس اور مغرب جو اردو میں مستعمل ہیں۔ اسی سے ماخوذ ہیں۔ غراب کوے کو کہا جاتا ہے غالباً اس لئے کہ وہ بھی اڑ کر کہیں دور چلا جاتا ہے۔ (غَرَبَ یَغْرُبُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ غِرْبِیْبٌ کالی سیاہ چیز کو کہتے ہیں جس کی جمع غرابیب آتی ہے۔

۸۱۰۔ غُرُوْر

دھوکہ دینے کو کہتے ہیں۔ غرور اردو میں مستعمل تو ہے۔ لیکن اس کا معنی تکبر کرنا ہے۔ اگرچہ اس میں بھی فریب نفس ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَرَّ یَغُرُّ)

۸۱۱۔ غَرَض

کسی چیز کو نشانہ و ہدف بنانے کو کہتے ہیں۔ اس لئے ضرورت و حاجت کو بھی غرض کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اغراض ہوتی ہے۔ یہ دونوں الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔

قرآن مجید میں پہلے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ (غَرِضَ یَغْرَضُ)

۸۱۲۔ غَرْف

چلو میں پانی لینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب افتعال استعمال ہوا ہے۔ غُرفہ چلو بھر پانی کو بھی کہتے ہیں۔ اور اونچے مکان کو بھی۔ جس کی جمع غُرُفات آتی ہے۔ ثلاثی مجرد اور باب افتعال کی صورت میں بصورت (غَرَفَ یَغْرِفُ) استعمال ہوتا ہے۔ (اِغْتَرَفَ یَغْتَرِفُ)

۸۱۳۔ غَرَق

پانی میں ڈوب جانے کو کہتے ہیں۔ اردو کا بھی مشہور لفظ ہے۔ غریق بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَرِقَ یَغْرَقُ' اَغْرَقَ یُغْرِقُ)

۸۱۴۔ غَرْم

قرض ادا کرنے یا کاروبار میں نقصان اٹھانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ چنانچہ مغرم واجب الادا۔ تاوان وغیرہ کو کہتے ہیں۔ اور غارم مقروض کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَرِمَ یَغْرَمُ)

۸۱۵۔ غَرْو' اِغراء

چپکانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے جس کا مطلب' کسی چیز پر ابھارنا گویا اس کے ساتھ چپکانا ہے۔ غَرِیَ یَغْرٰی ' اَغْرٰی یُغْرِیْ

۸۱۶۔ غَزْل

سوت کاتنے اور عورتوں کے ساتھ گفتگو کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں پہلے معنیٰ میں استعمل ہوا ہے۔ (غَزَلَ یَغْزِلُ)

۸۱۷۔ غَزْوَہ

کسی قوم کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نکلنے کو کہتے ہیں۔ غزوہ اور غازی اردو کے مشہور الفاظ ہیں۔ (غَزَایَغْزُوْ)

۸۱۸۔ غَسَق

رات کی تاریکی گہری ہو جانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ غُساق بدبودار چیز کو کہا جاتا ہے۔ غاسق چاند یا سیاہ رات کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (غَسَقَ یَغْسِقُ)

۸۱۹۔ غُسْل

پانی کے ساتھ کسی چیز کو میل کچیل سے پاک کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو کا مشہور لفظ ہے۔ غِسْلِیْن ' اہل دوزخ کے جسم سے بہنے والی پیپ اور مُغْتَسَلٌ اس پانی یا پانی والی جگہ کو کہا جاتا ہے۔ جس میں پانی بہا جائے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعل کی صورت میں بھی استعمل ہوا ہے۔ (غَسَلَ یَغْسِلُ) (اِغْتَسَلَ یَغْتَسِلُ)

۸۲۰۔ غَشْی

کسی چیز کو ڈھانپنے' استعارۃً مجامعت کرنے' رات کے تاریک ہو جانے اور بیہوش ہو جانے کو کہتے ہیں۔ غاشیہ قیامت کو بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگوں کو بے ہوش کر

دے گی۔ یا ڈھانپ لے گی۔ اردو میں بھی غشی بمعنی بے ہوشی مشہور لفظ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل و تفعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (غَشِیَ یَغْشَی ' اَغْشَی یُغْشِیُ ' تَغَشَّی یَتَغَشّٰی)

۸۲۱۔ غَصْب

کوئی چیز جبراً" لے لینے کو کہتے ہیں۔ غاصب لٹیرے کو اردو میں بھی کہا جاتا ہے۔ اور مال مغصوب لوٹے ہوئے مال کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَصَبَ یَغْصِبُ)

۸۲۲۔ غُصَّہ

کوئی چیز حلق میں اٹک جانے کو کہتے ہیں۔ غصہ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ مگر اس کا معنیٰ شدت کی ناراضگی ہے۔ غالباً" اس لئے کہ اس میں بھی بات حلق میں اٹک کر رہ جاتی ہے۔ (غَصَّ یَغُصُّ)

۸۲۳۔ غَضّ

آنکھ بند کر لینے یا جھکا لینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَضَّ یَغُضُّ)

۸۲۴۔ غَضَب

ناراض ہونے اور انتقام لینے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ خدا کا غیظ و غضب اور مغضوب علیہ اردو میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَضِبَ یَغْضَبُ)

۸۲۵۔ غَطْش

رات کے تاریک ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں بصورت باب افعل استعمل ہوا ہے۔ (غَطَش یَغطِش ' اَغْطَش یُغطِش)

۸۲۶۔ غَطْو ' غطی

پہلی صورت میں ڈھانپنے اور چھپانے کا معنی دیتا ہے۔ اور دوسری صورت میں تاریک ہو جانے کا (غَطَا یَغطُوْ غَطِیَ یَغطَی ' اَغطٰی یُغطِیْ) (تَغَطّٰی یَتَغَطّٰی)

۸۲۷۔ غَفْر ' مَغْفِرَت

چھپانے اور گناہ معاف کرنے کے معانی دیتا ہے۔ اردو میں بھی دونوں معانی مشہور ہیں۔ مغفر (خوذ) مغفرت' غفران' غفار' استغفار وغیرہ الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعل کی صورت میں بھی آتا ہے۔ (غَفَرَ یَغفِرُ ' اِسْتَغفَرَ یَسْتَغفِرُ)

۸۲۸۔ غَفْلَت

کسی چیز کو بھول جانے اور ترک کر دینے کا معنی دیتا ہے۔ غفلت غافل اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل کی صورت میں آیا ہے۔ (غَفَلَ یَغفُلُ ' اَغفَلَ یُغفِلُ)

۸۲۹۔ غِلّ ' غُلُوْل

خفیہ طریقے سے کوئی چیز لینے اور اسے اپنے سامان میں چھپانے' طوق پہنانے' خیانت کرنے اور کینہ رکھنے کے معانی دیتا ہے۔ غ کی پیش کے ساتھ طوق (جمع اغلال

اور اس کی زیر کے ساتھ کینہ کو کہتے ہیں۔ بلاغل و غش اردو کا ایک محاورہ ہے۔ خیانت کے معنیٰ کی صورت میں اس کا مصدر غلول ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَلَّ یَغُلُّ)

۸۳۰۔ غَلَبَہ

کسی پر قابو پا لینے اور اسے دبا لینے کا معنیٰ دیتا ہے۔ غلبہ' غالب اور مغلوب' اردو میں کثیرالاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَلَبَ یَغْلِبُ)

۸۳۱۔ غِلْظہ

موٹا ہونے' سخت اور مشکل ہونے کو کہتے ہیں۔ باب استفعل کی صورت میں اس کا مطلب خوب موٹا یا سخت ہو جانا ہے۔ غلیظ القلب' سنگدل کو کہا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ لفظ اردو میں مستعمل ہے۔ مگر اس کے معنیٰ گندا ہونا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب استفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَلَظَ یَغْلُظُ ' اِسْتَغْلَظَ یَسْتَغْلِظُ)

۸۳۲۔ غُلْف

کسی چیز پر غلاف (پردہ) چڑھانے کو کہتے ہیں۔ اَغْلَف جس کی جمع غلف آتی ہے۔ ایسے دل کو کہا جاتا ہے۔ جو کچھ سمجھ نہ سکتا ہو۔ لفظ غلاف اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَلَفَ یَغْلُفُ)

۸۳۳۔ غَلْق

دروازہ وغیرہ بند کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کو باب تفعیل اور افعل کی صورت میں استعمال کیا ہے۔ (غَلَقَ یَغْلُقُ غَلَّقَ یُغَلِّقُ ' اَغْلَقَ یُغْلِقُ)

۸۳۴۔ غلاءٌ

زیادہ ہونے اور اونچا ہونے کو کہتے ہیں۔ اور اس کا ایک دوسرا معنیٰ مہنگا ہونا بھی ہے۔ دین میں غلُو کرنا اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَلاَ یَغْلُوْ)

۸۳۵۔ غَلَیان' غَلْی

ہانڈی یا پانی وغیرہ کے ابلنے اور جوش مارنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَلَیٰ یَغْلِیْ)

۸۳۶۔ غَمّ

ڈھانپ لینے' ایک چیز کے دوسری پر غالب آجانے اور غمگین کرنے کو کہتے ہیں۔ آخری معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اور جمع غموم آتی ہے۔ بادل کو غمام اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی تاریکی سے فضا کو ڈھانپ لیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَمَّ یَغُمُّ)

۸۳۷۔ غَمْر

پانی وغیرہ کے زیادہ ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ غمرہ شدت اور سختی کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع غمرات آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَمَرَ یَغْمُرُ)

۸۳۸۔ غمز

کسی کو طعنہ دینے اور آنکھ سے اشارہ کرنے کو کہتے ہیں۔ غمزہ اور غمازی کے الفاظ دوسرے معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَمَزَ یَغْمِزُ)

۸۳۹۔ غَمْضٌ' غُمُوض

گہرا ہونے' مبہم ہونے اور آنکھ بند کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَمَضَ یَغْمِضُ ' اَغْمَضَ یُغْمِضُ)

۸۴۰۔ غَمْیٌ' غمو

گھر کو مٹی اور لکڑی سے ڈھانپنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں بے ہوش ہو جانے (عقل و خرد کے ڈھپ جانے) کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (غَمَا یَغْمُوْ ' غَمَیٰ یَغْمِیْ اَغْمَیٰ یُغْمِیْ)

۸۴۱۔ غنم

کوئی چیز بلا معاوضہ حاصل کر لینے کا معنیٰ دیتا ہے۔ ایسی چیز کو مَغْنَم (جمع مغانم) اور غنیمت کہا جاتا ہے۔ لفظ غنیمت اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (اس موقع کو غنیمت جانو) غنم' عربی میں بھیڑ' بکریوں کو بھی کہا جاتا ہے غالباً اس لئے کہ وہ اکثر مل غنیمت میں حاصل کی جاتی تھیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَنِمَ یَغْنَمُ)

۸۴۲۔ غِنًی ' غِنَاء

دولت مند ہونے ' بے نیاز ہونے ' کسی جگہ آباد و مقیم ہونے اور باب تفعیل کی صورت میں گانا گانے کے معانی دیتا ہے۔ اردو میں غنا ' غنی ' مغنی کے الفاظ ' تیسرے معنیٰ کو چھوڑ کر باقی معنوں میں مستعمل ہیں۔ باب افعل کی صورت میں اس کا معنیٰ فائدہ پہنچانا یا کفایت کرنا ہے۔ انہیں معنوں میں باب استفعل کی صورت میں مستعمل ہے۔ (غَنِیَ یَغْنَیٰ اَغْنَیٰ یُغْنِیْ ' اِسْتَغْنَیٰ یَسْتَغْنِیْ)

۸۴۳۔ غَوْث

اس کا معنیٰ کسی کی مدد کرنا۔ باب استفعل کی صورت میں اس کا مطلب داد طلب کرنا ہوتا ہے۔ اردو میں غوث ' مستغیث اور استغاثہ کے الفاظ بڑے عام ہیں۔ قرآن میں باب افعل اور استفعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (اَغَاثَ یُغِیْثُ ' اِسْتَغَاثَ یَسْتَغِیْثُ ' غَاثَ یَغُوْثُ)

۸۴۴۔ غَور ' غَارَت

کسی چیز کے گہرائی میں چلے جانے کو کہتے ہیں۔ لفظ غار اسی سے ماخوذ ہے۔ کسی مسئلہ پر غور کرنے کا مطلب ہے۔ اس کی گہرائی تک پہنچنا۔ غور ' غار ' بنظر غائر کے الفاظ اردو میں عام ہیں۔ اس کا دوسرا معنیٰ دشمن کو لوٹنا اور اس پر حملہ کرنا بھی ہے۔ غارت یا غارت گری اس سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں اس معنیٰ میں باب افعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (غَارَ یَغُوْرُ ' اَغَارَ یُغِیْرُ)

۸۴۵۔ غَوْص

پانی میں غوطہ لگانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ چنانچہ اردو میں بھی غواص غوطہ خور کو کہا جاتا

ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَاصَ یَغُوْصُ)

۸۴۶۔ غَوْط

گڑھا کھودنے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ غائط پست زمین کو یا قضائے حاجت کی جگہ کو جو عموماً پست ہوتی ہے کہتے ہیں۔ (غَاطَ یَغُوْطُ)

۸۴۷۔ غَوَایت' غیّ

بھٹک جانے اور نامراد رہنے کا معنی دیتا ہے۔ اس کا دوسرا معنی ہلاکت بھی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَوَیٰ یَغْوِیْ اَغْوَیٰ یُغْوِیْ)

۸۴۸۔ غَیْب

آنکھوں سے اوجھل ہو جانے کو کہتے ہیں۔ اور غیبت' پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہنے پر بولا جاتا ہے۔ غیب' غیوب' غائب وغیرہ الفاظ اردو کے مشہور الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَابَ یَغِیْبُ ' اِغْتَابَ یَغْتَابُ)

۸۴۹۔ غَیْث

اسم کی صورت میں بارش کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں بارش نازل ہونے کو اور کبھی کبھی بادل پر بھی بولا جاتا ہے۔ (غَاثَ یَغِیْثُ)

۸۵۰۔ غَیر' تَغْیِیر

باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی تبدیل کرنا اور بدل دینا ہے۔ اسم کی صورت میں اس کا مطلب سوا ہے۔ اردو میں غیر' اغیار' تغیر' وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں

بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (غَیَّرَ
یُغَیِّرُ)

۸۵۱۔ غَیض

پانی کے کم گہرا یا خشک ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت
میں آیا ہے۔ (غَاضَ یَغِیضُ)

۸۵۲۔ غَیظ

کسی کو غصے میں جلا کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کو ثلاثی مجرد باب کی
صورت میں استعمال کیا گیا ہے۔ اردو میں غیظ و غضب کی ترکیب بڑی مشہور ہے۔
(غَاظَ یَغِیظُ)

ف

۸۵۳۔ فَتأً

کسی کام کے ہمیشہ کرتے رہنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور اس معنی میں
عموماً منفی شکل ہی میں استعمال ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں بھی لَاتَفتَؤُا ہی آیا ہے
لاتزال کا ہم معنی ہے۔

۸۵۴۔ فَتح

کھولنے اور علم دینے، فیصلہ کرنے اور کسی پر غالب آنے کے معانی دیتا ہے۔ فتح
فاتح، مفتوح، مفتاح اور استفتاح اردو میں بھی انہیں معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید
میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (فَتَحَ یَفتَحُ)

(اِسْتَفْتَحَ يَسْتَفْتِحُ)

۸۵۵۔ فُتُور

جوش ختم ہو جانے، کسی کام میں کوتاہی کرنے، اعضاء کے ڈھیلے اور کمزور پڑ جانے کے معانی دیتا ہے۔ فترۃ کسی سلسلہ کے درمیانی وقفے کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں "فتنہ و فتور اور فاتر العقل" کی تراکیب دوسرے اور تیسرے معانی کو ظاہر کرتی ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَتَرَ يَفْتُرُ)

۸۵۶۔ فَتْق

کسی چیز کو پھاڑنے اور علیحدہ علیحدہ کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَتَقَ يَفْتِقُ)

۸۵۷۔ فَتْل

رسی بٹنے کو کہتے ہیں۔ اور فتیل اس میل کو کہتے ہیں۔ جو انسان اپنی انگلیوں کے درمیان بٹتا ہے۔ اور پھر استعارۃ حقیر شے کو کہا جاتا ہے۔ اردو کا لفظ فتیلہ (بتی) اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَتَلَ يَفْتِلُ)

۸۵۸۔ فَتْن

کسی کو اپنا گرویدہ بنا لینے کو کہتے ہیں۔ اور اسی لحاظ سے مال و اولاد کو فتنہ کہا گیا ہے۔ اس کا دوسرا معنی گمراہی اور جھگڑا و فساد میں مبتلا کرنا ہے۔ اس لحاظ سے فتنہ و فساد کو کہتے ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اس کا تیسرا معنی آزمانا ہے۔ اس لحاظ سے فتنہ آزمائش و امتحان، عذاب، عبرت، مرض، دیوانگی اور مشقت کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَتَنَ يَفْتِنُ)

۸۵۹۔ فُتُوَّة

سخی اور کریم ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ اور نوجواں ہونے کو بھی۔ چنانچہ فتی کا معنیٰ کریم و شریف آدمی بھی ہے۔ اور جوان رعنا بھی۔ اس کی جمع فتیہ اور فتیان بھی آتی ہے۔ باب استفتاء کی صورت میں اس کا معنیٰ کوئی سوال پوچھنا ہے۔ چنانچہ فتوی اس فیصلے کو کہا جاتا ہے۔ جو کسی سوال کے جواب میں دیا جائے۔ قرآن مجید میں اس معنیٰ میں باب افعل و استفعل کی صورت میں آیا ہے۔ (فَتَا يَفْتُوْ اَفْتٰی يُفْتِیْ اِسْتَفْتٰی يَسْتَفْتِیْ)

۸۶۰۔ فَجٌّ

دو قدم کھولنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اور استعارۃً دو پہاڑوں کے درمیان کھلے راستے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (فَجَّ يَفُجُّ)

۸۶۱۔ فَجْر، فُجُوْر

پانی جاری کرنے کے لئے راستہ کھول دینے کو کہتے ہیں۔ صبح کو اسی لئے فجر کہا جاتا ہے کہ وہ ظلمت کو پھاڑ کر نمودار ہوتی ہے۔ باب تفعیل کی صورت مین مبالغہ اور زور مقصود ہوتا ہے۔ فجور مصدر ہو تو اس کا معنیٰ ہے حق سے ہٹ جانا، جھوٹ بولنا، زنا کرنا، کفر کرنا۔ آخری معانی اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل و انفعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (فَجَرَ يَفْجُرُ فَجَّرَ يُفَجِّرُ اِنْفَجَرَ يَنْفَجِرُ)

۸۶۲۔ فَجْوة

کھول دینے اور دو چیزوں میں فاصلہ کر دینے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ فجوہ گھر کے صحن یا دو چیزوں کے درمیان کشادگی کو کہا جاتا ہے۔ (فَجَا یَفْجُوْ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۸۶۳۔ فُحْش

کوئی بری بات یا حرکت کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی فحش' فاحشہ (زانیہ) وغیرہ معروف لفظ ہیں۔ فحشاء زنا یا دوسرے انتہائی مکروہ فعل کو کہا جاتا ہے۔ فواحش (جمع فاحشہ) برے اعمال کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ (فَحُشَ یَفْحُشُ)

۸۶۴۔ فَخَر

اِترانے اور تکبر کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں فخر' تفاخر' افتخار اس سے ماخوذ ہیں مگر فَخَّار ٹھیکرے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفاعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (فَخَرَ یَفْخَرُ ' تَفَاخَرَ یَتَفَاخَرُ)

۸۶۵۔ فداءٌ

قید وغیرہ سے مال دے کر چھڑانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اس لئے فدیہ مال معاوضے کو کہا جاتا ہے۔ جان قربان کرنے کے لئے آمادہ ہونے کا معنیٰ بھی دیتا ہے۔ فدیہ اور فدائی کے الفاظ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَدَا یَفْدِیْ اِفْتَدیٰ یَفْتَدِیْ)

۸۶۶۔ فَرْث

فعل کی صورت میں پھٹ جانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اسم ہو تو اس کا مطلب گوبر وغیرہ ہوتا ہے۔ (فَرَثَ یَفْرُثُ)

۸۶۷۔ فِرار

بھاگ جانے کو کہتے ہیں۔ فرار' مَفَر اور مفرور اردو کے مشہور الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَرَّ یَفِرُّ)

۸۶۸۔ فَرْج

کھول دینے اور دور کر دینے کو کہتے ہیں۔ فرج مرد و عورت کے واجب الستر حصے پر بولا جاتا ہے۔ اور جمع فُروج آتی ہے۔ اردو میں بھی اسی طرح مستعمل ہے۔ (فَرَجَ یَفرِجُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۸۶۹۔ فَرَح

خوش ہونے اور اترانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ فرح' فرحت' تفریح اردو میں کثیرالاستعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہے۔ (فَرِحَ یَفْرَحُ)

۸۷۰۔ فَرْد

فعل کی صورت میں اس کا معنیٰ ایک ہونا یا بے مثل ہونا ہے۔ اسم کی صورت میں اس کی جمع افراد اور فُرادیٰ آتی ہے۔ فرد' افراد' انفرادی' مفرد وغیرہ الفاظ اردو میں کثیرالاستعمال ہیں۔ (فَرَدَ یَفْرُدُ)

۸۷۱۔ فَرَاش

فعل کی صورت میں کوئی چیز پھیلانے کو کہتے ہیں۔ اور اسم کی صورت میں بچھونے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع فُرُش آتی ہے۔ فرش و فروش اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ فراش اسم کی صورت میں پتنگوں وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔ (فَرَشَ یَفرِشُ)

۸۷۲۔ فَرْض

لازم کرنے' مقرر کرنے اور کاٹنے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں اس حکم کو کہتے ہیں۔ جس کا کرنا بہا ضروری ہو۔ فریضہ اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کی جمع فرائض آتی ہے۔ اردو میں بھی انہیں معنوں میں مستعمل ہے۔ فرض' مفروضہ وغیرہ الفاظ جانے پہچانے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَرَضَ یَفرِضُ)

۸۷۳۔ فَرْط

آگے نکل جانے کا معنی دیتا ہے۔ اس کا دوسرا معنی کوتاہی کرنا یا حد سے بڑھ جانا ہے۔ چنانچہ فرط' ظلم و زیادتی' اسراف یا حد سے متجاوز امر کو کہا جاتا ہے۔ افراط و تفریط اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (فَرَطَ یَفرُطُ) (فَرَّطَ یُفَرِّطُ)

۸۷۴۔ فَرْع

فعل کی صورت میں اس کا معنی پہاڑ پر چڑھنا' کسی پر سبقت لے جانا' وادی میں اترنا' گھوڑے کو لگام دینا' زمین میں گھومنا' صلح کروانا' بالوں کا کثیر ہونا۔ فرع کسی چیز کے اوپر والے حصے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ شاخیں اور ٹہنیاں وغیرہ' اردو میں بھی فرع اور

فروع، فروعی، انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ (فَرَعَ یَفْرَعُ)

۸۷۵۔ فَرْعَنَة

تکبر کرنے اور دہشت زدہ کرنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ چنانچہ فرعون ہر سرکش کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی ایسے ہی مستعمل ہے۔ رباعی مجرد کے طور پر استعمال ہوتا ہے لیکن قرآن مجید میں بطور فعل مستعمل نہیں ہوا۔

۸۷۶۔ فَرَاغت

کسی کام سے فرصت ملنے کو کہتے ہیں۔ اور خالی ہونا بھی اس کا معنیٰ ہے۔ تیسرا معنیٰ بہنا ہے۔ باب افعل کی صورت میں اس کا معنیٰ بہلانا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں دونوں صورتوں میں ثلاثی مجرد اور باب افعل استعمال ہوا ہے۔
(فَرَغَ یَفْرُغُ ، اَفْرَغَ یُفْرِغُ)

۸۷۷۔ فَرْق،فَرَق

ر کی جزم کے ساتھ دو چیزوں کے درمیان فاصلہ ڈالنے کو کہتے ہیں۔ اردو کے فرق، فراق، تفریق، فرقہ، تفرقہ، فاروق وغیرہ الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ اور ر کی زبر کے ساتھ اس کا مطلب گھبرانا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل اور تفعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ فَرَّقَ یُفَرِّقُ فَرَقَ یَفْرُقُ فرقا (گھبرانا) فَرِقَ یَفْرَقُ فَرَقًا تَفَرَّقَ یَتَفَرَّقُ)

۸۷۸۔ فَرْی

جھوٹ گھڑنے کو کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا معنیٰ حیران و دہشت زدہ رہ جانا بھی ہے۔ چنانچہ شیأً فَرِیًّا کا مطلب عجیب و غریب امر ہے۔ قرآن مجید میں اس کو ثلاثی مجردِ کے

علاوہ باب افتعال کی صورت میں استعمال کیا گیا ہے۔ (فَرَیٰ یَفْرِیْ ' اِفْتَرَیٰ یَفْتَرِیْ)

۸۷۹۔ فَزّ

مضطرب اور بے چین ہونا' غالب ہونا' نکال دینا ہے۔ قرآن مجید میں باب استفعل استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنیٰ بے چین کرنا' مغلوب کر لینا اور کسی حالت سے نکال باہر کرنا ہے۔ (فَزَّیَفُزُّ ' اِسْتَفَزَّ یَسْتَفِزُّ)

۸۸۰۔ فَزَع

عن صلہ ہو تو ڈرنے اور گھبرانے کو کہتے ہیں۔ اور الیٰ صلہ ہو تو اس کا معنیٰ ڈر کر کسی کی پناہ لینا اور اس سے مدد چاہنا ہے۔ جزع فزع کی ترکیب اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَزِعَ یَفْزَعُ)

۸۸۱۔ فَسْح

وسیع اور کشادہ ہونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ وسیع و فسیح کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَسَحَ یَفْسَحُ تَفَسَّحَ یَتَفَسَّحُ)

۸۸۲۔ فَسَاد

بگڑ جانے کو کہتے ہیں۔ فساد' فاسد' مفسدہ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل کی صورت میں آیا ہے۔ (فَسَدَ یَفْسُدُ ' اَفْسَدَ یُفْسِدُ)

۸۸۳۔ فِسْق

حق کے راستے سے ہٹ جانے اور برے کام کرنے کو کہتے ہیں۔ فسق و فجور اور

فاسق وغیرہ الفاظ اردو میں کثیرالاستعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَسَقَ یَفْسُقُ)

۸۸۴۔ فَشَل

کمزور اور بزدل ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَشَلَ یَفْشُلُ)

۸۸۵۔ فُشُوّ

کسی خبر کے پھیل جانے کو کہتے ہیں۔ افشائے راز کی ترکیب اردو میں عام مشہور ہے۔ (فَشَا یَفْشُوْ اَفْشٰی یُفْشِیْ)

۸۸۶۔ فَصْح' فَصَاحت

کسی چیز کے روشن' واضح ہو جانے اور کلام کے حسین و عمدہ ہونے کو کہتے ہیں۔ اردو میں فصاحت اور فصیح کے الفاظ عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَصَحَ یَفْصَحُ)

۸۸۷۔ فَضَاحت

کسی کی برائیاں ظاہر کرنے اور اسے رسوا کرنے کو کہتے ہیں۔ فضیحت اردو میں رسوائی کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَضَحَ یَفْضَحُ

۸۸۸۔ فَصْل

کسی چیز کے کاٹ دینے' ممتاز کرنے' فیصلہ کرنے اور دودھ چھڑانے اور علیحدہ کر

دینے کو کہتے ہیں۔ تفصیل، فیصلہ، مفصل، فصیل وغیرہ الفاظ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ اسی سے مشتق ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَصَلَ یَفْصِلُ ' فَصَّلَ یُفَصِّلُ)

۸۸۹۔ فَصْمٌ 'فِصَام

اس طرح توڑنے کو کہتے ہیں۔ کہ ٹوٹنے والا حصہ علیحدہ نہ ہو۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَصَمَ یَفْصِمُ)

۸۹۰۔ فَضٌّ

کسی چیز کو توڑ کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب انفعل استعمال ہوا ہے۔ فِضَّہ چاندی کو کہتے ہیں۔ (فَضَّ یَفُضُّ ' اِنْفَضَ یَنْفَضُّ)

۸۹۱۔ فَضْل

باقی بچنے، زیادہ ہونے اور دوسرے سے بہتر ہونے کے معانی دیتا ہے۔ فضلہ، فاضل، فضیلت، تفضیل، افضل وغیرہ الفاظ اردو میں بھی انہیں معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ فَضَلَ یَفْضُلُ ' فَضَّلَ یُفَضِّلُ)

۸۹۲۔ فُضُوٌّ

وسیع ہونے، کثیر ہونے کسی تک پہنچنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَدْاَفْضٰی بَعْضُکُمْ اِلٰی بَعْضٍ اردو کا لفظ فضاء کھلی جگہ اس سے ماخوذ ہے۔ (فَضَا یَفْضُوْ اَفْضٰی یُفْضِی)

۸۹۳۔ فَطْر

کسی چیز کو پھاڑنے' کسی کام کی اختراع و ابتدا کرنے' روزہ کھولنے اور کھانے پینے کے معانی دیتا ہے۔ فطرت' فاطر' افطار' فطرانہ وغیرہ اردو میں مستعمل الفاظ اس سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب انفعل اور تفعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (فَطَرَ یَفْطُرُ' اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ' تَفَطَّرَ یَتَفَطَّرُ)

۸۹۴۔ فعل

کام کرنے کو کہتے ہیں۔ فعل' افعل' فاعل' مفعول وغیرہ الفاظ اس سے ماخوذ اور اردو میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَعَلَ یَفْعَلُ)

۸۹۵۔ فَقْد' فُقْدان

کسی چیز کے گم کر دینے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اور باب تفعل کی صورت میں گم شدہ چیز کو تلاش کرنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اردو میں فقدان اور مفقود بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (فَقَدَ یَفْقِدُ تَفَقَّدَ یَتَفَقَّدُ)

۸۹۶۔ فَقْر

محتاج ہونے کو کہتے ہیں۔ فقیر فقرا' اسی سے ماخوذ اور اردو میں مستعمل ہیں۔ فقر کا دوسرا معنی بہت بڑی مصیبت نازل ہونے کا بھی ہے۔ چنانچہ فاقرہ (کمر شکن) بہت بڑی مصیبت کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں فَقَرَ یَفْقُرُ آیا ہے۔

۸۹۷۔ فَقْع

رنگ کے خالص و صاف ہونے یا گہرا ہونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ چنانچہ فاقع خالص و صاف رنگ کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَقَعَ یَفْقَعُ)

۸۹۸۔ فِقْه

کسی چیز کو جاننے اور کلام کو سمجھنے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ فقہ' فقیہ' فقہا اور تفقہ کے الفاظ اردو کے اسلامی ادب میں مستعمل ہیں۔ (فَقِهَ یَفْقَهُ ' تَفَقَّهَ یَتَفَقَّهُ)

۸۹۹۔ فَكٌّ

گرہ کو کھولنے اور ایک چیز کے اجزا کو علیحدہ علیحدہ کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب انفعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (فَكَّ یَفُكُّ ' اِنْفَكَّ یَنْفَكُّ)

۹۰۰۔ فِكْر

کسی معاملے پر سوچ بچار کرنے کو کہتے ہیں۔ فکر' افکار' تفکر' وغیرہ اردو میں مستعمل الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعیل اور تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَكَّرَ یُفَكِّرُ تَفَكَّرَ یَتَفَكَّرُ)

۹۰۱۔ فَكَه' فَكَاهة

خوش طبعی کرنے کو کہتے ہیں۔ فاکہہ میوے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ خوش طبعی پیدا

کرتا ہے اور ایسے ہی وقت میں کھلایا بھی جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب تفعل استعمال ہوا ہے۔ فاکہہ اور فکاہات اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (فَكِهَ يَفْكَهُ تَفَكَّهَ يَتَفَكَّهُ)

۹۰۲۔ فَلْحٌ' فَلاَح

زمین پھاڑنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ فلاّح کاشتکار کو کہا جاتا ہے۔ باب افعل کی صورت میں اس کا معنیٰ مقصد میں کامیاب ہونا اور صحیح کام کرنا ہے۔ فلاح کامیابی' درست حالت اور نجات کو کہا جاتا ہے۔ فلاح و بہبود کے الفاظ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا۔ (فَلَحَ يَفْلَحُ ' اَفْلَحَ يُفْلِحُ)

۹۰۳۔ فَلَک

پستانوں کے گول ہونے کو کہتے ہیں۔ فلک آسمان کو بھی اس لئے کہتے ہیں۔ کہ وہ گول ہے۔ فلک' افلاک (آسمان) فلکیات اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ فُلک کشتی کو بھی کہا جاتا ہے۔ (فَلَكَ يَفْلَكُ)

۹۰۴۔ فَنٌّ

فعل کی صورت میں کسی چیز کے آراستہ کرنے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنیٰ مضطرب ہونے اور بدلتے رہنے کو کہتے ہیں۔ اردو کا تفنن طبع اسی سے ماخوذ ہے۔ اسم کی صورت میں فن ہنر کو بھی کہتے ہیں۔ جس کی جمع فنون آتی ہے۔ اور سیدھی شاخ کو بھی جس کی جمع افنان آتی ہے۔ (فَنَّ يَفُنُّ)

۹۰۵۔ فَنَد

عقل کمزور ہو جانے اور سمٹ جانے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں کسی کو احمق بنانے یا کسی کی رائے کو ضعیف قرار دینے اور ملامت کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَنِدَ یَفْنَدُ ' فَنَّدَ یُفَنِّدُ)

۹۰۶۔ فِناء

مٹ جانے کو کہتے ہیں اردو میں فنا' فانی کے الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَنِیَ یَفْنٰی)

۹۰۷۔ فہْم

سمجھنے اور کسی چیز کا ادراک کر لینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ فہم' افہام و تفہیم اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ (فَہِمَ یَفْہَمُ)

۹۰۸۔ فَوْت

کسی کام کے کرنے کا وقت نکل جانے کو بھی کہتے ہیں۔ اور کسی شخص کے گذر جانے کو بھی "غالباً" اسی مناسبت سے اردو میں فوت ہو جانا اور مر جانے کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔ باب تفاعل کی صورت میں اس کا مطلب دو چیزوں کا باہمی فرق ہونے کا ہے۔ اردو میں بھی تفاوت کا لفظ مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَاتَ یَفُوْتُ ' تَفَاوَتَ یَتَفَاوَتُ)

۹۰۹۔ فَوْج

فعل کی صورت میں بکھر جانے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں جماعت کو کہا جاتا

ہے۔ جس کی جمع افواج آتی ہے۔ قرآن مجید میں اسم ہی کی صورت میں آیا ہے۔ (فَاجَ يَفُوْجُ)

۹۱۰۔ فَوْد' فَيْد

مل وغیرہ حاصل ہونے کو کہتے ہیں۔ فائدہ' افادہ' استفادہ' مستفید اردو کے کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ عام طور پر باب افعال اور استفعل کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ (اَفَادَ ' يُفِيْدُ ' اِسْتَفَادَ يَسْتَفِيْدُ ' فَادَ يَفُوْدُ)

۹۱۱۔ فَوْر

اس کا معنیٰ جوش مارنا یا ابلنا ہے۔ اسی تیزی کی وجہ سے جو اس جوش میں پائی جاتی ہے۔ فوراً جلدی کے معنوں میں اردو میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَارَ يَفُوْرُ)

۹۱۲۔ فَوْز

کسی کام میں کامیاب ہونے یا کسی تکلیف سے نجات پانے کو کہتے ہیں۔ مفازہ کامیابی اور نجات کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں بھی فوز و فلاح کسی عہدہ پر فائز ہونا وغیرہ مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (فَازَ يَفُوْزُ)

۹۱۳۔ فَوْض

باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنیٰ کوئی کام کسی کے سپرد کرنا ہے۔ اسی صورت و معنیٰ میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ تفویض کار وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (فَوَّضَ يُفَوِّضُ ' فَاضَ يَفُوْضُ)

۹۱۴۔ فَوۡق

کسی سے بلند اور اونچا ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ فوق کے معنی اوپر کے ہیں۔ فوقیت اور تفوق وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی بیماری کے بعد صحت یاب ہونا ہے۔ (فَاقَ یَفُوۡقُ ' اَفَاقَ یُفِیۡقُ) قرآن مجید میں صرف بطور اسم ظرف ہی استعمال ہوا ہے۔

۹۱۵۔ فَیۡأً

لوٹنے اور رجوع کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ اور مال غنیمت حاصل کرنے کو بھی۔ اس معنی میں باب افعال کی صورت میں (اَفَاءَ اللّٰہُ) استعمال ہوا ہے۔ باب تفعل کی صورت میں اس کا معنی رہنا اور حالت کی ٹوہ لگانا ہے۔ (فَاءَ یَفِیۡءُ ' اَفَاءَ یُفِیۡءُ تَفَیَّأَ یَتَفَیَّأُ)

۹۱۶۔ فَیۡض

کثرت سے اور زور سے بہنے کو بھی کہتے ہیں۔ اور کسی خبر کے پھیل جانے کو بھی۔ باب افعال کی صورت میں اس کا مطلب کسی بات میں تیزی ہو جانا ہے۔ فیض' استفاضہ' فیاض کے الفاظ اردو میں بھی عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ (فَاضَ یَفِیۡضُ ' اَفَاضَ یُفِیۡضُ)

۹۱۷۔ فِیۡلَۃ

فیل ہاتھی کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں اس کا معنی ہاتھی کی طرح موٹا ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ایک دوسرا معنی ضعیف العقل ہونا بھی ہے۔ قرآن مجید میں اسم ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

ق

۹۱۸۔ قُبح

بدنما ہونے کا معنی دیتا ہے۔ باب استفعل کی صورت میں اس کا معنی کسی چیز کو برا سمجھنا ہے۔ اردو میں حسن و قبح اور فعل قبیح وغیرہ تراکیب اکثر مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب استفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَبُحَ یَقْبُحُ ' اِسْتَقْبَحَ یَسْتَقْبِحُ)

۹۱۹۔ قَبْر

میت کو دفن کرنے کا معنی دیتا ہے۔ اردو کا بھی مشہور لفظ ہے۔ جمع قبور آتی ہے۔ مقبرہ اس جگہ کو کہتے ہیں۔ جہاں بہت سی قبریں ہوں۔ جمع مقابر آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (قَبَرَ یَقْبُرُ ' اَقْبَرَ یُقْبِرُ)

۹۲۰۔ قَبَس

کسی کے ہاں سے آگ لینے کا معنی دیتا ہے۔ اور استعارۃً علم حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعل استعمال ہوا ہے۔ اقتباس واقتباسات (دوسروں کی کتابوں یا خطابات سے لئے گئے اجزاء) اردو میں بھی انہیں معنوں میں مستعمل ہیں۔ (قَبَسَ یَقْبِسُ ' اِقْتَبَسَ یَقْتَبِسُ)

۹۲۱۔ قَبْض

ہاتھ سے کوئی چیز پکڑنے یا مٹھی میں لے لینے' کسی چیز میں تنگی پیدا کرنے' کسی جگہ پر تسلط جما لینے کے معانی دیتا ہے۔ قبضہ ایک بار لینے یا مٹھی بھر کو کہتے ہیں۔ قبضہ'

قابض، مقبوضہ اور قبض و بسط کے الفاظ اردو میں بھی ان سب معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَبَضَ یَقْبِضُ)

۹۲۲۔ قَبُلَ

کفیل و ضامن ہونے، متوجہ ہونے، سامنا ہونے، مان لینے، قبول کر لینے، اقرار کرنے اور باب تفعیل کی صورت میں بوسہ دینے کے معانی دیتا ہے۔ چنانچہ قبالہ (ہنڈی) اقبال، مقابلہ، استقبال، قبلہ، تقبیل کے الفاظ اردو میں بھی انہیں معانی میں مستعمل ہیں۔ قبلہ اس مقام کو کہا جاتا ہے۔ جس کی طرف متوجہ ہو کر عبادت کی جاتی ہے۔ اور قبل کا معنی پہلے ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل، تفاعل اور تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَبِلَ یَقْبَلُ، اَقْبَلَ یُقْبِلُ، تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ) (تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ)

۹۲۳۔ قَبَو

کسی چیز کو جمع کرنے یا کسی چیز کو قوس و قبہ کی شکل میں بنانے کا معنی دیتا ہے۔ اور قاب مقدار کو کہتے ہیں۔ قاب قوسین کا مطلب دو قوسوں کے قریب فاصلہ یا بہت قریب لیا جاتا ہے۔ (قَبَا یَقْبُوْ)

۹۲۴۔ قَتْرٌ

اہل و عیال پر خرچ کرنے میں کنجوسی کرنے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ قتور کنجوس شخص کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ قَتَرَ یَقْتُرُ قَتَّرَ یُقَتِّرُ)

۹۲۵۔ قَتْلٌ

ہلاک کرنے کے معنی میں عربی کی طرح اردو میں مشہور لفظ ہے۔ قرآن مجید میں

ثلاثی مجرد' باب افتعل' مفاعلہ اور تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ آخری صورت میں اس کا مطلب خوب قتل و غارت کرنا ہوتا ہے۔ (قَتَلَ يَقْتُلُ ' قَتَّلَ يُقَتِّلُ ' قَاتَلَ يُقَاتِلُ ' اِقْتَتَلَ يَقْتَتِلُ)

۹۲۶۔ قَحْط

سخت مارنے اور بارش وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی ہو جانے کو کہتے ہیں۔ اردو میں دوسرے معنوں میں کثیر الاستعمال لفظ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَحَطَ يَقْحَطُ)

۹۲۷۔ قَحْم

اپنے آپ کو بلاتامل کسی مہم میں ڈال دینے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افتعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَحَمَ يَقْحُمُ ' اِقْتَحَمَ يَقْتَحِمُ)

۹۲۸۔ قَدْح

کسی کی عزت پر طعن کرنے' آگ جلانے' دل پر اثر کرنے کے معانی دیتا ہے۔ اسم کی صورت میں قدح کا معنی پیالہ ہے۔ اردو میں رد و قدح اور "آں قدح بشکست و آں ساقی نماند" وغیرہ تراکیب انہیں معنوں میں استعمال ہوئی ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَدَحَ يَقْدَحُ)

۹۲۹۔ قَدْر' مَقْدِرَت

کسی کام کے کرنے کی طاقت و استطاعت رکھنے' کسی چیز کا اندازہ لگانے' عزت کرنے' کسی معاملے میں سوچ و بچار کرنے' پہلے سے کسی کام کا فیصلہ کرنے اور رزق تنگ کر دینے کے معانی دیتا ہے۔ قدرت' تقدیر' مقدار' قادر' مقدور وغیرہ الفاظ اردو میں

ان سب معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیلتہ القدر' کو اسی لئے لیلتہ القدر کیا جاتا ہے کہ یہ حرمت و وقار والی رات ہے۔ قِدر ہانڈی کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع قدور آتی ہے۔ (قَدَرَ یَقْدِرُ ' قَدَّرَ یُقَدِّرُ ' اِقْتَدَرَ یَقْتَدِرُ)

۹۳۰۔ قُدْس

پاک اور بابرکت ہونے کو کہتے ہیں۔ روح القدس' جبرائیل علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ قدوس جو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ کا معنیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ اردو میں بھی تقدس' تقدیس' مقدس وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَدُسَ یَقْدُسُ ' قَدَّسَ یُقَدِّسُ)

۹۳۱۔ قَدْم' قدامت' مقدم' قدوم

پہلے مصدر کے لحاظ سے پہلے ہونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ چنانچہ قدم کسی اچھے یا برے کام میں سبقت کو کہا جاتا ہے قدم صدق کا معنیٰ اخلاص میں سبقت ہوگا۔

دوسرے مصدر کے لحاظ سے اس کا معنیٰ پرانا ہوتا ہے۔ چنانچہ قدیم پرانی چیز کو کہا جاتا ہے۔

تیسرے اور چوتھے مصدر کے لحاظ سے اس کا معنیٰ آنا ہے اردو میں بھی تقدم' مقدمہ' قدیم' قدامت خیر مقدم اور قدوم میمنت لزوم وغیرہ الفاظ ان سب معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل اور استفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَدِمَ یَقْدَمُ ' قَدَّمَ ' یُقَدِّمُ اِسْتَقْدَمَ یَسْتَقْدِمُ)

۹۳۲۔ قَدْو

کھانے کے عمدہ ہونے کا معنیٰ رکھتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنیٰ

بھلائی کی راہ پر ثابت قدم رہتا ہے۔ اور باب افتعل کی صورت میں جو قرآن مجید میں آئی ہے۔ اس کا معنیٰ کسی کی پیروی ہے۔ چنانچہ قُدوہ پیشوا کو کہا جاتا ہے۔ لفظ اقتدا اور مقتدی اور مقتدیٰ وغیرہ عربی کی طرح اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (قَدَا یَقْدُوْ اِقْتَدیٰ یَقْتَدِیْ)

۹۳۳۔ قَذَف

قے کرنے، بے سوچ سمجھے گفتگو کرنے، پتھر پھینکنے، ٹال دینے اور تہمت لگانے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں ہی آیا ہے۔ (قَذَفَ یَقْذِفُ)

۹۳۴۔ قَرّ، قَرَار

پہلے مصدر کی صورت میں اس کا معنیٰ ٹھنڈا ہونا ہے۔ قَرِیْ بِہٖ عَیْناً، کی ترکیب اردو میں بھی مستعمل ہے۔ دوسرے مصدر کی صورت میں اس کا معنیٰ کسی جگہ پر ثابت و ساکن رہنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعل استعمل ہوا ہے۔ اردو میں بھی قول و قرار، استقرار، مستقر، تقرر وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ (قَرَّ یَقِرُّ، اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ)

۹۳۵۔ قِرَاءَة، قرء

پڑھنے اور علیٰ صلہ ہو تو پہنچانے، سنانے اور کہنے کے معانی دیتا ہے۔ اس کا دوسرا معنیٰ جمع کرنا ہے۔ قرآن کو قرآن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ یا تو کثرت سے پڑھی جانے والی یا جمع شدہ کتاب ہے۔ اردو میں بھی قراءت، قاری وغیرہ کے الفاظ عام ہیں۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنیٰ پڑھانے کے علاوہ ہوا کا وقت پر چلنا بھی ہے۔ لفظ قُرء جس کی جمع قُرُوء آتی ہے۔ اس سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنیٰ اوقاتِ حیض ہے۔ (قَرَءَ یَقْرَءُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۹۳۶۔ قُرْب، قُرْبان

نزدیک ہونے کا معنی دیتا ہے۔ قربان بمعنی قربانی دینا بھی اس لئے ہے کہ اس سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل، افتعال اور تفعیل استعمال ہوئے ہیں۔ اردو میں بھی قرب، قریب، تقریب، اقرباء کے الفاظ عام ہیں۔ (قَرُبَ يَقْرُبُ، قَرَّبَ يُقَرِّبُ، تَقَرَّبَ يَتَقَرَّبُ، اِقْتَرَبَ يَقْتَرِبُ)

۹۳۷۔ قَرْح

اس کا معنی زخم کرنا ہے۔ اسم کی صورت میں اس کا معنی زخم ہے۔ اور جمع قروح آتی ہے۔ اس کا ایک دوسرا معنی کھودنا بھی ہے۔ قرآن مجید میں پہلے معنی میں ثلاثی مجرد کی صورت میں ہے۔ دوسرے معنی کی مناسبت سے کوئی نیا کام کرنے کے معنوں میں باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَرَحَ يَقْرَحُ، اِقْتَرَحَ يَقْتَرِحُ)

۹۳۸۔ قَرَد

زمین کے ساتھ چپک جانے، دھوکہ دینے اور تنگ ہو کر رہ جانے کے معنی دیتا ہے۔ اسم کی صورت میں قِرْد کا معنی بندر ہے اور جمع قِرَدَة آتی ہے۔ قرآن مجید میں صرف بطور اسم استعمال ہوا ہے۔ قَرِدَ يَقْرَدُ)

۹۳۹۔ قَرَش

جمع کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کو کہتے ہیں۔ تیر پھینکنا اور کاٹنے کے معانی بھی دیتا ہے۔ قریش کو قریش اسی لئے کہتے تھے کہ وہ باہم جمع تھے۔ اور خانہ کعبہ کے ساتھ وابستہ تھے۔ (قَرَشَ يَقْرِشُ)

۹۴۰۔ قَرْض

کاٹنے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے مقراض عربی کی طرح اردو میں بھی قینچی کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل کی صورت میں زیادہ استعمل ہوا ہے۔ قرضہ' قرض' مقروض اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (قَرَضَ یَقْرِضُ ' اَقْرَضَ یُقْرِضُ)

۹۴۱۔ قَرْع

دروازہ وغیرہ کھٹکھٹانے کو کہتے ہیں۔ قیامت کو اسی لئے قارعہ کہا جاتا ہے کیونکہ زلزلوں کی وجہ سے اس دن بڑی گڑگڑاہٹ ہوگی۔ باب افعل کی صورت میں اس کا مطلب قرعہ ڈالنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (قَرَعَ یَقْرَعُ)

۹۴۲۔ قَرْف

کسی چیز کے چھلکا اتارنے کو کہتے ہیں۔ باب افتعل کی صورت میں اس کا مطلب کوئی غلط کام کرنا ہے۔ قرآن مجید میں باب افتعل ہی کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (قَرَفَ یَقْرِفُ ' اِقْتَرَفَ یَقْتَرِفُ)

۹۴۳۔ قَرْن

دو چیزوں کے باہم جوڑنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ قرین ساتھی اور دوست کو کہا جاتا ہے اور قرینہ جس کی جمع قرائن آتی ہے۔ موافق صورت حال کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں بھی یہ دونوں لفظ مستعمل ہیں۔ قرن ایک زمانہ کے لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع قرون آتی ہے۔ بالوں کے گچھا یا سینگ کو بھی قرن کہا جاتا ہے۔ ذوالقرنین اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔

(قَرَنَ یَقْرِنُ ' اِقْتَرَن یَقْتَرِنُ)

۹۴۴۔ قِرًیٰ

مہمان نوازی کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ اور جمع کرنے کو بھی۔ لفظ قریہ اسی دوسرے معنیٰ سے ماخوذ ہے۔ اس کا معنیٰ شہر ہے۔ جو بہت سے لوگوں کا جامع ہوتا ہے۔ اس کی جمع قُرٰیٰ آتی ہے۔ قریہ بمعنی بستی اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (قَرَیٰ یَقْرِیْ)

۹۴۵۔ قَسّ

قَسّ (راہب و کاہن) بننے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ قِسّیس راہب (تارک الدنیا) کو کہا جاتا ہے جس کی جمع قِسّیسِیْن آتی ہے۔ (قَسَّ یَقُسُّ)

۹۴۶۔ قَسْر

کسی امر پر غالب آنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ قَسْوَرَہ شیر کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ دوسرے جانوروں پر غالب رہتا ہے۔ (قَسَرَ یَقْسِرُ) رباعی مجرد کی صورت میں یہ بشکل قَسْوَرَ یُقَسْوِرُ استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب ہے "بکثرت ہونا" یا عمر رسیدہ ہونا۔

۹۴۷۔ قَسْط

متضاد مفہوم رکھنے والے الفاظ (اضداد) میں سے ہے۔ اس کا معنیٰ انصاف کرنا بھی ہے۔ چنانچہ مُقْسِط منصف و عادل اور قسط انصاف کو کہتے ہیں۔ اور حق سے ہٹ جانا بھی۔ چنانچہ قاسط ظالم اور بے انصاف کو کہا جاتا ہے۔ قسطاس' ترازو کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں قِسْط بمعنی جز یا حصہ عام مستعمل ہے۔ جس کی جمع اقساط آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَسَطَ یَقْسِطُ ' اَقْسَطَ یُقْسِطُ)

۹۴۸۔ قَسْم

بانٹنے اور الگ الگ کرنے کے معنے دیتا ہے۔ چنانچہ مقسوم اور تقسیم کے الفاظ اردو میں بھی عام ہیں۔ اس کا دوسرا معنیٰ کسی امر کا پہلے سے اندازہ لگانا بھی ہے۔ لفظ قسمت اسی سے ماخوذ ہے۔ اس کا تیسرا معنیٰ حلف اٹھانا ہے۔ چنانچہ حلف کو قسم کہا جاتا ہے۔ اس کے لئے قرآن مجید میں باب افعل استعمال ہوا ہے۔ قَسَمَ یَقْسِمُ ' اَقْسَمَ یُقْسِمُ)

۹۴۹۔ قَسْو 'قَسَاوَت

سخت ہو جانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ قساوت قلبی' قسی القلب اردو میں مستعمل تراکیب ہیں۔ (قَسَا یَقْسُوْ)

۹۵۰۔ اِقْشِعْرَار

جلد کے سکڑ جانے' کانپنے اور رنگ بدل جانے کو کہتے ہیں۔ رباعی مزید ہے (اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ)

۹۵۱۔ قَصّ 'قِصَاص

بال کاٹنے' موت کے قریب ہونے' کوئی واقعہ بیان کرنے' کسی کے نشان قدم کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو کا قصہ اور قصاص انہیں معنوں سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں آخری دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ (قَصَّ یَقُصُّ)

۹۵۲۔ قَصْد

کسی چیز کی طرف متوجہ ہونے اور اس کا ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا معنیٰ کسی معاملے میں میانہ روی اختیار کرنا ہے۔ پہلے معنیٰ کے لحاظ سے قصد' قاصد' مقصود'

قصیدہ' مقصد اور دوسرے معنیٰ کے لحاظ سے اقتصاد وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (قَصَدَ يَقْصِدُ ' اِقْتَصَدَ يَقْتَصِدُ)

۹۵۳۔ قَصْر

کوتاہی کرنے یا چھوٹا ہونے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں اس کا معنیٰ محل ہے۔ جس کی جمع قصور آتی ہے۔ اردو میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔ (قَصَرَ يَقْصُرُ ' قَصَّرَ يُقَصِّرُ ' اِقْتَصَرَ يَقْتَصِرُ)

۹۵۴۔ قَصْف

توڑنے کو کہتے ہیں۔ قاصف تیز و تند ہوا کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز کو توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَصَفَ يَقْصِفُ)

۹۵۵۔ قَصْم

توڑ دینے اور ہلاک کر ڈالنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَصَمَ يَقْصِمُ)

۹۵۶۔ قَصْو

دور ہونے کو کہتے ہیں۔ اقصیٰ اس کا اسم تفضیل اور قُصویٰ اس کی مونث ہے۔ مسجد اقصیٰ اردو میں عام مستعمل ہے۔ (قَصَا يَقْصُوْ)

۹۵۷۔ قَضّ

گھوڑوں کے آزاد چھوڑ دینے اور دیوار کو بڑے سخت طریقے سے گرانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب انفعل استعمال ہوا ہے۔ جس کا مطلب گر جانا' پلٹ جانا' ٹوٹ جانا ہے۔ (قَضَّ یَقُضُّ ' اِنْقَضَّ یَنْقَضُّ)

۹۵۸۔ قَضَاء

کسی حاجت کو پورا کرنے اور فیصلہ کرنے کے معانی دیتا ہے۔ اردو میں بھی قضائے حاجات' قاضی' قضا وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب انفعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے اس کا ایک دوسرا معنیٰ گذار دینا اور ختم کر دینا بھی ہے۔ (قَضَی یَقْضِیْ ' اِنْقَضَی یَنْقَضِیْ)

۹۵۹۔ قَطْر

پانی قطرہ قطرہ کر کے ٹپکانے اور قطران گندھک کے ساتھ مالش کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا معنیٰ کسی چیز کو ترتیب سے کھڑا کرنے کا بھی ہے۔ اردو کا لفظ قطار اسی سے ماخوذ ہے۔ اور لفظ قُطر بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ (قَطَرَ یَقْطُرُ)

۹۶۰۔ قَطْع

کاٹ کر الگ کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ جس کا معنیٰ باہم تقسیم کر لینا ہے۔ لفظ قطعہ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اور جس کی جمع قطع آتی ہے۔ اسی سے ماخوذ ہے۔ قطع' قاطع' تقاطع' منقطع الفاظ اردو میں عام ہیں۔ (قَطَعَ یَقْطَعُ ' اِنْقَطَعَ یَنْقَطِعُ)

۹۶۱۔ قَطْف

پھل پک جانے یا پھل توڑنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَطَفَ يَقْطِفُ) (اِقْتَطَفَ يَقْتَطِفُ)

۹۶۲۔ قَعْد' قُعُود

بیٹھ جانے کو کہتے ہیں۔ قاعدہ بنیاد کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع قواعد آتی ہے۔ استعارۃً کسی ضروری کام سے پیچھے رہ جانے کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ خانہ نشین عورتوں کو بھی قواعد کہا جاتا ہے۔ اردو میں قاعدہ' قواعد' مقعد' قعدہ کے الفاظ کثیرالاستعمال ہیں۔ (قَعَدَ يَقْعُدُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۹۶۳۔ قُفْل' قُفُول

سفر سے لوٹنے کو کہتے ہیں۔ اردو کا لفظ قافلہ اسی سے ماخوذ ہے۔ باب تفعیل ہو تو اس کا معنیٰ دروازے کو بند کرنا ہے۔ چنانچہ قفل تالے کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اقفال آتی ہے۔ قفل اردو میں بھی کثیرالاستعمال ہے۔ (قَفَلَ يَقْفُلُ)

۹۶۴۔ قَفْو

کسی کے پیچھے کو کہتے ہیں۔ اور کسی کی قفا۔ گُدّی۔ پر مارنے کو بھی۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَفَا يَقْفُوْ قَفَّى يُقَفِّيْ)

۹۶۵۔ قُلّ' قِلّة

کسی چیز کے کم ہو جانے کو کہتے ہیں۔ اردو میں قلت اور قلیل کے الفاظ عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفعیل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (قَلَّ یَقِلُّ ' قَلَّلَ یُقَلِّلُ)

۹۶۶۔ قَلْب

کسی چیز کے الٹ دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعل ' تفعیل اور انفعل استعمل ہوئے ہیں۔ قلب اسم کی صورت میں دل کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع قلوب آتی ہے اردو میں قلب' قلوب' انقلاب' منقلب الفاظ اکثر مستعمل ہیں۔ قَلَبَ یَقْلِبُ ' قَلَّبَ یُقَلِّبُ اِنْقَلَبَ یَنْقَلِبُ

۹۶۷۔ قلادة

تلوار گلے میں لٹکانے کو کہتے ہیں۔ قلادہ ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے۔ جو گلے میں لٹکائی جائے۔ اس کی جمع قلائد آتی ہے۔ تقلید' مقلد کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں بصورت اسم ہی استعمل ہوا ہے۔ (قَلَدَ یَقْلِدُ)

۹۶۸۔ قَلْع

جڑ سے اکھاڑنے کو کہتے ہیں۔ لفظ قلعہ اسی سے ماخوذ ہے۔ قلع قمع کرنا اردو کی کثیرالاستعمل ترکیب ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (قَلَعَ یَقْلَعُ)

۹۶۹۔ قَلْم

کاٹنے کو کہتے ہیں۔ قلم کو بمعنی خامہ اس لئے کہا گیا ہے کہ اسے کاٹا گیا ہوتا ہے۔ اردو میں بھی قلم اور اقلام کے الفاظ مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں بصورت اسم ہی استعمال ہوا ہے۔ (قَلَمَ يَقْلِمُ)

۹۷۰۔ قَلْو' قِلاء

کسی چیز سے بغض رکھنے اور اسے دور کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَلاَ يَقْلُوْ)

۹۷۱۔ قَمْح' قُمُوح

اونٹ کے سر اٹھالینے اور پانی نہ پینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب افعل استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنیٰ سر اٹھانے اور آنکھیں بند کر لینا ہے۔ (قَمَحَ يَقْمَحُ ' اَقْمَحَ يُقْمِحُ)

۹۷۲۔ قَمْر' قِمار

جوا کھیلنے اور انتہائی سفید ہونے کو کہتے ہیں۔ چاند کو انتہائی سفید ہونے کی وجہ سے قمر کہا جاتا ہے۔ قمار اور قمر دونوں الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (قَمَرَ يَقْمِرُ ' قَامَرَ يُقَامِرُ)

۹۷۳۔ قَمْل

کثیر' خوشحال اور چھوٹا ہونے کے معانی دیتا ہے۔ قُمَّل چچڑیوں یا جوؤں کو کہتے ہیں۔ جو دبلا ہونے کی وجہ سے جسم پر چمٹ جاتی ہیں۔ قرآن مجید میں انہی آخری معنوں

میں استعمل ہوا ہے۔ (اَقْمَلَ یُقْمِلُ)

۹۷۴۔ قندل

سر کے موٹا ہونے کو کہتے ہیں۔ قندیل' چراغ یا چراغ دان کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع قنادیل آتی ہے۔

۹۷۵۔ قُنُوط

مایوس و ناامید ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ لفظ قنوطیت اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (قَنَطَ یَقْنَطُ)

۹۷۶۔ قَنْع' قَنَاعَة

پہلا مصدر ہو تو' اس کا معنی سر اٹھانا ہے۔ اس کے لئے قرآن مجید میں باب افعل استعمل ہوا ہے۔ دوسرا مصدر ہو تو اس کا معنی اپنے مقدر پر راضی رہنا ہے۔ قناعت اور قانع کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (قَنَعَ یَقْنَعُ ' اَقْنَعَ یُقْنِعُ)

۹۷۷۔ قَنْو

اپنے لئے مال جمع کرنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعل استعمل ہوا ہے۔ جس کا مطلب مال دے کر غنی کر دینا ہے۔ (قَنَا یَقْنُوْ اَقْنٰی یُقْنِیْ)

۹۷۸۔ قَهْر

غالب آنے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ قاہر اور قہار' جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ غالب و مقتدر کے لئے بولے جاتے رہے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں

استعمل ہوا ہے۔ (قَهَرَ يَقْهَرُ)

۹۷۹۔ قوب

قریب ہونے کو کہتے ہیں۔ قاب مقدار کو کہتے ہیں۔ اور قاب قوسین کا معنی دو قوسوں کے برابر۔ قریب۔ کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَابَ يَقُوْبُ)

۹۸۰۔ قوت

رزق و روزی دینے کا معنی دیتا ہے۔ قوت روزی کو کہا جاتا ہے۔ قوت لایموت اردو میں مستعمل ہے باب افعل کی صورت میں اس کا معنی کسی کو روزی دینا بھی ہے۔ اور اس پر قدرت رکھنا بھی اور اس کی حفاظت کرنا بھی۔ چنانچہ مُقِیت ان سب معنوں میں اللہ کی صفت ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَاتَ يَقُوْتُ) (اَقَاتَ يُقِيْتُ)

۹۸۱۔ قود

آگے سے کسی چیز کے کھینچنے کو کہتے ہیں۔ اس لئے قائد' سالار لشکر یا راہنما کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں بھی یہی معنی مستعمل ہیں۔ اس کا دوسرا معنی قَوَد (قصاص) لیتا ہے۔ (قَادَ يَقُوْدُ)

۹۸۲۔ قوس

اس کا معنی ٹیڑھا ہوتا ہے۔ قوس کو ٹیڑھا ہونے کی وجہ سے قوس کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع قِسِیّ آتی ہے اردو میں بھی یہ لفظ عام ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں بشکل قَوِس يَقْوَسُ استعمال ہوتا ہے۔

۹۸۳۔ قَوْل

بولنے اور کہنے کا معنی دیتا ہے۔ باب تفعل ہو تو اس کا معنی کسی کے متعلق جھوٹی بات کہنا ہے۔ قول' قائل' مقولہ' مقالہ اردو میں کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل کی صورت میں آیا ہے۔ (قَالَ يَقُوْلُ ' تَقَوَّلَ يَتَقَوَّلُ)

۹۸۴۔ قَوْم' قِيام

کھڑا ہونے' رک جانے' سیدھا ہونے' سکونت اختیار کرنے اور کسی کا والی و حاکم ہونے اور ثابت قدم رہنے کے معانی دیتا ہے۔ قیام' قائم' مقام' اقامت' قیم کے الفاظ اردو میں عام ہیں۔ دین القیمہ' قوامون علے النساء' صراط مستقیم اسی لفظ سے ماخوذ ہیں۔ قوم جماعت کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع اقوام آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد' افعل' استفعل کی صورت میں آیا ہے۔ (قَامَ يَقُوْمُ ' اَقَامَ يُقِيْمُ ' اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ)

۹۸۵۔ قَيّ' قوايته' قوة

خالی ہونے کا معنی دیتا ہے۔ قواء غیر آباد سرزمین کو کہتے ہیں۔ اور باب افعال کی صورت میں اس کا معنی غیر آباد سرزمین پر بسنا یا محتاج ہونا ہے۔

قوۃ مصدر ہو تو اسکا معنی طاقت رکھنا ہے۔ قوت' قوی کے الفاظ اردو میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَوِیَ يَقْوَىٰ اَقْوَىٰ يُقْوِیْ)

۹۸۶۔ قَيْد

جانور کے پاؤں میں باندھنے کی رسی کو کہتے ہیں۔ اور باب تفعیل کی صورت میں اس کا مطلب کسی کو قید و پابند کرنے کے ہیں۔ اردو میں بھی انہیں معنوں میں مستعمل

ہے۔ (قَادَ یَقِیْدُ ' قَیَّدَ یُقَیِّدُ)

۹۸۷۔ قَیْض

کسی چیز کو پھاڑنے اور معاوضہ دینے کا معنیٰ دیتا ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں مقدر کرنا ہے۔ قرآن مجید میں اس صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَاضَ یَقِیْضُ ' قَیَّضَ یُقَیِّضُ)

۹۸۸۔ قَیْل' قیلولة

دوپہر کے سونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ چنانچہ قائل کا معنیٰ دوپہر کو آرام کرنے والے یا سونے والے کے ہیں۔ لفظ قیلولہ اردو میں بھی اسی معنیٰ میں مستعمل ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا مطلب کسی کی غلطی کو معاف کر دینا ہے۔ (قَالَ یَقِیْلُ)

۹۸۹۔ قُنُوت

اطاعت کرنے' اظہار عاجزی کرنے' خاموش رہنے اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل بھی استعمال ہوا ہے۔ (قَنَتَ یَقْنُتُ ' اَقْنَتَ یُقْنِتُ)

۹۹۰۔ قَذٌّ

بالوں وغیرہ کو اطراف سے کاٹنے اور پھینکنے کے معانی دیتا ہے۔ (قَذَّ یَقُذُّ)

۹۹۱۔ قَعْر

جڑ تک پہنچ جانے کو کہتے ہیں۔ باب انفعل کی صورت میں اس کا معنیٰ جڑ سے اکھڑ جانا ہے۔ قعر گہرائی کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اردو میں بھی اس معنیٰ میں مستعمل ہے۔

قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب انفعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (قَعَرَ يَقْعَرُ ' اِنْقَعَرَ يَنْقَعِرُ)

۹۹۲۔ قَنْطرة

بہت زیادہ مال حاصل ہونے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ قنطار سے ماخوذ ہے۔ جو ایک وزن کا نام ہے۔ اور جس سے مراد مال کثیر لیا جاتا ہے۔ رباعی مجرد ہے۔ (قَنْطَرَ يُقَنْطِرُ)

۹۹۳۔ قَمْع

کسی کو اس کے ارادے سے باز رکھنے' ذلیل کرنے اور ہتھوڑے سے مارنے کے معانی دیتا ہے۔ قلع قمع کرنا اردو کی کثیر الاستعمال ترکیب ہے۔ قرآن مجید میں آخری معنی میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (قَمَعَ ' يَقْمُعُ) مِقْمَعَه ہتھوڑے کو کہا جاتا ہے جس کی جمع مَقَامِع آتی ہے۔

۹۹۴۔ قَمْطَرَة

جمع کرنے' کسی چیز کو کس کر باندھنے اور بھاگ جانے کے معانی دیتا ہے۔ قمطریر سختی کے دن کو کہا جاتا ہے۔ (قَمْطَرَ يُقَمْطِرُ)

ک

۹۹۵۔ كَبّ

کسی چیز کو الٹا کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (كَبَّ يَكُبُّ ' اَكَبَّ يُكِبُّ)

۹۹۶۔ کبکبة

اس کا معنیٰ بھی کسی چیز کو الٹا کرنے اور پچھاڑنے کا ہے۔ رباعی مجرد ہے۔ (کَبْکَبَ یُکَبْکِبُ)

۹۹۷۔ کَبْت

پچھاڑنے' ہلاک کرنے اور رسوا کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَبَتَ یَکْبِتُ)

۹۹۸۔ کَبِد

کاف اور باء کی زبر کے ساتھ اسم کی صورت میں مشقت و شدت کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں شاق گزرنے کا معنیٰ دیتا ہے۔اور باء کی زیر کے ساتھ اسم کی صورت میں جگر کو کہتے ہیں۔ اور بصورت فعل اس کا معنیٰ جگر پر چوٹ لگانے کا ہے۔ حَبِّ کَبِد طب کی مشہور دوا ہے۔ (کَبَدَ یَکْبُدُ)

۹۹۹۔ کِبْر

بڑا ہونے' بننے اور شاق گزرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل' استفعال اور باب تفعیل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنیٰ اللہ اکبر کہنا بھی ہوتا ہے۔ کبر' تکبر' متکبر' کبیر' اکبر' اکابر' کبیرۃ وغیرہ بے شمار مشتقات اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (کَبُرَ یَکْبُرُ ' کَبَّرَ یُکَبِّرُ ' اِسْتَکْبَرَ یَسْتَکْبِرُ تَکَبَّرَ یَتَکَبَّرُ)

۱۰۰۰۔ کَتَبَ' کتابۃ

اس کا معنیٰ لکھنا بھی ہوتا ہے۔ اور فرض کرنا بھی۔ اسی لئے کتابا موقوتا کا مطلب مقررہ وقت پر ادا ہونے والا فرض ہے۔ مفاعلہ باب کی صورت میں کسی غلام کو قیمت لے کر آزاد کر دینے کا وعدہ کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ' باب مفاعلہ و افتعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ کتابت' کاتب' مکتوب وغیرہ بہت سے ماخوذات اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ کَتَبَ یَکْتُبُ ' کَاتَبَ یُکَاتِبُ ' اِکْتَتَبَ یَکْتَتِبُ)

۱۰۰۱۔ کَتَمَ' کِتْمان

چھپانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اردو میں بھی کتمان حق کی ترکیب مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَتَمَ یَکْتُمُ)

۱۰۰۲۔ کَثَبَ

اس کا معنیٰ جمع کرنا بھی ہوتا ہے۔ اور کم ہونا بھی۔ کثیبٌ ریت کے ٹیلے کو بھی کہتے ہیں۔ (کَثَبَ یَکْثُبُ)

۱۰۰۳۔ کَثُرَ' کثرت

زیادہ ہونے کے معنیٰ میں مشہور لفظ ہے۔ اردو میں بھی کثرت' اکثر اور کثیر کے الفاظ کثیرالاستعمال ہیں۔ باب تفاعل کی صورت میں اس کا مطلب مال و دولت کی کثرت میں باہم مقابلہ کرنا ہے۔ اس کے علاوہ باب استفعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (کَثُرَ یَکْثُرُ ' کَثَّرَ یُکَثِّرُ ' تَکَاثَرَ یَتَکَاثَرُ' اِسْتَکْثَرَ یَسْتَکْثِرُ)

۱۰۰۴۔ کثف' کثافت

گاڑھا ہونے' زیادہ ہونے اور باہم الجھا ہوا ہونے کے معانی دیتا ہے۔ کثافت اور کثیف اور تکاثف کے الفاظ اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ (کَثُفَ یَکْثُفُ)

۱۰۰۵۔ کَدْح

کام میں اس طرح سخت محنت کرنے کو کہتے ہیں۔ کہ جس کا اثر اس کے ظاہر پر بھی ہو۔ نیز رزق کمانے کا معنیٰ بھی دیتا ہے۔ اس لئے باب تفعیل یا تفعل کی صورت میں اس کا معنیٰ چہرے پر خراشیں ڈال دینے کا ہے۔ (کَدَحَ یَکْدَحُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۱۰۰۶۔ کَدْر' کُدُوْرت

گدلا اور گندا ہونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب انفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ کلورت' مکدّر کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ کَدُرَ یَکْدُرُ' اِنْکَدَرَ یَنْکَدِرُ)

۱۰۰۷۔ کَدْی

اکلو نہ ہونے یا کسی چیز کے کٹ دینے' زمین کے برا ہونے' کھدائی کے قابل نہ ہونے اور کنجوس ہونے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ باب افعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَدَیٰ یَکْدِیْ ' اَکْدَیٰ یُکْدِیْ)

۱۰۰۸۔ کِذْب

جھوٹ بولنے اور غلط بیانی کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ

باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ کذب' کاذب' کذاب وغیرہ کے الفاظ اردو میں بھی عام مستعمل ہیں۔ کَذَبَ یَکْذِبُ ' کَذَّبَ یُکَذِّبُ)

۱۰۰۹۔ کَرّ

لوٹنے اور مڑنے کو کہتے ہیں۔ تکرار' مکرر' کرار وغیرہ الفاظ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ اسی سے ماخوذ ہیں۔ کَرّۃ ایک دفعہ لوٹانے کو کہتے ہیں۔ (کَرَّ یَکُرُّ)

۱۰۱۰۔ کَرْب

بیڑی و ہتھکڑی کے تنگ کر دینے کو کہتے ہیں۔ کرب و بلا اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَرَبَ یَکْرُبُ)

۱۰۱۱۔ کَرْس

باب تفعیل کی صورت میں کسی مکان کی بنیاد رکھنے کو اور جمع کرنے کو کہتے ہیں۔ لفظ کرسی اسی سے ماخوذ ہے۔ (کَرَّسَ یُکَرِّسُ)

۱۰۱۲۔ کَرْم

صاحب عزت' شریف اور نفیس ہونے کا معنیٰ دیتا ہے۔ کرامت' کریم' تکریم' اکرام' مکرم' اکرم وغیرہ الفاظ جو اردو میں عام ہیں۔ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور تفعیل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ کَرُمَ یَکْرُمُ ' اَکْرَمَ یُکْرِمُ ' کَرَّمَ یُکَرِّمُ)

۱۰۱۳۔ کُرْہ' کَرَاھت

کسی چیز کے ناپسند کرنے کو کہتے ہیں۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنیٰ کسی کو

کسی کام پر مجبور کرنا ہے۔ کُرہ ناپسندیدہ امر کو کہا جاتا ہے۔ کراہت' مکروہ' جبر و اکراہ وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل اور باب تفعیل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (اَکْرَہَ یُکْرِہُ 'کَرَّہَ یُکَرِّہُ' کَرِہَ یَکْرَہُ)

۱۰۱۴۔ کَسْب

جمع کرنے' کمانے اور ارتکاب کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ کسب' اکتساب کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (کَسَبَ یَکْسِبُ ' اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ)

۱۰۱۵۔ کَسْف' کُسُوف

کسی چیز خاص کر چاند اور سورج کو چھپا دینے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اردو میں کسوف اور خسوف کے الفاظ اسی معنیٰ میں مستعمل ہیں۔

اس کا دوسرا معنیٰ کاٹنا ہے۔ چنانچہ کِسف یا کِسَف کسی چیز کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَسَفَ یَکْسِفُ)

۱۰۱۶۔ کَسْو

کسی کو کوئی کپڑا وغیرہ پہنانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کسوۃ لباس کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَسَا یَکْسُوْ)

۱۰۱۷۔ کَشْط

کسی چیز سے اس کا پردہ ہٹا دینے کو کہتے ہیں۔ اِذَالسَّمَآءُ کُشِطَتْ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَشَطَ یَکْشِطُ)

۱۰۱۸۔ کَشْف

کسی پوشیدہ چیز کے ظاہر کردینے کو کہتے ہیں۔ کشف' انکشاف وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَشَفَ یَکْشِفُ)

۱۰۱۹۔ کَظْم

غصہ روک لینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَظَمَ یَکْظِمُ)

۱۰۲۰۔ کَعْب

دوشیزہ کے پستان اونچے ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ کاعب جس کی جمع کواعب آتی ہے۔ دوشیزاؤں کو کہا جاتا ہے۔ کعب ٹخنے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی ابھرا ہوتا ہے اور کعبۃ بیت الحرام کو بھی اس کے بلند رتبہ کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ کعبہ' مکعب وغیرہ کے الفاظ اردو میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَعَبَ یَکْعِبُ)

۱۰۲۱۔ کَفّ

جمع کرنے' ملانے' بھر دینے اور کسی کام سے روک دینے کو کہتے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے کافّۃ جماعت کو کہا جاتا ہے۔ کف ہتھیلی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بدن کی مدافعت کرتی ہے۔ اور کفاف قوت لایموت کو کہا جاتا ہے۔ باب تفعل کی صورت میں اس کا معنی دست سوال دراز کرنا ہوتا ہے۔ (کَفَّ یَکُفُّ)

۱۰۲۲۔ کفت

کسی چیز کو قبضے میں کرنے' جمع کرنے' الٹ پلٹ جانے کو کہتے ہیں۔ کفات زمین کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی پشت زندوں کے لئے اور باطن مُردوں کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ قرآنِ مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَفَتَ یَکْفِتُ)

۱۰۲۳۔ کَفْر' کُفْران

کسی چیز کو چھپانے' ایمان نہ لانے' انکار کرنے' ناشکری کرنے اور کاشتکاری کرنے کو کہتے ہیں۔ انکار کرنے کے معنوں میں کفر' کفران' کافر' تکفیر کے الفاظ اردو میں بھی اکثر مستعمل ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں کفارہ ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل اور افعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (کَفَرَ یَکْفُرُ' کَفَّرَ یُکَفِّرُ) (اَکْفَرَ یُکْفِرُ)

۱۰۲۴۔ کفل' کفالت

کسی شخص کے (نان و نفقہ کا) ذمہ لینے کا معنیٰ دیتا ہے۔ اور کفیل اونٹ پر پیچھے بیٹھنے والے کو بھی کہا جاتا ہے۔ اور حصے اور نصیب کو بھی کہتے ہیں۔ کفالت اور کفیل کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَفَلَ یَکْفُلُ ' کَفَّلَ یُکَفِّلُ ' تَکَفَّلَ یَتَکَفَّلُ)

۱۰۲۵۔ کفایت

کسی دوسری چیز سے بے نیاز کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال بھی استعمال ہوا ہے۔ کفایت' کافی وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (کَفَی یَکْفِیْ ' اِکْتَفَی یَکْتَفِیْ)

۱۰۲۶۔ کَلّ' کلالۃ

تھک جانے' عاجز آجانے' نظریا زبان میں کوتاہی ہونے اور کند ہو جانے کے معانی دیتا ہے۔ چنانچہ کَلّ اس کمزور یا معذور شخص کو کہا جاتا ہے۔ جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ کلالہ اس آدمی کو کہا جاتا ہے۔ جس کی نہ اولاد زندہ ہو' نہ والدین۔ (کَلَّ یَکِلُّ)

۱۰۲۷۔ کَلَاءٌ

حفاظت کرنے اور دیکھ بھال کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَلَأَ یَکْلَأُ)

۱۰۲۸۔ کَلْب

جانور کے کاٹنے' طمع کرنے' اصرار کرنے' کے معانی دیتا ہے۔ اسم کی صورت میں کلب ہر کاٹنے والے درندے کو کہا جاتا ہے۔ اور باب تفعیل کی صورت میں اس کا مطلب شکاری جانور کو سدھاتا ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ تر کتے پر بولا جاتا ہے۔ اردو میں کلب بمعنی کتا مشہور ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (کَلِبَ یَکْلَبُ' کَلَّبَ یُکَلِّبُ)

۱۰۲۹۔ کلح

تیوری چڑھانے کو کہتے ہیں۔ اور کالح تیوری چڑھانے والے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَلَحَ یَکْلَحُ)

۱۰۳۰۔ کلف

چہرے کا رنگ متغیر ہو جانے' کسی چیز سے سخت محبت کرنے اور کسی کام کے لئے مشقت برداشت کرنے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنیٰ کسی کو ایسے کام کرنے کا حکم دینا ہے۔ جو اسے شاق گزرے۔ تکلف اور تکلیف اردو میں مشہور و معروف ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعیل اور تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَلِفَ یَکْلَفُ ' کَلَّفَ یُکَلِّفُ ' تَکَلَّفَ یَتَکَلَّفُ)

۱۰۳۱۔ کَلْم' کَلَام

زخمی کرنے اور باب تفعیل' تفعل کی صورت میں اس کا مطلب کسی سے گفتگو کرنا ہے۔ کلام' کلیم' متکلم کے الفاظ اردو میں عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں صرف باب تفعیل ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَلَّمَ یُکَلِّمُ)

۱۰۳۲۔ کَمّ

چھپانے اور ڈھانپنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کُمّ جس کی جمع اکمام آتی ہے۔ پھول یا پھل کے غلاف کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَمَّ یَکُمُّ)

۱۰۳۳۔ کَمَال

کسی چیز کے کامل و تمام ہونے کو کہتے ہیں۔ کمال' کامل' تکمیل' مکمل اردو میں مستعمل الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَمُلَ یَکْمُلُ ' اَکْمَلَ یُکْمِلُ)

۱۰۳۴۔ کَنّ

چھپانے اور بچانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کِنّ گھر کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ کَنَّ یَکُنُّ 'اکَنَّ یُکِنُّ)

۱۰۳۵۔ کنز

مال جمع کرنے و ذخیرہ کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کَنز خزانے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ کَنز اور کنوز اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (کَنَزَ یَکنِزُ)

۱۰۳۶۔ کُھُولت 'کُھُول

اس کا مطلب ہے تیس سے پچاس سال کی درمیانی عمر کا ہونا۔ چنانچہ کَھل اس عمر کے آدمی کو کہا جاتا ہے۔ لفظ کاہل (سست) غالباً اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ اس عمر میں بدن میں سستی آجاتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَھَلَ یَکھَلُ)

۱۰۳۷۔ کَھْن 'کَھَانت

غیب کی باتیں بتانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ایسے آدمی کو کاہن کہا جاتا ہے۔ مذہبی پیشوا کو بھی کہا جاتا ہے۔ کاہن اور کہانت کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَھَنَ یَکھُنُ)

۱۰۳۸۔ کُوب

کوب' بغیر کنڈے کے جام کو کہتے ہیں۔ جمع اکواب آتی ہے۔ اور فعل کی صورت

میں کوب پہنے کو کہتے ہیں۔ (کَابَ یَکُوْبُ)

۱۰۳۹۔ کَوْد

کسی کام کے کرنے کے قریب ہو جانے لیکن نہ کرنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں صرف ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَادَ یَکَادُ)

۱۰۴۰۔ کَوْر

پگڑی سر پر لپیٹنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے لپیٹ لینا یا کنور پڑ جانا۔ (کَارَ یَکُوْرُ' کَوَّرَ یُکَوِّرُ)

۱۰۴۱۔ کَوْن

معرض وجود میں آجانے کا معنی دیتا ہے۔ لفظ کائنات' کونین' تکوین اس سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَانَ یَکُوْنُ)

۱۰۴۲۔ کَیّ

لوہے کے ساتھ چمڑے کے جلانے اور داغ دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَوَیٰ یَکْوِیْ)

۱۰۴۳۔ کَیْد

مکر کرنے اور دھوکہ دینے کو کہتے ہیں۔ کید' اسم کی صورت میں مکر و فریب کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَادَ یَکِیْدُ)

۱۰۴۴۔ کَنَس

کناس ہرن کے گھر کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں اس کا معنی گھر کے اندر چھپ جانا ہے۔ کُنّس ستاروں کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی دن کو چھپ جاتے ہیں۔ کنیسہ عیسائیوں کے معبد کو بھی کہا جاتا ہے۔ اور اردو میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَنَسَ یَکْنُسُ)

۱۰۴۵۔ کند' کنود

احسان ناشناسی اور ناشکری کرنے کو کہتے ہیں۔ کنود ناشکرے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَنَدَ یَکْنُدُ)

۱۰۴۶۔ کَسَل' کَسالة

ناواجب سستی اور کاہلی کو کہا جاتا ہے۔ کسلان' کسالت' اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ کَسیل' ست آدمی کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع کسالی آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (کَسِلَ یَکْسَلُ)

ل

۱۰۴۷۔ لأک

باب افعال کی صورت میں پیغام پہنچانے کا معنی دیتا ہے۔ لفظ ملک بمعنی فرشتہ جس کی جمع ملائکہ آتی ہے۔ دراصل ملاک تھا۔ ملک اور ملائکہ کے الفاظ اردو میں بھی عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ صرف اسم کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۱۰۴۸۔ لَاَ ءَ لَاَۃً

رباعی مجرد ہے اور چمکنے کا معنی دیتا ہے۔ لفظ لُؤلُؤ بمعنی موتی جس کی جمع لآلی آتی ہے۔ اسی سے ماخوذ ہے۔ اور اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں صرف اسم کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لا لأ یُلا لِئو)

۱۰۴۹۔ لَبّ

بادام وغیرہ کو توڑ کر اس کا مغز نکالنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ لُبّ مغز اور اس کی مناسبت سے عقل خالص کو کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع اَلباب آتی ہے۔ لب لباب اردو میں بھی جوہر اور خلاصے کے معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں صرف اسم کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَبَّ یَلُبُّ)

۱۰۵۰۔ لَبُث

کسی جگہ پر ٹھہرنے اور قیام کرنے کے معنے دیتا ہے۔ منفی صورت میں جلدی وقوع ہونے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَبِثَ یَلْبَثُ)

۱۰۵۱۔ لَبَد، لُبُود

کسی جگہ ٹھہرنے، کسی چیز کے ساتھ چپک جانے اور کسی انسان کے گرد جمع ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ لُبَد مال کثیر کو بھی کہا جاتا ہے۔ اور کسی شخص کے گرد جمع ہو جانے والوں کو بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَبِدَ یَلْبَدُ)

۱۰۵۲۔ لَبْس' لِباس

کپڑا پہننے کو بھی کہتے ہیں۔ اور کسی معاملہ کو مشتبہ بنا دینے کو بھی۔ اردو میں لباس اور التباس انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَبِسَ يَلْبَسُ ' اَلْبَسَ يُلْبِسُ ' اِلْتَبَسَ يَلْتَبِسُ)

۱۰۵۳۔ لَتّ

کسی چیز کو باریک کوٹنے' پانی سے تر کرنے' ستوؤں میں گھی وغیرہ ملانے کو کہتے ہیں۔ لات جو ایک بت کا نام ہے اللہ کی مونث ہے۔ (لَتَّ يَلُتُّ)

۱۰۵۴۔ لِجاج

گہرے پانی (لُجَّه) میں داخل ہونے اور جھگڑالو ہونے کو کہتے ہیں۔ لُجَّةٌ گہرے پانی کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَجَّ يَلَجُّ)

۱۰۵۵۔ لَجَأٌ

کسی کی پناہ لینے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ لجا و ماوی' التجا' ملتجی اردو میں مستعمل الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَجَأَ يَلْجَأُ)

۱۰۵۶۔ لَحٌّ

پلکوں کے آنکھوں سے چپک جانے کو کہتے ہیں۔ باب افعال کی صورت میں اس

کا مطلب بار بار سوال کرنا اور مانگنا ہے۔ قرآن مجید میں یہی باب استعمال ہوا ہے۔ (اَلَحَّ یُلْحِحُّ ' اَلَحَّ یُلِحُّ)

۱۰۵۷۔ لَحْد

قبر کی اسامی کو کہا جاتا ہے۔ جو ایک طرف کو مائل ہوتی ہے۔ چنانچہ الحاد' حق سے انحراف اور کفر کو کہا جاتا ہے۔ الحاد اور ملحد اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَحَدَ یَلْحَدُ ' اَلْحَدَ یُلْحِدُ)

۱۰۵۸۔ لَحْف' لِحَاف

لحاف اوڑھنے کو کہتے ہیں۔ باب افعال کی صورت میں اس کا مطلب اصرار و مبالغہ کے ساتھ کسی سے سوال کرنا ہے۔ لحاف اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَحَفَ یَلْحَفُ ' اَلْحَفَ یُلْحِفُ)

۱۰۵۹۔ لَحْق' لُحُوق

کسی کو پا لینے اور کسی کے ساتھ چمٹ جانے کا معنی دیتا ہے۔ اور باب افعال کی صورت میں بھی یہی معنی ہیں۔ اردو میں لاحق' الحاق اور ملحق کے الفاظ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (لَحِقَ یَلْحَقُ ' اَلْحَقَ یُلْحِقُ)

۱۰۶۰۔ لَحْن

غلط کلام کرنے اور گانا گانے کو کہتے ہیں۔ لحن داؤدی اردو میں معروف ترکیب ہے قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَحَنَ یَلْحَنُ)

۱۰۶۱۔ لَدّ

سخت جھگڑا کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اَلَدّ سخت جھگڑالو شخص کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع لُدّ آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَدَّ یَلُدُّ)

۱۰۶۲۔ لَذّ

خوشگوار اور لذیذ ہونے کا معنی دیتا ہے۔ لذت' لذیذ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَذَّ یَلَذُّ)

۱۰۶۳۔ لُزُوب

لازم وثابت اور شدید ہونے یا چپک جانے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَزَبَ یَلْزُبُ)

۱۰۶۴۔ لُزُوم

ثابت و دائم ہونے کا معنی دیتا ہے۔ اس کا دوسرا معنی واجب ہونا بھی ہے۔ اردو میں بھی لازم و ملزوم وغیرہ الفاظ عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (لَزِمَ یَلْزَمُ ' اَلْزَمَ یُلْزِمُ ' اِلْتَزَمَ یَلْتَزِمُ)

۱۰۶۵۔ لُطْف

نرم اور مہربان ہونے اور چھوٹا یا باریک ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ لطیف نرم اور مہربان کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں بھی لطف وکرم' لطیف' الطاف وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں

مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔
(لَطَفَ يَلْطُفُ تَلَطَّفَ يَتَلَطَّفُ)

۱۰۶۶۔ لظًی

آگ کے بھڑک اٹھنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں اور ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (لَظِيَ يَلْظَى ' تَلَظَّيَ يَتَلَظّٰى)

۱۰۶۷۔ لَعْب

لذت و تفریح کے طور پر کوئی کام کرنے کو کہتے ہیں۔ لہو ولعب اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صوت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَعِبَ يَلْعَبُ)

۱۰۶۸۔ لَعْن لعنة

کسی کو گالی دینے' رسوا کرنے' بھلائی سے دور کرنے' راندہ درگاہ کرنے اور لعنۃ اللہ علیہ کہنے کے معانی دیتا ہے۔ اردو میں بھی اسی طرح مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعال ہوا ہے۔ (لَعَنَ يَلْعَنُ)

۱۰۶۹۔ لَغْب' لُغُوْب

تھک جانے' عاجز آ جانے' جھوٹی باتیں سنانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعال ہو اہے۔ (لَغَبَ يَلْغَبُ)

۱۰۷۰۔ لَغْو

باطل ہونے' نامراد ہونے' راہ سے منحرف ہو جانے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی لغو

انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَغَا یَلْغُوْ)

۱۰۷۱۔ لَفّ

لپیٹنے اور جمع کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ لِف جس کی جمع الفاف آتی ہے۔ لوگوں کی جماعت کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ لف ونشر' ملفوف وغیرہ الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ (لَفَّ یَلُفُّ ' اِلْتَفَّ یَلْتَفُّ) گھنے باغات کو بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان میں درخت ایک دوسرے سے لپٹے ہوتے ہیں۔

۱۰۷۲۔ لَفْت

کسی چیز کے دائیں یا بائیں موڑ دینے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اردو کا لفظ التفات بمعنیٰ توجہ کرنا اسی کا باب افتعال ہے۔ قرآن مجید میں یہی باب استعمال ہوا ہے۔ (لَفَتَ یَلْفِتُ) (اِلْتَفَتَ یَلْتَفِتُ)

۱۰۷۳۔ لَفْح

تلوار سے مارنے اور جھلسا دینے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَفَحَ یَلْفَحُ)

۱۰۷۴۔ لَفْظ

منہ سے کوئی چیز نکالنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ منہ سے نکلے ہوئے کلمے کو لفظ کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع الفاظ آتی ہے۔ اردو میں بھی یہی معنیٰ مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَفَظَ یَلْفِظُ)

۱۰۷۵۔ لَفَق

دو کپڑوں کو ملا کر سینے اور باب تفعیل کی صورت میں بات بنانے کو کہتے ہیں۔
(لَفَقَ يَلْفِقُ' لَفَّقَ يُلَفِّقُ)

۱۰۷۶۔ لَقَح

جانور کے حاملہ ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ لواقح ان ہواؤں کو کہتے ہیں۔ جن میں بارش کی نمی لدی ہو۔ (لَقِحَ يَلْقَحُ)

۱۰۷۷۔ لَقَف

کسی چیز کو تیزی سے پکڑنے یا نگل جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَقِفَ يَلْقَفُ)

۱۰۷۸۔ لَقَط

زمین پر سے کوئی چیز بغیر مشقت اٹھا لینے' ادھر ادھر سے اکٹھا کرنے کو کہتے ہیں۔
قرآن مجید میں باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَقَطَ يَلْقُطُ' اِلْتَقَطَ يَلْتَقِطُ)

۱۰۷۹۔ لَقَم

تیزی سے کھانا کھانے' نگل جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے باب افتعال استعمال ہوا ہے۔ اردو میں لقمہ وغیرہ اسی معنی کے حامل ہیں۔ (لَقِمَ يَلْقَمُ' اِلْتَقَمَ يَلْتَقِمُ) ہے

۱۰۸۰۔ لِقاء

کسی سے ملنے اور اس کا آمنا سامنا کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ باب ثلاثی مجرد' افعال' افتعال' مفاعلہ اور تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی پھینک دینا ہوتا ہے۔ (لَقِيَ يَلْقَى ' اَلْقَى يُلْقِيْ ' اِلْتَقَى يَلْتَقِيْ ' تَلَقَّى يَتَلَقَّى ' لَاقَى يُلَاقِيْ)

۱۰۸۱۔ لَمّ

ہلکے سے جنون یا معمولی گناہوں میں مبتلا ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ لَمَم معمولی سی دیوانگی یا صغیرہ گناہوں کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَمَّ يَلُمُّ)

۱۰۸۲۔ لَمْح

کسی چیز کو سرسری نظر سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ لمحہ اردو میں بھی آنکھ کی جھپکی کی فرصت کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَمَحَ ' يَلْمَحُ)

۱۰۸۳۔ لَمْز

کسی کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرنے اور کسی کی عیب جوئی کرنے کا معنی دیتا ہے۔ لُمزَةَ عیب جو کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَمَزَ يَلْمِزُ)

۱۰۸۴۔ لَمْس

کسی چیز کو ٹٹولنے یا اسے طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں لمس' لامسہ' التماس اسی سے ماخوذ و مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال اور مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَمَسَ یَلْمُسُ ' اِلْتَمَسَ ' یَلْتَمِسُ ' لاَمَسَ یُلاَمِسُ)

۱۰۸۵۔ لَهَب

آگ کے ایسا شعلہ دینے کو کہتے ہیں۔ جس میں دھواں نہ ہو' چنانچہ لَهَب شعلے کو کہا جاتا ہے۔ ابولہب کو یا تو اس کے انجام اخروی کی وجہ سے یا سرخ چہرے کی وجہ سے ایسا کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَهَبَ یَلْهَبُ)

۱۰۸۶۔ لَهْث

کتے کے پیاس یا تھکاوٹ کی وجہ سے زبان نکال کر ہانپنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَهِثَ یَلْهَثُ)

۱۰۸۷۔ لَهْم

کسی چیز کے نگل جانے کو کہتے ہیں۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی کسی کے دل میں خدا کی طرف سے کوئی خیال ڈال دینے کو کہتے ہیں۔ الہام اور ملہم کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَهِمَ یَلْهَمُ ' اَلْهَمَ یُلْهِمُ)

۱۰۸۸۔ لَھْو

بلا مقصد یا محض تفریح طبع کے لئے کوئی کام کرنے' لی صلہ ہو تو کسی چیز سے محبت کرنے اور عن صلہ ہو تو کسی چیز سے غافل ہو جانے کے معنی دیتا ہے۔ لہو و لعب اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَهَا يَلْهُوْ ' اَلْهٰى يُلْهِىْ)

۱۰۸۹۔ لَوْح

کسی چیز کے ظاہر ہونے اور چمکنے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں ہر چوڑی چیز کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں بھی لوح بمعنی تختی مستعمل ہے۔ اس کی جمع الواح آتی ہے۔ قرآن مجید میں صرف اسم کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَاحَ يَلُوْحُ)

۱۰۹۰۔ لَوْذ' لِوَاذ

کسی جگہ چھپ جانے اور پناہ لینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَاذَ يَلُوْذُ)

۱۰۹۱۔ لَوْم' مَلَامَة

کسی کے کام پر اسے برا بھلا کہنے کو کہتے ہیں۔ ملامت کا لفظ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور تفاعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (لَامَ يَلُوْمُ ' تَلَاوَمَ يَتَلَاوَمُ)

۱۰۹۲۔ لَیّ' لَوْی

رسی بٹنے' کسی چیز کے موڑنے اور دہرا کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں آیا ہے۔ (لَوَیٰ یَلْوِیْ لَوًی یُلَوِّیْ)

۱۰۹۳۔ لَیْس

ایسا فعل ہے۔ جس کی پوری گردان نہیں۔ نفی کا معنی دیتا ہے۔ اس کی گردان صرف ماضی معروف تک محدود ہے۔

۱۰۹۴۔ لِیْن' لِیْنة

نرم وملائم ہونے کو کہتے ہیں۔ مُلَیِّنْ کا لفظ طب اسلامی کی وساطت سے اردو میں معروف ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَانَ یَلِیْنُ)

۱۰۹۵۔ لَیْتٌ

کسی شخص کو کسی کام سے روک دینے یا کسی کا حق مارنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (لَاتَ یَلِیْتُ)

م

۱۰۹۶۔ مُتُوع' مَتَاع

طویل ہونے' بلند ہونے' سخت اور مضبوط ہونے اور فائدہ اٹھانے کے معانی دیتا ہے۔ متاع جس کی جمع امتعہ آتی ہے۔ سامان کو کہتے ہیں۔ جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں باب تفعل' استفعل اور تفعیل کی شکل میں آیا ہے۔ باب تفعل کی صورت میں اس کا معنی حج کی ایک خاص قسم ہے۔ جس میں حج اور عمرہ دونوں ادا کئے جائیں۔ اردو میں بھی تمتع' متاع وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ (مَتَعَ یَمْتَعُ ' مَتَّعَ یُمَتِّعُ ' تَمَتَّعَ یَتَمَتَّعُ ' اِسْتَمْتَعَ یَسْتَمْتِعُ)

۱۰۹۷۔ مَتُنَ' مَتانه

سخت' مضبوط اور طاقت ور ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حبلِ متین مضبوط رسی کو کہا جاتا ہے۔ متن کا معنی اسم کی صورت میں پشت یا کسی چیز کا ظاہر ہونا ہے۔ جمع متون آتی ہے۔ اردو میں بھی متین تقریباً انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَتُنَ یَمْتُنُ)

۱۰۹۸۔ مِثْل' مُثُولا

کسی کی طرح ہونے کا معنی دیتا ہے۔ مثل' مثال' مثلہ' تمثیل' امثال امر وغیرہ بہت سے الفاظ جو اس کے مشتقات ہیں۔ اردو میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد تفعیل اور تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَثَلَ یَمْثُلُ ' مَثَّلَ یُمَثِّلُ تَمَثَّلَ یَتَمَثَّلُ)

۱۰۹۹۔ مَجُد

صاحب عزت و رفعت ہونے کا معنی ادا کرتا ہے۔ مجید' تمجید' امجد وغیرہ اردو میں مستعمل الفاظ اسی سے مشتقات ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَجَدَ یَمْجُدُ)

۱۱۰۰۔ مَحْص

کسی چیز کو ہر نقص و عیب سے پاک کرنے یا ٹھہرانے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَحَصَ یَمْحَصُ ' مَحَّصَ یُمَحِّصُ)

۱۱۰۱۔ مَحْق

کسی چیز کے مٹانے اور اس کی برکات ختم کر دینے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَحَقَ یَمْحَقُ)

۱۱۰۲۔ مَحْل

حیلہ وچارہ کرنے یا طاقتور ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ شدید المحال جو اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ کا معنی شدید المکر' شدید الھلاک یا شدید القوۃ ہے۔ (مَحَلَ یَمْحَلُ)

۱۱۰۳۔ مَحْن

کسی چیز کو مشقت میں ڈالنے' خالص کرنے اور آزمانے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ لفظ امتحان' محنت' اور ممتحن اردو میں بھی کثیرالاستعمال ہیں۔ (مَحَنَ یَمْحَنُ ' اِمْتَحَنَ یَمْتَحِنُ)

۱۱۰۴۔ مَحْو

کسی چیز کا اثر زائل کر دینے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی محو ہو جانے کا ایک معنی مٹ جانا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَحَا یَمْحُوْ)

۱۱۰۵۔ مَخُر

کشتی کے پانی کو آواز کے ساتھ چیرتے ہوئے جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ماخرہ جس کی جمع مواخر آتی ہے۔ ایسی کشتیوں کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَخَرَ یَمْخَرُ)

۱۱۰۶۔ مَدّ' مِداد

کسی چیز کے پھیلانے اور کھینچنے کو کہتے ہیں۔ باب افعل کی صورت میں اس کا معنی دوات میں سیاہی (مداد) ڈالنے' کسی کی جان و مال سے مدد کرنے اور مہلت دینے کو کہتے ہیں۔ اردو میں مد' امداد ممدومعاون کے الفاظ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَدَّ یَمُدُّ ' اَمَدَّ یُمِدُّ ' اِسْتَمَدَّ یَسْتَمِدُّ)

۱۱۰۷۔ مَدْح

کسی کی تعریف کرنے کے معنوں میں عربی کی طرح اردو میں بھی مشہور لفظ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَدَحَ یَمْدَحُ)

۱۱۰۸۔ مُرّ' مِرار

گذرنے کو کہتے ہیں۔ مَرّہ ایک بار کے فعل کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع مرار اور مرات آتی ہے۔ باب استفعل کی صورت میں اس کا معنی دوام وثبات ہوتا ہے۔ اردو میں بھی مرور ایام اور ماضی استمراری' وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں معروف ہیں۔ مُرّ مصدر ہو تو اس کا معنی کڑوا ہے۔ چنانچہ اَمَرّ بہت کڑوی یا سخت چیز کو کہا جاتا ہے۔ مِرّہ قوت و طاقت کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (مَرَّ یَمُرُّ ' اِسْتَمَرَّ یَسْتَمِرُّ)

۱۱۰۹۔ مُرُوْء

کھانے کی چیز کے خوش گوار و عمدہ ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مَرِیٌٔ خوشگوار چیز کو کہا جاتا ہے۔ غالباً اسی معنی میں مرءۃ کا معنی عورت ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَرُءَ یَمْرُءُ)

۱۱۱۰۔ مَرْج

اسم کی صورت میں کھلے سبزہ زار کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں اس کا معنی جانور کو اسی چراگاہ میں چرنے کے لئے چھوڑ دینا ہے۔ یا کسی چیز میں اضطراب پیدا ہونا اور ملا جلا دینا ہے چنانچہ امر مَرِیج کا معنی ایسا معاملہ ہے۔ جو حق و باطل سے الجھا ہوا ہو اور مارج اس شعلے کو کہتے ہیں۔ جس میں دھواں بھی شامل ہو۔ مَرَج البحرین کا معنی دو سمندروں کا باہم ملنا اور مضطرب ہونا ہے۔ مرجان مونگا موتی کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَرَجَ یَمْرُجُ)

۱۱۱۱۔ مَرَح

خوشی میں حد اعتدال سے بڑھ کر اترانے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَرِحَ یَمْرَحُ)

۱۱۱۲۔ مُرُود

سرکشی و نافرمانی کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مَرِید سرکش و متکبر کو کہا جاتا ہے۔ علی صلہ ہو تو کسی چیز پر جمے رہنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں مرکالفظ غالباً اسی سے مشتق ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا مطلب کسی چیز کو ملائم کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَرَدَ یَمْرُدُ)

۱۱۱۳۔ مَرَض

بیمار ہو جانے کو کہتے ہیں۔ عربی و اردو کا مشہور لفظ ہے۔ مریض بیمار کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع مرضیٰ آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَرِضَ یَمْرَضُ)

۱۱۱۴۔ مَرْی

جانور کا دودھ دوہنے' جانور کو کوڑے مارنے' حق کا انکار کرنے اور باب مفاعلہ یا افتعال کی صورت میں جھگڑا کرنے اور شک کرنے کے معانی دیتا ہے۔ مریہ شک کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال اور مفاعلہ کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (مَرَیٰ یَمْرِیْ ' اِمْتَرَیٰ یَمْتَرِیْ ' مَارَیٰ یُمَارِیْ)

۱۱۱۵۔ مَزْج اِمْتِزَاج

کسی چیز میں دوسری چیز کے ملانے کا معنی دیتا ہے۔ مزاج بھی مختلف ' اخلاط کے مجموعہ کا نام ہے۔ مزاج' امتزاج اردو میں عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَزَجَ یَمْزُجُ)

۱۱۱۶۔ مَزْق

کپڑا وغیرہ پھاڑنے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کے معنی میں مبالغہ اور زور آ جاتا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعیل ہی کی صورت میں آیا ہے۔ (مَزَقَ یَمْزُقُ ' مَزَّقَ یُمَزِّقُ)

۱۱۱۷۔ مَسّ

کسی چیز کو چھونے' آ پہنچے یا لگ جانے کا معنی دیتا ہے۔ اردو میں بھی یہ لفظ اسی معنی میں مستعمل ہے۔ (مجھے مت چھوؤ) لامساس کا معنی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَسَّ یَمَسُّ)

۱۱۱۸۔ مَسْح

کسی چیز کے اثر کو دور کر دینے اور ہاتھ پھیرنے کے معانی دیتا ہے۔ مساحت مصدر ہو تو اس کا معنی پیائش کرنا ہے۔ اردو میں بھی دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔ مسح (سر یا موزوں کا) اردو میں مشہور اسلامی لفظ ہے قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ (مَسَحَ یَمْسَحُ)

۱۱۱۹۔ مَسْخ

صورت بدل دینے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی اس کے یہی معنیٰ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَسَخَ یَمْسَخُ)

۱۱۲۰۔ مسد

رسی بٹنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ریشوں سے بنے ہوئے رسے کو مسد کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَسَدَ یَمْسُدُ)

۱۱۲۱۔ مَسْک

کسی چیز کے ساتھ تعلق قائم کر لینے یا اسے مضبوطی سے تھام لینے اور باب افعل کی صورت میں اس کا معنی روک لینا بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ امساک روکنے کو بھی کہتے

ہیں۔ اور بخل و کنجوسی کو بھی۔ قرآن مجید میں باب افعال اور استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں بھی اس کے یہی معنی مستعمل ہیں۔ مسک' کستوری کو کہا جاتا ہے جسے فارسی میں مشک کہا جاتا ہے۔ (مَسَكَ يَمْسُكُ ' اَمْسَكَ يُمْسِكُ ' اِسْتَمْسَكَ يَسْتَمْسِكُ)

۱۱۲۲۔ مَسَاء

مساء شام کو کہا جاتا ہے۔ اَمْسَى شام کرنا ہے۔ اور کبھی صرف ہو جانے کا معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ اَمْسَى يُمْسِيْ

۱۱۲۳۔ مَشْي

ارادہ کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے (چلنے) کو کہتے ہیں۔ ماشی چلنے والے کو کہتے ہیں۔ جس کا املہ (مویشی) ہو کر' اردو میں بھی مستعمل ہے۔ تماشا بھی غالباً اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ اس کی جانب دوست باہم مل کر چلتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَشَى يَمْشِيْ)

۱۱۲۴۔ مَضْغ

چبانے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے گوشت کے ٹکڑے کو مُضْغَة کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے چبایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَضَغَ يَمْضُغُ)

۱۱۲۵۔ مَضْي

گذر جانے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ لفظ ماضی جو اردو میں مستعمل ہے۔ اسی کا اسم

فاعل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَضَی یَمْضِیْ)

۱۱۲۶۔ مَطْر

بارش برسنے کو کہتے ہیں۔ مَطَر بارش کو کہا جاتا ہے۔ مقیاس المطر ہمارے ہاں کا مشہور آلہ پیائشِ بارش ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (مَطَرَ یَمْطُرُ' اَمْطَرَ یُمْطِرُ)

۱۱۲۷۔ مَطْو

تیزی سے چلنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنی پھیل پھیل کر چلنا ہے۔ (مَطَا یَمْطُوْ' تَمَطّٰی یَتَمَطّٰی)

۱۱۲۸۔ مَعْن

پانی کے آہستہ آہستہ چلنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ماء معین جاری پانی کو کہا جاتا ہے۔ ماعُون ہر قابل استفادہ شے کو کہا جاتا ہے۔ اس کا دوسرا معنی زکوۃ اور اطاعت بھی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَعَنَ یَمْعُنُ)

۱۱۲۹۔ مَقْت

کسی چیز سے انتہائی بغض رکھنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَقَتَ یَمْقُتُ)

۱۱۳۰۔ مَکْث

ٹھہرنے اور جلدی نہ کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مُکْث وقفہ کو کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَکَثَ یَمْکُثُ)

۱۱۳۱۔ مَکْر

دھوکہ کرنے' یا اس کا انتقام لینے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی اس کے یہی معنی مستعمل ہیں۔ مکروفریب اور مکار کے الفاظ عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَکَرَ یَمْکُرُ)

۱۱۳۲۔ مَکُنَ' مکان

طاقت رکھنے اور مرتبہ پانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مکان رتبہ کو کہا جاتا ہے۔ پہلا معنی باب افعال اور باب تفعل کی صورت میں آتا ہے۔ اردو میں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ امکان' ممکن' مکان وغیرہ الفاظ عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَکَنَ یَمْکُنُ تَمَکَّنَ یَتَمَکَّنُ)

۱۱۳۳۔ مُکَاء

منہ سے سیٹی بجانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَکَا یَمْکُوْ)

۱۱۳۴۔ مَلَل' مَلال

کسی چیز سے اکتا جانے کو کہتے ہیں۔ باب افعل کی صورت میں اس کا معنی کسی بات کا املاء کروانا (لکھوانا) ہے۔ (مَلَّ یَمَلُّ ' اَمَلَّ یُمِلُّ)

۱۱۳۵۔ مَلاءٌ

کسی چیز کے بھر دینے کو کہتے ہیں۔ مَلاَءٌ شرفاء کو کہا جاتا ہے۔ جو اپنے رعب داٗب سے لوگوں کی نظروں کو بھر دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں ملاء اعلیٰ سے مراد سادات ملائکہ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَلاَءَ یَمْلاَءُ)

۱۱۳۶۔ مِلْح

مِلح' نمک کو کہتے ہیں۔ اور فعل کی صورت میں اس کا مطلب کھانے کی چیز کو نمکین بنانا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَلَحَ یَمْلَحُ)

۱۱۳۷۔ مَلْق

کسی چیز کے نرم کر دینے اور مٹا دینے کو کہتے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تملّق بمعنی خوشامد اسی سے ماخوذ ہے۔ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اِملاق جس کا معنی سب مال خرچ کر کے محتاج ہو جانا ہے۔ (مَلَقَ یَمْلُقُ ' اَمْلَقَ یُمْلِقُ)

۱۱۳۸۔ مِلْک' مُلک

کسی چیز کا مالک ہونے اور بادشاہ ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ پہلے معنی کے لحاظ سے اسم صفت مالک اور دوسرے معنی کے لحاظ ملک آتا ہے۔ مَلکَوت کا معنی عظیم بادشاہت' عزت و دبدبہ ہے۔ اردو میں یہ لفظ اپنے اکثر مشتقات کے ساتھ انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَلَكَ یَمْلِكُ)

۱۱۳۹۔ مَلْوٌ

اونٹ کے تیز دوڑنے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل اور افعال کی صورت میں اس کا مطلب مہلت دینا اور عمر بڑھانا اور لکھوانا ہے۔ ملیّ طویل عرصے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَلاَ یَمْلُوْ ' اَمْلٰی یُمْلِیْ)

۱۱۴۰۔ مَنّ

احسان کرنے اور احسان جتانے کو کہتے ہیں۔ مَنّ اور مِنّت احسان کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ من کا دوسرا معنی کمزور اور کم کرنا ہے۔ اسی لئے منون موت کو بھی کہتے ہیں۔ اور زمانے کو بھی۔ اور اس طرح رَیْب المَنون کا معنی گردش دہر ہے۔ اردو میں یہ لفظ اپنے پہلے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ امتنان و تشکر منت اور ممنون کے الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَنَّ یَمُنُّ)

۱۱۴۱۔ مَنْع

کسی سے کوئی چیز روکنے کو کہتے ہیں۔ منّاع اسی کا اسم مبالغہ ہے۔ منع' مانع' امتناع' ممتنع' ممنوع اردو میں کثیر الاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَنَعَ یَمْنَعُ)

۱۱۴۲۔ مَنْی

مقرر کرنے' مبتلا کرنے اور توفیق دینے کے معانی دیتا ہے۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا مطلب ہے کسی چیز کا ارادہ کرنا' کسی کتاب کا پڑھنا' کسی چیز کی آرزو دلانا

اور کوئی بات اپنے پاس سے گھڑ لینے کا ہے۔ چنانچہ اُمْنِیّه جس کی جمع امانی آتی ہے۔ جھوٹ کو بھی کہتے ہیں۔ اور آرزو کو بھی۔ اردو میں تمنا' متمنی وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ اسم کی صورت میں اس سیال مادے کو بھی کہتے ہیں جس سے جاندار کی تخلیق ہوتی ہے اردو کا لفظ مادہ منویہ اسی سے ماخوذ ہے' قرآن مجید میں یہ لفظ اس معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (مِنْ مَنِيٍّ يُمْنٰى) (مَنٰى يَمْنِىْ ' اَمْنٰى يُمْنِىْ ' تَمَنّٰى يَتَمَنّٰى)

۱۱۴۳۔ مَهْد

بستر بچھانے اور اسے ہموار کرنے کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی کوئی چیز پہلے سے تیار کر رکھنا ہے۔ مِهاد اس لئے بچے کے گہوارے کو بھی کہتے ہیں۔ مہد اور تمہید کے الفاظ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَهَدَ يَمْهَدُ ' مَهَّدَ يُمَهِّدُ)

۱۱۴۴۔ مَهْل' مُهلة

کسی کام کو آرام سے۔ جلدی کئے بغیر۔ کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مہلت فرصت کو کہا جاتا ہے۔ اور باب افعال کی صورت میں اس کا معنی کسی کو مہلت دینا ہے۔ مہلت کا لفظ اردو میں بھی اسی معنی میں مستعمل ہے۔ مُهْل میم کی پیش کے ساتھ پگھلے ہوئے تانبے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال اور تفعیل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (مَهَلَ يَمْهَلُ ' اَمْهَلَ يُمْهِلُ مَهَّلَ يُمَهِّلُ)

۱۱۴۵۔ مَهْن' مَهَانة

حقیر وضعیف ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ مَهِين حقیر شے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن

مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَهَنَ يَمْهُنُ)

۱۱۴۶۔ مَوْت

مرجانے کے معنی میں عربی کی طرح اردو میں بھی مشہور لفظ ہے۔ مَيْتة مردار جانور کو کہا جاتا ہے۔ اور میت مرنے والی (فانی) اور مرے ہوئے دونوں پر بولا جاتا ہے۔ جس کی جمع اموات آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَاتَ يَمُوْتُ ' اَمَاتَ يُمِيْتُ)

۱۱۴۷۔ مَوْج

سمندر میں لہریں اٹھنے کو کہتے ہیں۔ موج لہر کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع امواج آتی ہے۔ اردو میں موج' امواج' اور تموج کے الفاظ عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَاجَ يَمُوْجُ)

۱۱۴۸۔ مَوْر

اس کے معنی بھی لہریں مارنے' مضطرب ہونے اور بہنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَارَ يَمُوْرُ)

۱۱۴۹۔ مَوْل

صاحب مال ہونے کا معنی دیتا ہے۔ مال دولت کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اموال آتی ہے۔ مال' اموال' تمول' متمول کے الفاظ انہی معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں اسم کی صورت میں ہی استعمال ہوا ہے۔ (مَالَ يَمُوْلُ)

۱۱۵۰۔ مَیْد

اس کا معنی کسی چیز کا ایک طرف جھک جانا بھی ہے۔ (اَنْ تَمِیْدَ بِکُمُ الْاَرْضُ) اور کسی کی زیارت و ملاقات کرنا بھی۔ چنانچہ مائدہ بمعنی دستر خوان اسی دوسرے معنی سے ماخوذ ہے۔ اور اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَادَ یَمِیْدُ)

۱۱۵۱۔ مَیْر

اہل و عیال کے لئے کھانا لانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَارَ یَمِیْرُ)

۱۱۵۲۔ مَیْز

کسی چیز کو دوسری چیز سے علیحدہ کرنے اور اس پر ترجیح دینے کو کہتے ہیں۔ باب تفعل کی صورت میں اس کا معنی پھٹ جانا یا ٹوٹ جانا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعل اور افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں تمیز وغیرہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ (مَازَ یَمِیْزُ' تَمَیَّزَ یَتَمَیَّزُ' اِمْتَازَ یَمْتَازُ)

۱۱۵۳۔ مَیْل

کسی طرف جھک جانے اور رجحان رکھنے کو کہتے ہیں۔ میلان' مائل وغیرہ اردو میں مستعمل الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (مَالَ یَمِیْلُ)

ن

۱۱۵۴۔ نَأَی

کسی سے دور ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ (نَأیٰ یَنْأیٰ)

۱۱۵۵۔ نَبَأٌ

بلند ہونے، اطلاع دینے اور آہستہ سے آواز نکالنے کو کہتے ہیں۔ نَبَأٌ خبر کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع انباء آتی ہے۔ لفظ نبی اسی کا اسم صفت ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعیل اور افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَبَأَ یُنَبِّأُ نَبَّأَ یُنَبِّئُ ' اَنْبَأَ یُنْبِئُ)

۱۱۵۶۔ نَبَتَ

پودے کے اگنے کو کہتے ہیں۔ انسان کے لئے ہو تو اس کا معنی بالغ ہونا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ اردو میں نباتات وغیرہ اسی سے ماخوذ ہیں۔ (نَبَتَ یَنْبُتُ ' اَنْبَتَ یُنْبِتُ)

۱۱۵۷۔ نَبَذَ

کسی چیز کی پروا نہ کرتے ہوئے اسے پھینک دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَبَذَ یَنْبِذُ)

۱۱۵۸۔ نَبْز

کسی کو برے لقب سے پکارنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَبَزَ یَنْبِزُ ' تَنَابَزَ یَتَنَابَزُ)

۱۱۵۹۔ نبط

پانی پھوٹنے یا کنویں وغیرہ سے پانی نکالنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں باب استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے تہ کی بات کو نکالنا۔ استنباط اور مستنبط اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ اگرچہ بہت کم (نَبَطَ یَنْبُطُ ' اِسْتَنْبَطَ یَسْتَنْبِطُ)

۱۱۶۰۔ نَبْعٌ

چشمے سے پانی کے نکلنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ینبوع چشمے کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع ینابیع آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَبَعَ یَنْبُعُ)

۱۱۶۱۔ نَتْق

کسی چیز کو ہلانے یا اوپر اٹھانے کو کہتے ہیں۔ (نَتَقَ یَنْتُقُ)

۱۱۶۲۔ نَشْر

بکھیرنے کا معنی دیتا ہے۔ نظم کے مقابلہ میں نثر اور نثار کرنے کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (نَثَرَ یَنْثُرُ اِنْتَثَرَ یَنْتَثِرُ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۱۱۶۳۔ نَجْد

واضح ہونے، غالب آنے، محنت کی وجہ سے پسینہ آ جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نجد آخری معنی کے لحاظ سے اونچی جگہ کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَجَدَ یَنْجُدُ)

۱۱۶۴۔ نَجْس، نَجَاسَة

پلید ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ نجس ناپاک چیز کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں نجاست اور نجس کے الفاظ عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَجِسَ یَنْجَسُ)

۱۱۶۵۔ نَجْم

ظاہر ہونے اور طلوع ہونے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں تنانہ رکھنے والی بوٹی اور ستارے پر بولا جاتا ہے۔ جس کی جمع نجوم آتی ہے۔ اردو میں اس آخری معنی میں نجم، نجوم، نجومی، انجم، انجمن وغیرہ الفاظ کثرت سے مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں اسم ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَجَمَ یَنْجُمُ)

۱۱۶۶۔ نَجْو، نَجَاة

بچ جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نجاۃ، ناجی، منجی وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ اس کا دوسرا معنی کسی سے سرگوشی کرنا ہے۔ جس کا مصدر عموماً نجویٰ ہے۔ اس معنی کے لحاظ سے اردو میں مناجاۃ کے لفظ سے کون واقف نہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال، تفاعل اور مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَجَا یَنْجُوْ، اَنْجٰی یُنْجِیْ، تَنَاجٰی یَتَنَاجٰی، نَاجٰی یُنَاجِیْ)

۱۱۶۷۔ نَحْتٌ

چھیلنے اور تراشنے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ (نَحَتَ يَنْحِتُ)

۱۱۶۸۔ نَحْر

کسی جانور کو چھاتی پر سے ذبح کرنے کو کہتے ہیں۔ نَحْر جس کی جمع نحور آتی ہے۔ سینے کے اوپر کے حصے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَحَرَ يَنْحَرُ)

۱۱۶۹۔ نَحْس، نُحُوسه

بد اثر ہونے کا معنی دیتا ہے۔ اردو میں نحس، نحوست اور منحوس کے الفاظ مستعمل ہیں۔ نحس سخت ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ غالباً اسی لئے تانبے کو نُحاس کہا جاتا ہے۔ نحاس اس دھوئیں کو بھی کہا جاتا ہے جس میں شعلہ نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَحِسَ يَنْحَسُ)

۱۱۷۰۔ نَحْل

کسی کو کوئی چیز عطا کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نِحْلہ عطیّے یا حق مہر کو کہا جاتا ہے۔ نَحْل شہد کی مکھی کو بھی کہتے ہیں۔ غالباً اس لئے کہ وہ شہد جیسی چیز کا عطیہ دینے والی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَحِلَ يَنْحَلُ نَحَلَ يَنْحُلُ)

۱۱۷۱۔ نَخْر

ہڈی یا لکڑی کے پرانا ہو کر چورا چورا ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ قدیم مردوں کی ہڈیوں کو عِظَام نَخِرہ کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ نَخِرَ یَنْخَرُ

۱۱۷۲۔ نَدّ

اونٹ کے سرکش ہو کر بھاگ جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ باب تفاعل کی صورت میں یوم التناد (بالتخفیف) قیامت کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ہر ایک دوسرے کی مخالفت کرے گا۔ نِدّ جس کی جمع انداد آتی ہے۔ مد مقابل یا ہمسر کو کہتے ہیں۔ (نَدَّ یَنِدُّ)

۱۱۷۳۔ نَدَم' نَدَامت

اپنے کسی عمل پر غمگین وپشیمان ہونے کو کہتے ہیں۔ ندامت' نادم اردو میں انہی معنوں میں مشہور الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَدِمَ یَنْدَمُ)

۱۱۷۴۔ نَدْو' نِداء

جمع ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نادی لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ یا مجلس کو کہا جاتا ہے۔ باب مفاعلہ کی صورت میں بلانے کو کہتے ہیں۔ ندا' منادِی اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ (نَدَا یَنْدُوْ ' نَادَیٰ یُنَادِیْ ' تَنَادَیٰ یَتَنَادَیٰ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب مفاعلہ وتفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۱۱۷۵۔ نَذْر

غیر لازم عمل کو اپنے آپ پر لازم کر لینے کو کہتے ہیں۔ نذر' نذرانے کے الفاظ اردو میں بھی عام ہیں۔ اس کا دوسرا معنی کسی لشکر کا مخبر بنانا ہے۔ چنانچہ ایسے آدمی کو نذیر کہا جاتا ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا معنی خبر دینا ہے۔ اور خطرات سے آگاہ کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَذَرَ يَنْذُرُ ' اَنْذَرَ يُنْذِرُ)

۱۱۷۶۔ نَزْع

کسی چیز کو اس کی جگہ سے اکھاڑ لینے اور چھین لینے کو کہتے ہیں۔ باہر نکالنے اور موت کے قریب ہونے کا معنی دیتا ہے۔ حالت نزع' موت کے قریب ہونے کے معنی میں اردو میں عام ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَزَعَ يَنْزَعُ ' تَنَازَعَ يَتَنَازَعُ)

۱۱۷۷۔ نَزْغ

ہاتھ یا نیزہ وغیرہ سے کسی کو کچوکا دینے کو کہتے ہیں۔ اور استعارةً شیطان کے وساوس پر بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَزَغَ يَنْزِغُ)

۱۱۷۸۔ نَزْف

کنویں کا تمام پانی نکالنے کو کہتے ہیں۔ استعارةً باب افعال کی صورت میں عقل بالکل زائل ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَزَفَ يَنْزِفُ ' اَنْزَفَ يُنْزِفُ)

۱۱۷۹۔ نُزُول

بلندی سے پستی کی طرف آنے کو کہتے ہیں۔ کسی کے ہاں اترنے کو بھی نزول کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل اور افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ نزیل مہمان کو اور نُزُل دعوت' ضیافت کو کہا جاتا ہے۔ نزول' منزل' نازل' نزلہ وغیرہ الفاظ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ (نَزَلَ يَنْزِلُ ' نَزَّلَ يُنَزِّلُ ' اَنْزَلَ يُنْزِلُ)

۱۱۸۰۔ نَزْہ

کسی چیز سے دور رکھنے' عیب سے پاک ہونے اور پاک دامن ہونے کے معانی دیتا ہے۔ اردو میں بھی منزہ اور تنزیہ وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل و استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَزِهَ يَنْزَهُ ' نَزَّهَ يُنَزِّهُ اِسْتَنْزَهَ يَسْتَنْزِهُ)

۱۱۸۱۔ نَسْأ

کسی چیز کو پیچھے ڈالنے یا ادھار کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نُنْسِهَا) نَسَا يَنْسَأُ اَنْسَى يُنْسِئُ) مِنْسَأَ ة دیمک وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔

۱۱۸۲۔ نَسَب

اسم کی صورت میں خاندان اور رشتہ داری کو کہتے ہیں۔ جمع انساب آتی ہے۔ فعل کی صورت میں نسب کے ذکر کرنے یا کسی کے ساتھ تعلق جوڑنے کے معانی ادا کرتا ہے۔ حسب نسب اور نسبت و تناسب کے الفاظ اردو میں بکثرت مستعمل ہیں۔

قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَسَبَ یَنْسُبُ) (اَنْسَبَ یُنْسِبُ)

۱۱۸۳۔ نَسْخ

کسی چیز کے زائل اور باطل قرار دینے یا کوئی تحریر لکھنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں تنسیخ نسخ' نسخہ کے الفاظ انہی معانی کو ظاہر کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَسَخَ یَنْسَخُ)

۱۱۸۴۔ نَسْف

جڑ سے اکھاڑنے' توڑنے اور بکھیر دینے کے معانی ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَسَفَ یَنْسِفُ)

۱۱۸۵۔ نَسْک' مَنْسَک

عبادت میں انتہا پسند ہونے' قربانی دینے' کپڑے دھو کر پاک کرنے کو کہتے ہیں۔ نُسكُ' عبادت' حق اللہ اور قربانی کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَسَكَ یَنْسُكُ)

۱۱۸۶۔ نَسْی' نِسْیان

بھول جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں بھی نسیان وغیرہ کے الفاظ کثرت سے مستعمل ہیں۔ (نَسِیَ یَنْسٰی ' اَنْسٰی یُنْسِیْ)

۱۱۸۷۔ نَشَأَ

پروان چڑھنے' بلند ہونے اور باب افعال کی صورت میں نئے سرے سے کسی چیز کو وجود میں لانے کے معانی ادا کرتا ہے۔ اردو میں بھی نشوونما' منشا' اسی معنی میں مستعمل ہیں۔ ناشنہ سو کر اٹھنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَشَأَ یَنْشَأُ ' اَنْشَأَ یُنْشِئُ)

۱۱۸۸۔ نَشْر' نُشُوْر

پھیلانے اور عام کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی نشر' ناشر' انتشار' منشور وغیرہ الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ اس کا دوسرا معنی نُشُوْر مصدر کی صورت میں مُردوں کو اٹھانا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَشَرَ یَنْشُرُ)

۱۱۸۹۔ نَشْز' نُشُوز

کسی چیز کے اپنی جگہ پر بلند ہونے کا معنی دیتا ہے۔ اور نشوز مصدر ہو تو اس کا معنی کسی سے دشمنی و بُغض رکھنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَشَزَ ' یَنْشِزُ)

۱۱۹۰۔ نِشاط' نَشَط

نشاط مصدر ہو تو اس کا معنی خوش ہونا ہے۔ اورنشط مصدر ہو تو اس کا معنی سختی سے باندھنا' کاٹنا' کھینچ کر باہر نکالنا ہے۔ پہلے معنوں میں یہ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَشِطَ یَنْشَطُ)

۱۱۹۱۔ نَصْب

گاڑنے' دور کرنے' تھک جانے'محنت کرنے کے معانی دیتا ہے۔ نَصَب تھکاوٹ کو کہتے ہیں۔ نُصُب جس کی جمع انصاب آتی ہے۔ کھڑے کئے گئے پتھراور مورتیوں کو کہا جاتا ہے۔ جن کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کا اطلاق کعبہ کے ان پتھروں پر بھی ہوتا ہے جن پر غیر اللہ کے نام کی قربانی دی جاتی تھی۔ اردو میں نصب کرنا' نصیب' تنصیب' نصاب' منصب وغیرہ الفاظ پہلے دونوں معانی میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ نَصَبَ یَنْصُبُ)

۱۱۹۲۔ نَصْت

کسی کی بات سنتے ہوئے چپ رہنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَصَتَ یَنْصِتُ ' اَنْصَتَ یُنْصِتُ

۱۱۹۳۔ نُصْح

کسی کو نصیحت کرنے' کسی سے سچی محبت کرنے' خالص اور صاف ہونے کے معانی دیتا ہے۔ چنانچہ توبتہ النصوح ایسی توبہ کو کہتے ہیں۔ جس میں خلوص ہو۔ نصیحت اور ناصح اردو کے مشہور الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَصَحَ یَنْصَحُ)

۱۱۹۴۔ نَصْر

مدد کرنے کو کہتے ہیں۔ مشہور لفظ ہے۔ نصرت' ناصر' انصار وغیرہ الفاظ اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ باب استفعال کی صورت میں اس کا مطلب مدد طلب کرنا ہے۔ عیسائیوں کو نصاری اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الاسلام کے مددگار تھے

یا ان کی جائے پیدائش ناصرہ کی مناسبت سے انہیں ایسا کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَصَرَ یَنْصُرُ ' اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ)

۱۱۹۵۔ نِصْف

کسی چیز کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی مشہور لفظ ہے۔ باب افعال کی صورت میں اس کا مطلب عدل کرنا ہے۔ (نَصَفَ یَنْصُفُ)

۱۱۹۶۔ نَصْو

کھول دینے' لمبا یا بلند ہونے کو کہتے ہیں۔ ناصیہ جس کی جمع نواصی آتی ہے۔ سر کے اگلے حصے کو غالبًا اس کی بلندی اور طوالت کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ (نَصَا یَنْصُوْ)

۱۱۹۷۔ نَضْج

پھل یا گوشت کے پک جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَضِجَ یَنْضَجُ)

۱۱۹۸۔ نَضْخ

پانی کے اپنے چشمہ سے زور سے ابلنے کو کہتے ہیں۔ اس لئے زور سے اچھلتے ہوئے اور کثیر الماء چشمے کو عین نضاخة کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَضَخَ یَنْضَخُ)

۱۱۹۹۔ نَضْد

کسی چیز کو تہ بہ تہ رکھنے کو کہتے ہیں۔ طَلْحٍ مَنْضُوْدٍ کا معنی کیلوں کا گچھا ہے۔ قرآن

مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَضَدَ ' یَنْضِدُ)

۱۲۰۰۔ نَضْر' نَضْرۃ

اس کا معنی ہے کسی چیز کا ترو تازہ ہونا۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَضَرَ یَنْضُرُ نَضِرَ یَنْضَرُ)

۱۲۰۱۔ نَطْح

سینگ سے کسی کو مارنے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ نطیحہ اس جانور کو کہتے ہیں۔ جو سینگ لگنے سے مرجائے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَطَحَ یَنْطَحُ)

۱۲۰۲۔ نَطْف

پانی کے تھوڑا تھوڑا اور قطرہ قطرہ کر کے بہنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نُطفہ پانی کے قطرے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَطَفَ یَنْطُفُ)

۱۲۰۳۔ نُطْق

بولنے کو کہتے ہیں۔ منطق بولی کو کہا جاتا ہے۔ نطق' حیوان ناطق وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (نَطَقَ یَنْطِقُ ' اَنْطَقَ یُنْطِقُ)

۱۲۰۴۔ نَظَر

کسی چیز کو دیکھنے' غور کرنے' کسی کی طرف کان لگانے اور مہلت دینے کے معانی

دیتا ہے۔ چنانچہ نَظِرَۃ کا معنی ہے کہ تنگ دست کو، میسر آنے تک مہلت دی جائے۔ نظر، ناظر، نظارہ، منظر وغیرہ الفاظ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَظَرَ یَنْظُرُ) اَنْظَرَ یُنْظِرُ) باب افعال کی صورت میں اس کا معنیٰ مہلت دینا ہے۔

۱۲۰۵۔ نَعْت

کسی کی تعریف کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ رسول اکرم ﷺ کی تعریف کے لئے مخصوص اور مشہور ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَعَتَ یَنْعَتُ) نَعِتَ یَنْعَتُ)

۱۲۰۶۔ نَعْج

خالص سفید رنگ ہونے اور موٹا ہونے کو کہتے ہیں۔ نعجہ، دنبی یا بھیڑ کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع نِعاج آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہُوا ہے۔(نَعِجَ یَنْعَجُ، نَعَجَ یَنْعُجُ)

۱۲۰۷۔ نَعْس

اونگھنے کو کہتے ہیں۔ نُعاس اونگھ کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَعِسَ یَنْعَسُ)

۱۲۰۸۔ نَعْق

چرواہے کے اپنے مویشیوں کو پکار پکار کر منع کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَعَقَ یَنْعَقُ)

۱۲۰۹۔ نَعل

جوتا پہننے یا پہنانے کو کہتے ہیں۔ نَعل جوتے کو کہا جاتا ہے۔ گھوڑے کے نعل باندھنا مشہور ترکیب ہے۔ قرآن مجید میں اسم کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَعَلَ يَنْعُلُ ' نَعِلَ يَنْعَلُ)

۱۲۱۰۔ نَعْم' نِعْمه

آرام و آرائش حاصل ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نعمت' خدا تعالیٰ کی دی ہوئی آسائش کو کہا جاتا ہے۔ باب افعل کی صورت میں آیا ہے۔ نعم جس کی جمع انعام آتی ہے۔ مال مویشی کو بھی اسی لئے کہا جاتا ہے۔ نِعْمَ تعریف کرنے کے لئے ایسا فعل ہے۔ جس کی پوری گردان نہیں چلتی۔ نَعَم حرف ہے جو تصدیق مثبت کے لئے آتا ہے۔ اردو میں بھی نعمت' انعام وغیرہ الفاظ عام مستعمل ہیں۔ (نَعِمَ يَنْعَمُ' اَنْعَمَ يُنْعِمُ)

۱۲۱۱۔ نَغْض

حرکت کرنے کو کہتے ہیں۔ باب افعل کی صورت میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ جس کا معنیٰ تعجب کے طور پر سر کو ہلانا ہے۔ (نَغَضَ يَنْغَضُ ' اَنْغَضَ ' يُنْغِضُ)

۱۲۱۲۔ نفث

پھونک مارنے یا دل میں کوئی بات ڈالنے یا خون بہنے یا تھوکنے کے معانی دیتا ہے۔ نَفّاثه ' اس کا اسم مبالغہ ہے۔ جادو گرنی کو کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع نفاثات آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَفَثَ يَنْفُثُ)

۱۲۱۳۔ نَفْخ

منہ سے پھونک مارنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نفخ طب میں کسی خوراک سے پیٹ میں ہوا بھر جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَفَخَ یَنْفُخُ)

۱۲۱۴۔ نَفْح

خوشبو کے مہکنے کو کہتے ہیں۔ نفحۃ اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے ایک بار کی مہک۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَفَحَ یَنْفَحُ)

۱۲۱۵۔ نَفْد' نَفَاد

کسی چیز کے ختم ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَفِدَ یَنْفَدُ)

۱۲۱۶۔ نَفْذ' نُفُوذ' نَفَاذ

کسی چیز کے دوسری چیز کے پار ہو جانے یا کسی حکم کے جاری ہو جانے کے معانی دیتا ہے۔ اور یہی معانی اردو میں نفوذ' نفاذ کے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَفَذَ یَنْفُذُ)

۱۲۱۷۔ نَفْر' نَفِیْر' نُفُور

کوچ کرنے' دور کرنے اور نفرت کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ان سارے معانی کے ساتھ ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ نفرت اور نفیر عام وغیرہ کے الفاظ انہیں معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہیں (نَفَرَ یَنْفِرُ)

۱۲۱۸۔ نَفْس ، نَفَس

اسم کی صورت میں ف کی جزم کے ساتھ ، شخص ، خون ، جان پر بولا جاتا ہے۔ اس کی جمع نفوس اور انفس آتی ہے۔ اور ف کی زبر کے ساتھ اس کا معنی سانس ہے۔ اور اس کی جمع انفاس آتی ہے۔ اردو میں دونوں معانی میں مستعمل ہیں۔

فعل کی صورت میں اس کا معنی بخل کرنا' حسد کرنا اور باب مفاعلہ کی صورت میں اس کا مطلب مقابلہ کرنا یا فخر کرنا ہے۔ قرآن مجید میں باب مفاعلہ اور تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ نَفِسَ يَنْفَسُ نَافَسَ يُنَافِسُ تَنَافَسَ يَتَنَافَسُ)

۱۲۱۹۔ نَفْشٌ

روئی یا اون دھننے اور رات کے وقت چرواہے کے بغیر مویشیوں کے چرنے کو کہتے ہیں قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ (نَفَضَ يَنْفُضُ)

۱۲۲۰۔ نَفْض

جھاڑنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (نَفَشَ يَنْفُشُ)

۱۲۲۱۔ نَفَع

عربی اور اردو کا مشہور المعنی لفظ ہے۔ نفع' منافع' نافع وغیرہ الفاظ اردو میں عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (نَفَعَ يَنْفَعُ)

۱۲۲۲۔ نَفَق

کسی چیز کے ختم ہو جانے' فنا ہو جانے کو کہتے ہیں۔ باب افعال کی صورت میں اس کا مطلب خرچ کرنا ہے۔ اردو کا نان و نفقہ اس سے ماخوذ ہے۔
اس کا دوسرا معنیٰ گوہ کا ایک سوراخ سے داخل ہونا اور دوسرے سے نکل جانا ہے۔ غالباً اسی مفہوم کی مناسبت سے باب مفاعلہ کی صورت میں دوغلے آدمی کو منافق کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال اور مفاعلہ کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَفِقَ يَنْفَقُ ' اَنْفَقَ يُنْفِقُ ' نَافَقَ يُنَافِقُ)

۱۲۲۳۔ نَفَل

کسی کو استحقاق سے زائد کوئی چیز عطا کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نفل مال غنیمت کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع انفال آتی ہے۔ اردو میں نفل یا نوافل اسی معنیٰ میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَفَلَ يَنْفُلُ)

۱۲۲۴۔ نَفْی

کسی چیز سے دور کرنے یا دور ہونے' جلاوطن کرنے اور انکار کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں تیسرے معنیٰ میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں نفی' منفی' منافات وغیرہ الفاظ عام مستعمل ہیں۔ (نَفَیٰ يَنْفِیْ ' اَنْفَی يُنْفِیْ)

۱۲۲۵۔ نَقْب

کسی چیز کو پھاڑ دینے' سردار بننے' نقاب اوڑھنے اور فی صلہ ہو تو زمین یا شہروں میں جنگ کے لئے پھرنے کو کہتے ہیں۔ نقب سوراخ کے علاوہ پہاڑی راستے کو بھی کہتے

ہیں۔ نقب سیندھ کے معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اسی طرح نقیب اور نقاب کے الفاظ بھی اردو میں عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی اور باب تَفْعِیْل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَقَبَ یَنْقُبُ) (نَقَّبَ یُنَقِّبُ)

۱۲۲۶۔ نَقْذ

کسی کو بچانے کا معنیٰ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَقَذَ یَنْقُذُ ' اَنْقَذَ یُنْقِذُ)

۱۲۲۷۔ نَقْر

لکڑی وغیرہ کو مار کر اس سے آواز پیدا کرنے اور منقار یا چونچ سے کسی چیز کو چھیدنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نقیر کھجور کی گٹھلی کی پشت پر کے چھوٹے سے سوراخ کو کہا جاتا ہے۔ اور ناقور اس سنکھ کو کہتے ہیں۔ جو اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے۔ اور جس میں پھونک مار کر اسے بجایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَقَرَ یَنْقُرُ)

۱۲۲۸۔ نَقْص

کمی کرنے کو کہتے ہیں۔ نقص' نقصان' ناقص عربی کی طرح اردو میں بھی کثیرالاستعمال الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَقَصَ یَنْقُصُ)

۱۲۲۹۔ نَقْض

دیوار گرانے' عہد توڑنے اور رسی کے کھول دینے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور انفعلال کی صورت میں آیا ہے۔ نقض عہد یا نقض امن اردو میں عام مستعمل ہیں۔ (نَقَضَ یَنْقُضُ ' اِنْقَضَّ ' یَنْقَضُّ)

۱۲۳۰۔ نَقْع

پھاڑنے' بلند کرنے' جمع کرنے اور زیادہ ہونے کے معانی دیتا ہے۔ اسم کی صورت میں نَقْعٌ غبار کو کہا جاتا ہے۔ قرآن میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَقَعَ یَنْقَعُ)

۱۲۳۱۔ نَقْم

سزا دینے' کسی سے سخت نفرت و انکار کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افتعال کی صورت میں آیا ہے۔ انتقام و منتقم کے الفاظ اردو میں بھی عام ہیں۔ (نَقَمَ یَنْقِمُ اِنْتَقَمَ یَنْتَقِمُ)

۱۲۳۲۔ نَکْب

کسی چیز سے روگردانی کرنے' کسی مصیبت میں مبتلا ہونے اور کسی چیز سے پہلو تہی کرنے کو کہتے ہیں۔ ادبارو نکبت' منکب وغیرہ الفاظ اردو میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے (نَکَبَ یَنْکُبُ)

۱۲۳۳۔ نَکْث

کسی عہد' سودے' رسی' کپڑے یا مسواک کا سرا توڑنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ادھیڑے ہوئے کپڑوں یا سوت وغیرہ کو نِکْث کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع انکاث آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَکَثَ یَنْکُثُ)

۱۲۳۴۔ نِکاح' نَکْح

عورت اور مرد کے ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنے کو کہتے ہیں۔ نکاح' ناکح'

منکوحہ وغیرہ اردو کے الفاظ بھی اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل و استفعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (نَکَحَ یَنْکِحُ ' اَنْکَحَ یُنْکِحُ ' اِسْتَنْکَحَ یَسْتَنْکِحُ)

۱۲۳۵۔ نَکَد

حق سے کم دینے' زندگی تنگ ہونے' قلیل الماء ہونے' انتہائی بخیل ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ارض نکد ' اس زمین کو کہتے ہیں۔ جس سے فائدہ کم ہو۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (نَکَدَ یَنْکُدُ)

۱۲۳۶۔ نُکْر' نَکارۃ

کسی معاملے کا شدید ہونے یا کسی چیز کے نہ جاننے اور باب افعل و استفعل کی صورت میں انکار یا نفی کرنے۔ نُکْر انتہائی قبیح کام کو کہا جاتا ہے۔ انکار' منکر' نکیر اردو میں جانے پہچانے الفاظ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل' افعل اور استفعل کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (نَکِرَ یَنْکَرُ ' نَکَرَ یَنْکُرُ ' تَکَّرَ یُنَکِّرُ ' اَنْکَرَیُنْکِرُ ' اِسْتَنْکَرَ یَسْتَنْکِرُ)

۱۲۳۷۔ نَکْس

کسی چیز کے الٹا کر دینے یا ذلیل کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں آیا ہے۔ (نَکَسَ یَنْکَسُ ' نَکَّسَ یُنَکِّسُ)

۱۲۳۸۔ نَکْص

کسی کام سے رک جانے اور علٰے عَقِبَیْہِ کے صلے کے ساتھ اس کا معنیٰ کسی حالت سے واپس لوٹ جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔

(نَکَصَ یَنْکُصُ)

۱۲۳۹۔ نَکُف

کسی چیز سے ناک چڑھانے کو کہتے ہیں۔ اس لئے باب استفعل کی صورت میں اس کا معنیٰ تکبر کرنا بھی آتا ہے۔ قرآن مجید میں اسی باب کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَکَفَ یَنْکُفُ ' اِسْتَنْکَفَ یَسْتَنْکِفُ)

۱۲۴۰۔ نُکُول

کسی کام سے رک جانے کو کہتے ہیں۔ یا عبرت حاصل کرنے کو۔ نَکَال ایسی سزا یا ایسے سلوک کو کہتے ہیں۔ جس سے دوسرے عبرت حاصل کریں۔ نِکل شدید قسم کی بیڑی کو بھی کہتے ہیں۔ اس کی جمع انکال آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَکَلَ یَنْکُلُ ' نَکَّلَ یُنَکِّلُ)

۱۲۴۱۔ نَمٌّ

چغلی کھانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ چغل خور کو نمّام کہا جاتا ہے۔ اور نمیمہ چغلی کو۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَمَّ یَنُمُّ)

۱۲۴۲۔ نَمل

درخت پر چڑھنے کو کہتے ہیں۔ چیونٹی کو غالباً اس لئے نَمله کہا جاتا ہے۔ کہ وہ درختوں پر چڑھ جاتی ہے۔ اَنمِله انگلی کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع انامل آتی ہے۔ تنمّل کا معنیٰ حرکت کرنا ہے اور انگلیاں ہمیشہ حرکت میں رہتی ہیں۔ (نَمَلَ یَنْمُلُ)

۱۲۴۳۔ نَهْج

کسی معاملے کے واضح ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نہج واضح طریق کو کہا جاتا ہے۔ اور یہی معنیٰ منہاج و منہج کا ہے۔ اس معنیٰ میں یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (نَهَجَ يَنْهَجُ)

۱۲۴۴۔ نَهْر

خون یا پانی وغیرہ کے زور سے جاری ہونے کو کہتے ہیں۔ اس لئے اس کی گزرگاہ کو نہر کہا جاتا ہے۔ نہار بھی گویا روشنی کا سیلاب ہی ہے۔ نہر کا دوسرا معنیٰ جھڑکنا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمل ہوا ہے۔ (نَهَرَ يَنْهَرُ)

۱۲۴۵۔ نَهْي

کسی کام سے منع کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفاعل کی صورت میں آیا ہے۔ اردو میں بھی نہی' مَنْهِيَّات' تناہی وغیرہ الفاظ مستعمل ہیں۔ اُنْهِيَه عقل کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع نُهٰى آتی ہے۔ (نَهٰى يَنْهٰى تَنَاهٰى يَتَنَاهٰى)

۱۲۴۶۔ نَوْء

بڑی محنت و مشقت سے اٹھنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ (نَاءَ يَنُوْءُ)

۱۲۴۷۔ نَوْب' مَنَاب

کسی کا قائم مقام ہونے کو کہتے ہیں۔ کسی امر کے نازل ہونے کو بھی کہا جاتا ہے۔ باری مقرر ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ باب افعل جو قرآن مجید میں آیا ہے۔ کی صورت میں

اس کا مطلب خدا تعالیٰ کی طرف بار بار رجوع کرنا ہے۔ (نَابَ يَنُوْبُ ' اَنَابَ يُنِيْبُ)

۱۲۴۸۔ نُوْر

چمکنے کے معنیٰ میں بڑا عربی و اردو میں مشہور لفظ ہے۔ نور' انوار' منور کے الفاظ سے کون واقف نہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ نار بمعنی آگ اور تنور اسی سے مشتق ہیں۔ (نَارَ يَنُوْرُ ' اَنَارَ يُنِيْرُ)

۱۲۴۹۔ نَوْش

کسی چیز کے پکڑ لینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفاعل (تناوش) کی صورت میں آیا ہے۔ (نَاشَ يَنُوْشُ ' تَنَاوَشَ يَتَنَاوَشُ)

۱۲۵۰۔ نَوْص' مَنَاص

بھاگنے اور پناہ لینے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مناص کا معنیٰ جائے پناہ بھی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَاصَ يَنُوْصُ)

۱۲۵۱۔ نَوْل

کوئی چیز عطیہ وغیرہ کے طور پر عطا کرنے کو کہتے ہیں۔ باب تفاعل کی صورت میں اس کا معنیٰ پکڑنا ہے۔ اردو میں کھانا تناول کرنا وغیرہ تراکیب اسی معنی میں مستعمل ہیں۔ (نَالَ يَنَالُ ' تَنَاوَلَ يَتَنَاوَلُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۱۲۵۲۔ نَوْم

سونے اور نیند کرنے کو کہتے ہیں۔ نوم نیند کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی

مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ اردو میں بھی یہ لفظ متعارف ہے۔ (نَامَ یَنَامُ)

۱۲۵۳۔ نِیَّة

کسی کام کا ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ عربی و اردو کا مشہور و معروف لفظ ہے۔ نواۃ اور نویٰ گٹھلی اور بیج کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَوَیٰ یَنْوِیْ)

۱۲۵۴۔ نَیْل' مَنَال

کسی چیز کے حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔ "بے نیلِ مرام واپس لوٹا" وغیرہ فقرات انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (نَالَ یَنَالُ)

و

۱۲۵۵۔ وَأْد

بچے کے زندہ دفن کر دینے کو کہتے ہیں۔ ایسی بچی کو موئودہ کہا جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں قرآن مجید میں استعمل ہوا ہے۔ (وَأَدَ یَئِدُ)

۱۲۵۶۔ وَأْل

کسی سے نجات طلب کرنے یا کسی کی پناہ لینے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ موئل ملجا وماوی کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَأَلَ یَئِلُ)

۱۲۵۷۔ وَبْر

وبر' اسم کی صورت میں اونٹوں کی پشم کو کہا جاتا ہے۔ جمع اَوبار آتی ہے۔ اور فعل کی صورت میں اس کا مطلب پشم والا ہو جاتا ہے۔ (وَبَرَ یَوْبَرُ)

۱۲۵۸۔ وَبَق 'وُبُوْق

ہلاک ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ موبق کا معنی ہلاکت و بربادی ہے۔ اور موبق قید خانے اور دو چیزوں کے درمیان حائل رکاوٹ کو بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَبِقَ یَبِقُ)

۱۲۵۹۔ وَبْل 'وَبَال

پیٹنا' سخت بارش کا برسنا' کسی معاملے کا نہایت شدید ہونا۔ یہ سب اس کے معانی ہیں۔ چنانچہ وابل شدید بارش کو کہا جاتا ہے۔ اور وَبَال سختی کو کہتے ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ وبیل دھوبی کے ڈنڈے یا ناقوس بجانے والی لکڑی کو کہتے ہیں۔ اور اس کا معنی شدید بھی ہے۔ اَخْذًا وَبِیْلًا کا مطلب سخت پکڑ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَبَلَ یَبِلُ)

۱۲۶۰۔ وَتَد

ایک جگہ جمے رہنا یا اقامت اختیار کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اسم کی صورت میں وَتَد کا معنی میخ ہے۔ جس کی جمع اوتاد آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَتَدَ یَتِدُ)

۱۲۶۱۔ وِتْر

کسی کے مال یا حق میں کمی کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ لفظ تَتْریٰ بھی دراصل وَتریٰ تھا۔ جس کا مطلب ایک کے بعد دوسرے کا آنا ہے۔ و کو ت سے بدل دیا گیا۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَتَرَ یَتِرُ)

۱۲۶۲۔ وُثُوْق

کسی پر اعتبار کرنے' یقین حاصل کرنے' کسی عہد وغیرہ کے پکا کرنے کو کہتے ہیں۔ وثوق' وثیقہ نویس اور یقین واثق کی ترکیب اردو میں عام ہے۔ میثاق عہد کو کہا جاتا ہے۔ اور وثاق باندھنے کی رسی یا بیڑی کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَثَقَ یَثِقُ ' اَوْثَقَ یُوْثِقُ ' وَثَّقَ یُوَثِّقُ)

۱۲۶۳۔ وَثَن' وُثُون

اپنے عہد پر جمے رہنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ وَثَن جس کی جمع اَوثان آتی ہے۔ بتوں کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی ایک جگہ جمے رہتے ہیں۔ (وَثَنَ یَثِنُ)

۱۲۶۴۔ وُجُوب

اس کا معنی ثابت اور لازم ہونا بھی ہے۔ اور زمین پر گر پڑنا بھی اور کانپنا بھی۔ اور قرآن مجید میں دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (وَجَبَ یَجِبُ)

۱۲۶۵۔ وُجُود' وَجْد

نیست سے ھَسْت ہونے' حاصل کر لینے' کسی سے انتہائی محبت کرنے اور اس کی وجہ سے غم میں مبتلا ہونے کے معانی دیتا ہے۔ اردو میں وجود' موجود' وجدان وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَجَدَ یَجِدُ)

۱۲۶۶۔ وَجْس

خفیہ ہونے' کسی چیز کے احساس کرنے مگر اسے چھپائے رکھنے کے معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَجَسَ یَجِسُ ' اَوْجَسَ یُوْجِسُ)

۱۲۶۷۔ وَجْف' وُجُوف

لرزنے اور تھرتھرانے کو کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا معنی گھوڑے کا تیز دوڑنا بھی ہے۔ پہلے معنی میں ثلاثی مجرد اور دوسرے معنی میں باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ قرآن مجید میں دونوں صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ (وَجَفَ یَجِفُ ' اَوْجَفَ یُوْجِفُ)

۱۲۶۸۔ وَجْل

ڈرنے یا ڈر محسوس کرنے کو کہتے ہیں۔ وجل خوف کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع اَوْجال آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَجَلَ یَوْجَلُ)

۱۲۶۹۔ وَجُہ وجاھة

صاحب شرف ہونے کا معنی رکھتا ہے۔ چنانچہ وجیہ سردار یا صاحب مرتبہ آدمی کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی کسی کی طرف منہ یا رخ کرنا ہے۔ وَجہ' جانب' اور قبلہ کو کہا جاتا ہے۔ وجہ چہرے کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع وجوہ آتی ہے۔ بعض اوقات وجہ سے مراد ذات ہوتی ہے۔ وجاہت' وجہ' توجیہ' جہت' توجہ وغیرہ اردو میں مستعمل الفاظ اسی کے مشتقات ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَجُهَ يَوْجُهُ' وَجَهَ يَجِهُ' وَجَّهَ يُوَجِّهُ)

۱۲۷۰۔ وحْد' وَحْدَة

ایک ہونے کو کہتے ہیں۔ واحد اور احد ایک کو کہا جاتا ہے۔ وحدت' واحد' وحید وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَحَدَ يَحِدُ)

۱۲۷۱۔ وَحْی

اشارہ کرنے' رازدارانہ گفتگو کرنے' دل میں کوئی بات ڈالنے اور کسی پر اپنی کتاب اتارنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں تقریباً سبھی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور ثلاثی مجرد کے علاوہ زیادہ تر باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ لفظ وحی اردو میں بھی عام ہے۔ (وَحَىٰ يَحِیْ' اَوْحَىٰ يُوْحِیْ)

۱۲۷۲۔ وَدّ' وِداد

کسی سے محبت کرنے کو کہتے ہیں۔ وُد محبت کو اور ودود بہت زیادہ محبت کرنے والے کو کہتے ہیں۔ لفظ مَودت اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ک

صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَدَّ یَوَدُّ)

۱۲۷۳۔ وَدْع٬ وَدَاع

کسی چیز کے ترک کر دینے٬ کسی کو رخصت کرنے اور کسی کے ہاں امانت رکھنے کے معانی دیتا ہے۔ مُسْتَوْدِع محفوظ مقام یا رحم انسانی کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی الوداع٬ ودیعت وغیرہ الفاظ انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَدَعَ یَدَعُ) (اِسْتَوْدَعَ یَسْتَوْدِعُ)

۱۲۷۴۔ وَدْق

قریب ہونے٬ وسیع ہونے٬ مانوس ہونے اور بارش برسنے کے معانی دیتا ہے۔ چنانچہ وَدَق بارش کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَدَقَ یَدِقُ)

۱۲۷۵۔ وَدْی٬ دیة

بہنے اور مقتول کا خوں بہا دینے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ دیت خون بہا کو کہا جاتا ہے۔ لفظ وادی جس کی جمع اودیہ آتی ہے۔ پہلے معنی میں اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَدَیٰ یَدِیٰ)

۱۲۷۶۔ وَذْر

کسی چیز کے ترک کر دینے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی شکل میں آیا ہے۔ فعل امر ذَرْ آتا ہے۔ اور مضارع یَذَرُ۔ (وَذَرَ یَذَرُ)

۱۲۷۷۔ وِرْث، وِراثة

کسی کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد کے مالک بننے کو کہتے ہیں۔ اس کے مشتقات ورثہ، وراثت، وارث وغیرہ الفاظ اردو میں بھی عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (وَرِثَ يَرِثُ، اَوْرَثَ يُوْرِثُ) لفظ تُراث بھی اسی سے ماخوذ ہے و کو تا سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۲۷۸۔ وُرُود

کہیں آنے یا پانی کے پاس آنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ورد پیاس، پانی کی باری، گھاٹ کے پانی، اس کو پینے والے مویشیوں، لشکر، پرندوں کے جھنڈ اور وظیفہ عبادت کو کہتے ہیں۔ ورود، وارد ہونا، واردات، مورد وغیرہ الفاظ اسی کے مشتقات ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ ورید بعض رگوں کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی خون کی گذر گاہ ہیں۔ وَرْدَة گلاب کے پھول کو بھی کہتے ہیں۔ جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (وَرَدَ يَرِدُ، اَوْرَدَ يُوْرِدُ)

۱۲۷۹۔ وَرَق

درخت کے پتے نکل آنے کا معنی دیتا ہے۔ ورق پتے کو یا کتاب کے جز کو کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع اوراق آتی ہے۔ وَرَق چاندی کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ کوٹ کوٹ کر اس کے کاغذ سے بنائے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَرَقَ يَرِقُ)

۱۲۸۰۔ وَزْی

آگ کے جلنے کو بھی کہتے ہیں۔ اس معنی میں قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ (تُورُون) چھپ جانے کو بھی کہتے ہیں۔ اس معنی میں قرآن مجید میں باب تفاعل آیا ہے۔ (تَوَارت) وراء پیچھے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی چھپا ہوتا ہے۔ اور وَرَیٰ خلقت کو کہا جاتا ہے۔ ماوراء' اور خیر الوری اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ (وَرَیٰ یَرِیٰ' اَوْرَیٰ یُوْرِیٰ)

۱۲۸۱۔ وِزْر

کسی بھاری چیز کے اٹھانے یا وزیر بننے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لئے ثلاثی مجرد استعمال کیا گیا ہے۔ وِزر بوجھ یا گناہ کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع اوزار آتی ہے۔ وزیر' وزارت وغیرہ الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَزَرَ یَزِرُ) لفظ وَزَرَ جائے پناہ یا بہت ہی بلند و بالا پہاڑ کو کہا جاتا ہے۔

۱۲۸۲۔ وَزَع

لشکر ترتیب دینے یا روکنے اور منع کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَزَعَ یَزِعُ)

۱۲۸۳۔ وَزْن

تولنے کے معنی میں عربی کی طرح اردو کا بھی مشہور اور عام لفظ ہے۔ میزان ترازو کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَزَنَ یَزِنُ)

۱۲۸۴۔ وَسٌّ ' وَسْوَسَه

بری بات دل میں ڈالنے کو کہتے ہیں۔ وسواس' وسوسہ ڈالنے والے شیطان کو کہا جاتا ہے۔ وسوسہ اور وساوس کے الفاظ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ رباعی مجرد ہے۔ (وَسْوَسَ یُوَسْوِسُ)

۱۲۸۵۔ وَسْط

اسم کی صورت میں وسط کسی چیز کے درمیانی حصے کو بھی کہا جاتا ہے۔ اور معتدل اور صاحب شرافت کو بھی کہا جاتا ہے۔ وسط' اوسط' متوسط کے الفاظ اردو میں عام ہیں۔ فعل کی صورت میں اس کا معنی درمیانی راہ اختیار کرنا ہوتا ہے۔ صلوۃ وُسطٰی ایک قول کے مطابق نماز عصر کو بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ دو دن کی اور دو رات کی نمازوں کے درمیان واقع ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَسَطَ یَسِطُ)

۱۲۸۶۔ وُسع وسعة

کسی چیز کی طاقت رکھنے' کسی چیز کو کھلا کر دینے' پھیلا دینے' کشادہ ہونے' احاطہ کرنے کے معانی دیتا ہے۔ اردو میں بھی تقریباً یہ تمام معانی مستعمل ہیں۔ وسعت' وسیع' توسیع وغیرہ الفاظ اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَسِعَ یَسَعُ) وُسع پہلے معنی کے اعتبار سے طاقت واستطاعت کو کہتے ہیں۔

۱۲۸۷۔ وَسْق

کسی چیز کے اٹھانے یا جمع کرنے کو کہتے ہیں۔ اسم کی صورت میں یہ ایک پیمانہ

ہے۔ جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اس کی جمع اوساق آتی ہے۔ باب افتعال کی صورت میں واو کو تا سے بدل کر باہم مدغم کر دیا جاتا ہے۔اور اس کی شکل اتساق ہو جاتی ہے' جس کا معنی پورا ہو جانا یا بھر جانا۔ قرآن مجید میں اسی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَسَقَ یَسِقُ ' اِتَّسَقَ یَتَّسِقُ)

۱۲۸۸۔ وَسْل' وَسِیلہ

عمل کے ذریعے خدا کا قرب حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔ اور وسیلہ اس ذریعہ قرب کو کہا جاتا ہے۔ وسیلہ' وسائل' توسل وغیرہ الفاظ اردو میں عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَسَلَ یَسِلُ وَسِیْلَۃً)

۱۲۸۹۔ وَسْم

کسی چیز کی پہچائی کے لئے کوئی نشانی مقرر کرنے یا کسی چیز کو نشان لگانے کا معنی دیتا ہے۔ سمت نشانی کو کہا جاتا ہے۔ باب تفعل کی صورت میں اس کا مطلب علامت کے ذریعے کسی کو پہچاننا ہے۔ وَسْمہ ' موسم اسی کے ماخوذات ہیں۔ جو اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَسَمَ یَسِمُ تَوَسَّمَ یَتَوَسَّمُ)

۱۲۹۰۔ وَسْن

گہری اونگھ آنے کو کہتے ہیں۔ لفظ سِنَۃٌ اسی سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی اونگھ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَسَنَ یَوْسِنُ)

۱۲۹۱۔ وَشْک

تیزی سے کسی عمل کے ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر باب افعل اور وہ بھی

ماضی یا مضارع کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ (وَشَكَ يَوْشَكُ ' اَوْشَكَ يُوْشِكُ)

۱۲۹۲۔ وَشْی 'شِيَة

کسی چیز کو رنگوں کے ذریعے خوبصورت بنانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ شِيَة عام رنگ کے مخالف رنگ یا علامت یا دھبے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَشٰی يَشِيْ)

۱۲۹۳۔ وَصْب 'وُصُوب

کسی چیز کے واجب و لازم ہونے یا دائم و ثابت ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَصَبَ يَصِبُ)

۱۲۹۴۔ وَصْد

ثابت رہنے' اقامت اختیار کرنے اور دروازہ بند کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ وصید' دروازے کی چوکھٹ کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَصَدَ يَصِدُ)

۱۲۹۵۔ وَصْف 'صِفَة

کسی کی تعریف کرنے کو کہتے ہیں۔ صفت اسی سے ماخوذ ہے۔ اسم کی صورت میں اس کا معنیٰ کوئی خوبی ہے۔ جس کی جمع اوصاف اور صفات آتی ہے۔ اردو میں بھی وصف' صفت' موصوف' توصیف کے الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَصَفَ يَصِفُ)

۱۲۹۶۔ وَصْل ُوُصُول

کسی تک پہنچنے۔ جوڑنے اور ملانے کو کہتے ہیں۔ صِلَة اسی سے ماخوذ ہے۔ اردو میں بھی وصل' وصال' وصول' موصول' اتصال وغیرہ الفاظ اسی سے ماخوذ ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ وَصَلَ یَصِلُ

۱۲۹۷۔ وَصْی

کسی کے ساتھ مل جانے یا ملانے یا کسی سے عہد کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل اور افعال کی شکل میں آیا ہے۔ وصیت اور وصی کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ وَصَیٰ یَصِیْ اَوْصٰی یُوْصِیْ وَصّٰی یُوَصِّیْ ' اِسْتَوْصَیٰ یَسْتَوْصِیْ)

۱۲۹۸۔ وَضْع

گھڑنے' بنانے' نیچے رکھ دینے اور کم کر دینے کے معانی دیتا ہے۔ باب افعل کی صورت میں اس کا معنیٰ تیز دوڑنا یا گھوڑے تیز دوڑاتا ہے۔ وضع' واضع' موضوع' تواضع وغیرہ الفاظ اردو میں عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعل کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ وَضَعَ یَضَعُ اَوْضَعَ یُوْضِعُ)

۱۲۹۹۔ وَطأ

پاؤں سے روندنے' سوار ہونے' کسی سرزمین میں داخل ہونے اور آسان بنانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَطَأَ وَطِئَ یَطَأُ

۱۳۰۰۔ وَضَنَ

تہ بہ تہ رکھنے کو کہتے ہیں۔ اور سونے کے تاروں سے بننے کو بھی۔ چنانچہ موضونۃ کا معنیٰ تہ بہ تہ رکھا ہوا یا سونے کے تاروں سے بنا ہوا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَضَنَ یَضِنُ)

۱۳۰۱۔ وَطَنَ

کسی جگہ اقامت اختیار کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی وطن جائے اقامت ہی کو کہتے ہیں۔ جمع اوطان آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَطَنَ یَطِنُ)

۱۳۰۲۔ وَعْد' عِدَة

وعد مصدر ہو تو کسی چیز کے عطا کرنے' قول و قرار کا نام ہے۔ اور وعید مصدر ہو تو اس کا معنیٰ ڈرانا ہے۔ وعدہ' مواعید الفاظ اردو میں بھی عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَعَدَ یَعِدُ ' اَوْعَدَ یُوْعِدُ)

۱۳۰۳۔ وَعْی

جمع کرنے' سننے' حفاظت کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (وَعَیٰ یَعِیْ ' اَوْعَیٰ یُوْعِیْ)

۱۳۰۴۔ وَعْظ مَوْعِظَةٌ

نصیحت کرنے کو کہتے ہیں۔ وعظ اور واعظ وغیرہ کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں

قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَعَظَ یَعِظُ)

۱۳۰۵۔ وَفْر ' وُفُور

کسی چیز کے زیادہ ہو جانے اور زیادہ کر دینے کو کہتے ہیں۔ وفور مال ' مال وافر کی تراکیب اردو میں بھی عام مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَفَرَ یَفِرُ)

۱۳۰۶۔ وِفاق ' وَفْق

صحیح ہونے' ایک سا ہونے اور اکٹھا ہونے کے معانی دیتا ہے۔ توفیق اور اتفاق' موافقت اردو میں عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَفِقَ یَفِقُ ' وَفَّقَ یُوَفِّقُ)

۱۳۰۷۔ وَفْض

قرآن مجید میں باب افعل کی صورت میں آیا ہے۔ اس کا مطلب تیزی سے چلنا اور دوڑنا ہے۔ (وَفَضَ یَفِضُ)

۱۳۰۸۔ وَفاۃ ' وَفاء

مکمل کرنے اور پورا کرنے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افعل' استفعل اور تفعل کی صورت میں آیا ہے۔ جس کا مطلب پوری طرح لے لینا بھی ہے۔ اور مار ڈالنا بھی۔ اردو میں لفظ وفات اور متوفی' وغیرہ اسی کے مشتقات ہیں۔ (وَفَی یَفِیْ ' تَوَفّٰی یَتَوَفّٰی اِسْتَوْفٰی یَسْتَوْفِیْ)

۱۳۰۹۔ وَقْب، وُقُوب

اندھیرا پھیل جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَقَبَ یَقِبُ)

۱۳۱۰۔ وَقْت

کسی کام کی مدت مقرر کرنے کو کہتے ہیں۔ کتابا مَوْقُوْتا کا معنیٰ ایسا فرض جس کے لئے ایک مدت مقرر ہو۔ وقت اور اوقات کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ میقات مقررہ وقت یا جگہ کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَقَتَ یَقِتُ)

۱۳۱۱۔ وَقْد، وُقُود

چمکنے اور شعلہ مارنے کو کہتے ہیں۔ وقود' واؤ کی زبر کے ساتھ اس کا معنیٰ وہ ایندھن ہے جس سے آگ بھڑکائی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعال کی صورت میں آیا ہے۔ (وَقَدَ یَقِدُ ' اَوْقَدَ یُوْقِدُ ' اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ)

۱۳۱۲۔ وَقْذ

کسی کو اس طرح پچھاڑنا کہ وہ مر جائے۔ چنانچہ مَوْقُوذہ اس جانور کو کہتے ہیں۔ جو گرانے سے مر جائے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَقَذَ یَقِذُ)

۱۳۱۳۔ وَقْر' وَقَار

کانوں کے بھاری ہونے یا بہرہ ہونے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کانوں کے بوجھ و ثقل کو وقر کیا جاتا ہے۔ اس کا دوسرا معنیٰ عزت کے ساتھ بیٹھ جانا ہے۔ وقرن فی بیوتکن میں یہی مراد ہے۔ اردو میں بھی وقار' توقیر' موقر کے الفاظ اس دوسرے معنیٰ میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَقَرَ یَقِرُ ' وَقَّرَ یُوَقِّر)

۱۳۱۴۔ وُقُوْع

اس کا معنیٰ گر جانا بھی ہے۔ اور ثابت ہونا اور پیش آنا بھی۔ دوسرے معنوں میں یہ لفظ اردو میں بھی اپنے مشتقات۔ واقعہ' واقع' توقع وغیرہ سمیت مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَقَعَ یَقَعُ)

۱۳۱۵۔ وَقْف' وُقُوْف

کسی جگہ ٹھہرنے یا کسی امر سے آگاہ ہونے کو کہتے ہیں۔ اردو میں ان دونوں معانی میں مستعمل ہے۔ جیسا کہ وقوف' واقف' بے وقوف' توقف' موقف کے الفاظ سے واضح ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَقَفَ یَقِفُ)

۱۳۱۶۔ وَقْی' وِقَایة

کسی کو تکلیف دہ چیز سے بچانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعل کی صورت میں بھی آیا ہے۔ تقویٰ' اتقاء' متقی کے الفاظ اردو میں بھی عام ہیں۔ لفظ تقویٰ اسی سے ماخوذ ہے۔ واو کو تا سے بدل لیا گیا ہے۔ (وَقٰی یَقِیْ اِتَّقٰی

یَتَّقِیْ)

۱۳۱۷۔ وَکَأً، تَکَأً

کسی چیز پر سہارا کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعل، افتعال (یتکئون) کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ مُتَّکَأٌ کرسی وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔ اردو کا لفظ تکیہ اسی سے ماخوذ ہے۔ (تَوَکَّأَ یَتَوَکَّأُ، اِتَّکَأَ یَتَّکِئُ اس کا مجرد تَکِیَ یَتْکَأُ کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ واو کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۳۱۸۔ وَکْدٌ، وُکُوْدٌ

کسی جگہ ٹھہرنے یا کسی جگہ کا ارادہ کرنے یا کسی کو پکا کرنے کو کہتے ہیں۔ لفظ توکید اسی کا باب تفعیل ہے۔ جو اردو میں بھی عربی کی طرح مستعمل ہے۔ (وَکَدَ یَکِدُ، وَکَّدَ یُوَکِّدُ)

۱۳۱۹۔ وَکْزٌ

کسی کو مکے سے مارنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ (وَکَزَ یَکِزُ)

۱۳۲۰۔ وَکْلٌ، وُکُوْلٌ

اپنا کام کسی کے حوالے کر دینے کو کہتے ہیں۔ ایسے شخص کو وکیل کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل اور تفعل کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔ وکیل، وکالت، توکل اردو میں بھی عام ہیں۔ (وَکَلَ یَکِلُ، تَوَکَّلَ، یَتَوَکَّلُ، وَکَّلَ یُوَکِّلُ)

۱۳۲۱۔ وَلْت

کسی کے حق میں کمی کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَلَتَ یَلِتُ)

۱۳۲۲۔ ولوج

کسی کے اندر داخل ہو جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید ثلاثی مجرد (لازم) اور باب افعال (متعدی) کی صورت میں استعمال ہو ا ہے۔ ولیجہ کسی انسان کے ایسے دوست کو کہتے ہیں۔ جو اس کے باطن سے بھی آگاہ ہو۔ (وَلَجَ یَلِجُ ' اَوْلَجَ یُوْلِجُ)

۱۳۲۳۔ ولادت

جننے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ولد جس کی جمع اولاد آتی ہے۔ بیٹے' بیٹی کو کہا جاتا ہے۔ اردو میں بھی ولد' والد' والدہ' مولود' ولادت کے الفاظ کثیرالاستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں ہوا ہے۔ (وَلَدَ یَلِدُ)

۱۳۲۴۔ وَلْیٌ' وِلایة

قریب ہونے' حاکم ہونے' دوست ہونے' پیچھے ہو جانے پیٹھ پھیر لینے' کام ذمے لینے کے معانی دیتا ہے۔ اور یہ سارے معنے اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل تفعل' مفاعلہ اور استفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَلِیَ یَلِیْ ' وَلّٰی یُوَلِّیْ ' تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی ' وَالٰی یُوَالِیْ ' اِسْتَوْلٰی یَسْتَوْلِیْ)

۱۳۲۵۔ وَنٰی

کمزور پڑ جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَنٰی یَنِیْ)

۱۳۲۶۔ وھْب' ھِبَة

کسی کو کوئی چیز بلامعاوضہ دے دینے کو کہتے ہیں وھّاب اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک ہے۔ ھِبَة کا لفظ جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اسی سے ماخوذ ہے' قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَھَبَ یَھَبُ)

۱۳۲۷۔ وَھْج' وَھِیْج

آگ کے بھڑکنے یا کسی چیز کے چمکنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ وھّاج کسی روشن و چمکدار چیز کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَھَجَ یَھَجُ)

۱۳۲۸۔ وَھْن

کمزور پڑ جانے یا کمزور کر دینے کو کہتے ہیں۔ بدنی لحاظ سے ہو یا رتبہ کے لحاظ سے۔ چنانچہ اردو میں لفظ توہین اسی دوسرے معنی کے لحاظ سے مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (وَھَنَ یَھِنُ)

۱۳۲۹۔ وَھْی

پھٹ جانے' بوسیدہ ہو جانے اور کمزور ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ وَاھِیَةٌ کمزور چیز کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

(وَهَیٰ یَہِیْ)

۱۳۳۰۔ وَیْل

اسم کی صورت میں ہلاکت کو کہتے ہیں۔ یا دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے۔ فعل کی صورت میں اس کا مطلب یاویلاہ کہنایابددعا کرنا ہے۔ اردو کا لفظ واویلا اسی سے ماخوذ ہے۔ ثلاثی مجرد کی صورت میں بطور فعل استعمال نہیں ہوتا۔ البتہ باب تفعیل کی صورت میں یا ویلاہ کہنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ہ

۱۳۳۱۔ ھَبٌّ ھُبُوب

ہوا کے تیز چلنے کو اور انسان کے نیند سے بیدار ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ھَبَّ یَھُبُّ)

۱۳۳۲۔ ھَبْطٌ ھُبُوْط

اونچی جگہ سے نیچے اترنے یا کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ھَبَطَ یَھْبِطُ)

۱۳۳۳۔ ھُبُوٌّ

آہستہ آہستہ چلنے اور غبار اٹھنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ھباء غبار کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (ھَبَا یَھْبُوْ)

۱۳۳۴۔ هُجُوْد

رات کے وقت سونے کو بھی کہتے ہیں۔ اور جاگنے کو بھی۔ چنانچہ تہجد رات کے وقت نماز پڑھنے کو کہتے ہیں۔ تہجد کا لفظ اردو کے اسلامی ادب میں عام ہے۔ قرآن مجید میں باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَجَدَ يَهْجُدُ ' تَهَجَّدَ يَتَهَجَّدُ)

۱۳۳۵۔ هَجْر' هِجْرَت

کسی چیز کے ترک کرنے' اور اس سے منہ پھیر لینے کو کہتے ہیں۔ باب مفاعلہ کی صورت میں ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ قیام کرنے اور باب افعال کی صورت میں حالت مرض یا خواب میں بڑ بڑانے کو کہتے ہیں۔ ہجر' ہجرت' مہاجر کے الفاظ اردو میں عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَجَرَ يَهْجُرُ)

۱۳۳۶۔ هُجُوع

رات کے وقت سونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَجَعَ يَهْجَعُ)

۱۳۳۷۔ هُدٰی' هِدَايت

صحیح راہ دکھانے یا اس پر لگانے کو کہتے ہیں۔ ہدایت' ہادی' ہدیٰ وغیرہ اردو میں عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افتعال کی صورت میں آیا ہے۔ ہدیہ اس چوپائے کو بھی کہتے ہیں جو حرم میں ذبح کیا جاتا ہے۔ (هَدٰی يَهْدِیْ' اِهْتَدٰی يَهْتَدِیْ)

۱۳۳۸۔ ھَدّ

عمارت کو زور سے گرانے اور باب تفعیل کی صورت میں کسی کو ڈرانے کے معنی دیتا ہے۔ تہدید کے الفاظ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَدَّ يَهُدُّ ' هَدَّدَ يُهَدِّدُ)

۱۳۳۹۔ هَرْب

بھاگ جانے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَرَبَ يَهْرُبُ)

۱۳۴۰۔ هَرْع

تیزی اور بے چینی میں کسی چیز کی طرف بڑھنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں آیا ہے۔ (هَرِعَ يَهْرَعُ ' اَهْرَعَ يُهْرِعُ)

۱۳۴۱۔ هَزّ

کسی چیز کو حرکت دینے کا معنی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں باب افتعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَزَّ يَهُزُّ) (اِهْتَزَّ يَهْتَزُّ)

۱۳۴۲۔ هَزْل

کمزور ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ اور بے مقصد بات کرنے کو بھی۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَزَلَ يَهْزِلُ)

۱۳۴۳۔ هَزْم

توڑنے اور شکست دینے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ہزیمت اردو میں بھی شکست کے معنی میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَزَمَ يَهْزِمُ)

۱۳۴۴۔ هَزْء

کسی کا مذاق اڑانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور استفعال کی صورت میں آیا ہے۔ استہزاء اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (هَزَءَ يَهْزَءُ ' هَزِئ يَهْزَئُ (اِسْتَهْزَءَ يَسْتَهْزِئُی)

۱۳۴۵۔ هَشّ

پتے جھاڑنے کا معنی ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ ہشاشت خوش رہنے کو کہتے ہیں۔ ہشاش اردو میں مستعمل ہے۔ (هَشَّ يَهُشُّ)

۱۳۴۶۔ هَشْم

توڑنے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ هشیم ٹوٹی پھوٹی گھاس پھونس کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَشَمَ يَهْشِمُ)

۱۳۴۷۔ هَضْم

توڑنے، ظلم کرنے، کسی کا حق مارنے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ هَضِيم ٹوٹی چیز یا مظلوم کو کہا جاتا ہے۔ ہضم اور ہاضمہ اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی

مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَضَمَ يَهْضِمُ)

۱۳۴۸۔ هَطْع' هُطُوع

گھوڑے کی گردن اونچی کرنے اور سامنے سے ڈرتے ہوئے دوڑ کر آنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَطِعَ يَهْطَعُ ' اَهْطَعَ يُهْطِعُ)

۱۳۴۹۔ هَلّ

بارش کے زور سے برسنے' خوش ہونے' چیخنے' چاند کے طلوع ہونے' باب تفعیل کی صورت میں لا اله الا اللّٰه کہنے کو کہتے ہیں۔ ہلال ابتدائی تاریخوں کے چاند کو کہتے ہیں۔ جمع اَهِلّةآتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَلَّ يَهُلُّ ' اَهَلَّ يُهِلُّ)

۱۳۵۰۔ هَلَع

تکلیف دہ امر سے گھبرانے' چلّانے حرص کرنے یا کنجوسی کے معانی دیتا ہے۔ هَلُوع ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے جس میں یہ سارے نقائص ہوں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَلِعَ يَهْلَعُ)

۱۳۵۱۔ هِلاک

فنا ہو جانے' مر جانے اور سب مال خرچ کر ڈالنے کا معنی دیتا ہے۔ تہلکہ ہر اس امر کو کہتے ہیں جس کا انجام ہلاکت ہو۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال' اور استفعال کی صورت میں آیا ہے۔ اردو میں اس کے اکثر مشتقات مستعمل ہیں۔ (هَلَكَ يَهْلِكُ ' اَهْلَكَ يُهْلِكُ ' اِسْتَهْلَكَ يَسْتَهْلِكُ)

۱۳۵۲۔ هَمٌّ

کسی چیز کو پسند کرنے، اس کا ارادہ یا پختہ عزم کرنے کو کہتے ہیں۔ غم میں ڈالنے کو بھی کہتے ہیں۔ ھُموم (غموم) اہم، مہم، اہمیت وغیرہ الفاظ اردو میں کثیر الاستعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَمَّ يَهُمُّ)

۱۳۵۳۔ هُمُود

آگ کی حرارت ختم ہو جانے یا اس کے بجھ جانے کو کہتے ہیں۔ آوازوں کے خاموش ہو جانے کو بھی کہتے ہیں۔ اور استعارۃً زمین پر کسی قسم کی نباتات، زندگی، بارش کے آثار نہ رہنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَمَدَ يَهْمُدُ)

۱۳۵۴۔ هَمْز

ایڑ لگانے، کچوکا دینے، مارنے، کاٹنے یا غیبت کرنے اور وسوسہ ڈالنے کے معانی دیتا ہے۔ چنانچہ هُمَزَه عیب جو شخص کو کہتے ہیں۔ اور هَمْزه شیطانی وسوسے کو کہتے ہیں جس کی جمع هَمَزات آتی ہے۔ مہمیز اردو میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَمَزَ يَهْمُزُ)

۱۳۵۵۔ هَمْس

آہستہ سے بات کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ هَمْس قدموں کی مدہم آہٹ کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں آیا ہے۔ (هَمَسَ يَهْمِسُ)

۱۳۵۶۔ هَنَأَ

خوشگوار ہونے' اور بلا مشقت حاصل ہونے کو کہتے ہیں۔ هَنِیئاً مَرِیئاً کا معنی عمدہ وخوشگوار ہے۔ اردو میں مستعمل لفظ تہنیت اسی سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَنَأَ يَهْنِئُ ' هَنَأَ يَهْنَؤُ)

۱۳۵۷۔ هَوْد

توبہ کرنے' حق کی طرف رجوع کرنے' اور یہودی ہو جانے کے معانی دیتا ہے۔ یہود یا یہودی کا لفظ اردو میں معروف ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَادَ يَهُوْدُ)

۱۳۵۸۔ هَوْر

کسی پر حملہ کرنے' ایک دوسرے کے اوپر الٹ دینے' پچھاڑ دینے اور عمارت گرا دینے کے معانی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب انفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ تہور کا لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ جو اس سے ماخوذ ہے۔ (هَارَ يَهُوْرُ ' اِنْهَارَ يَنْهَارُ)

۱۳۵۹۔ هَوْل

گھبراہٹ میں ڈال دینے' اور کسی امر کے عظیم و شدید ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ ھول اردو میں بھی عربی کی طرح خوف کو کہتے ہیں۔ جس کی جمع اھوال آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَالَ يَهُوْلُ)

۱۳۶۰۔ هَوْن

کسی معاملے کے نرم و آسان ہونے کا معنی دیتا ہے۔ چنانچہ هَيِّن آسان معالے کو کہا جاتا ہے۔ هَوَان مصدر ہو تو اس کا معنی حقیر ہونا بھی ہے۔ اہانت' اسی آخری معنی کے لحاظ سے اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد اور باب افعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَانَ يَهُوْنُ) (اَهَانَ يُهِيْنُ)

۱۳۶۱۔ هُوِى

اس کا معنی بلندی سے پستی کی طرف گرنے اور پستی سے بلندی کی طرف چڑھنے کے ہیں۔ اس کا دوسرا معنی ہلاک ہونا ہے۔ چنانچہ ہاویہ اسی سے ماخوذ ہے۔ جو جہنم کا نام بھی ہے۔ لفظ ھواء اسی سے ماخوذ ہے۔ باب استفعال کی صورت میں اس کا مطلب خواہش دلانا یا مت مار لینا ہے۔ مصدر ہو تو اس کا معنی محبت کرنا ہے۔ چنانچہ هوٰى خواہش کو کہتے ہیں۔ جمع اھواء آتی ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعال کی صورت میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (هَوىٰ يَهْوِىْ هَوِيًّا) (بمعنی گرنا) هوة (بمعنی بلندی پر چڑھنا اور هَوىٰ يَهْوِىْ هَوىً (بمعنی محبت کرنا) (اِسْتَهْوىٰ يَسْتَهْوِىْ) هَوِىَ يَهْوىٰ

۱۳۶۲۔ هَيْأَة

خوش صورت ہونے' مشتاق ہونے اور تیار کرنے کے معانی دیتا ہے۔ ہیئت' مہیا وغیرہ الفاظ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں باب تفعیل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ هَيَا يَهِيئ ' هَيَّا يُهَيِّئى) باب تفعیل کی صورت میں اس کا معنی کسی چیز کی اصلاح کرنا یا اس کو تیار کرنا ہوتا ہے۔

۱۳۶۳۔ هَيْب 'هَيْبَة

کسی سے ڈرنے اور بچنے کا معنی دیتا ہے۔ ہیبت ناک' مہیب وغیرہ الفاظ اردو میں عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَابَ يَهَابُ)

۱۳۶۴۔ هَيْجَان 'هَيْج

کسی چیز کے بھڑک اٹھنے کو کہتے ہیں۔ ہیجان' بمعنی جوش و خروش اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَاجَ يَهِيْجُ)

۱۳۶۵۔ هَيْل

کسی چیز پر مٹی ڈالنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مَهِيْل (اسم مفعول) بہتی ہوئی ریت کے ٹیلے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَالَ يَهِيْلُ)

۱۳۶۶۔ هِيَام 'هَيْم

پیاس لگنے کو کہتے ہیں۔ هیام شدید قسم کی اس پیاس کو کہتے ہیں جو بجھنے میں نہیں آتی اردو میں اسے تونس کہتے ہیں۔ چنانچہ اَهْيَم ' هَيْمَاء جس کی جمع هِيْم آتی ہے۔ اس کو کہتے ہیں جس کو یہ بیماری لگی ہوئی ہو۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (هَامَ يَهِيْمُ)

۱۳۶۷۔ هيمنته

کسی چیز کا محافظ ونگران بن جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مھیمن اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ رباعی مجرد ہے۔ (هَيْمَنَ يُهَيْمِنُ)

ی

۱۳۶۸۔ یَأْس

نا امید ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ یاس ناامیدی کو کہا جاتا ہے۔ یئوس قنوطیت پسند کو کہا جاتا ہے۔ یاس' مایوسی' مایوس' وغیرہ الفاظ اردو میں بھی عام ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب استفعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (یَئِسَ یَیْئَسُ ' اِسْتَیْاَسَ یَسْتَیْاُسُ

۱۳۶۹۔ یُبْس

خشک ہو جانے' اور سوکھ جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ یابس خشک چیز کو کہا جاتا ہے۔ رطب و یابس اردو کی مشہور ترکیب ہے۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (یَبِسَ یَیْبَسُ)

۱۳۷۰۔ یُتْم

چھوٹے بچے کے باپ سے محروم ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ پدر مردہ کو یتیم کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع یتامیٰ اور اَیتام آتی ہے۔ اردو میں بھی یہ الفاظ اسی طرح مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ یَتَمَ یَیْتَمُ)

۱۳۷۱۔ یُسْر

آسان ہو جانے کو بھی کہتے ہیں۔ اور جوا کھیلنے کو بھی۔ چنانچہ یسیر آسان امر کو اور مَیْسَرَہ جوئے کو کہتے ہیں۔ بائیں جانب سے آنے کا معنی بھی دیتا ہے۔ چنانچہ یمین و

یمنی کے مقابلہ میں یسار' یسری' بائیں جانب کو کہتے ہیں۔ میسرہ' وغیرہ الفاظ اردو میں بھی انہی معنوں میں مستعمل ہیں۔ پہلے معنوں میں باب تفعیل اور استفعال کی صورت میں بھی آیا ہے۔ (یَسَرَ یَیْسِرُ ' اِسْتَیْسَرَ یَسْتَیْسِرُ) یَسَّرَ یُیَسِّرُ

۱۳۷۲۔ یَقْظٌ

بیدار ہونے کو کہتے ہیں۔ یقظان جس کی جمع ایقاظ آتی ہے۔ سو جانے کے مقابلہ میں بیدار کو کہتے ہیں۔ (یَقَظَ یَیْقَظُ) قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۱۳۷۳۔ یَقَن

کسی معاملے کے واضح' ثابت اور قطعی صحیح ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد کے علاوہ باب افعال واستفعال کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ اردو میں بھی یقین و ایمان' تیقن وغیرہ الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ (یَقَنَ یَیْقَنُ ' اَیْقَنَ یُوْقِنُ ' اِسْتَیْقَنَ یَسْتَیْقِنُ)

۱۳۷۴۔ یَمّ

سمندر کو کہتے ہیں۔ باب تفعیل اور تفعل کی صورت میں اس کا معنی کسی چیز کا قصد وارادہ کرنا ہے۔ تیمم فقہی اصطلاح کی صورت میں مشہور لفظ ہے۔ قرآن مجید میں بمعنی فعل باب تفعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (یَمَّ یَیُمُّ ' تَیَمَّمَ یَتَیَمَّمُ)

۱۳۷۵۔ یُمْن 'مَیْمَنَة' یَمِین

پہلے دونوں مصدروں کی صورت میں اس کا مطلب مبارک ہونا ہے۔ چنانچہ

میمنت میمون وایمن ویمن انہی معنوں میں اردو میں بھی مستعمل ہیں۔ تیسرے مصدر کے لحاظ سے اس کا مطلب دائیں جانب سے آنے کے ہیں۔ یمین قسم کو بھی کہتے ہیں۔ جس کی جمع اَیمان آتی ہے۔ چنانچہ یمین اور یمنی (مونث) دائیں جانب کو کہا جاتا ہے۔ (یَمَنَ یَیْمَنُ)

۱۳۷۶۔ یَنْع

پھل کے عمدہ ہونے اور پک جانے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ثلاثی مجرد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ (یَنَعَ یَیْنِعُ)

غیر مشتق الفاظ جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے

یہاں غیر مشتق سے مراد وہ الفاظ ہیں جن کے افعال یا قطعاً استعمال نہیں ہوئے یا قلیل الاستعمال ہیں۔

۱۔	اَبٌو	باپ	۱۹۔	اُخدُود	کھائی
۲۔	اَبَابِیل	جھنڈ گروہ	۲۰۔	اَخدَان	دوست (جمع)
۳۔	اَبَارِیق	آبخورے، لوٹے	۲۱۔	اَخوال	ماموں، خالو (جمع)
۴۔	اَبحُر	سمندر (جمع)			
۵۔	اَبَد	ہمیشہ	۲۲۔	اَذقان	ٹھوڑیاں
۶۔	اِبِل	اونٹ	۲۳۔	اَعمَام	چچے (جمع)
۷۔	ابن ابناء	بیٹا	۲۴۔	اَعنَاب	انگور (جمع)
۸۔	بنت بنات	بیٹی	۲۵۔	اَعنَاق	گردنیں (")
۹۔	اَبواب	دروازے (جمع)	۲۶۔	اَعیُن	آنکھیں (")
۱۰۔	اَثاث	گھریلو سامان	۲۷۔	اغلال	طوق (جمع)
۱۱۔	اَثل	جھاڑ	۲۸۔	اُفُق، آفاق	آسمان کا کنارہ (دنیا)
۱۲۔	اَجداث	قبریں			
۱۳۔	اَجسَام	جسم (جمع)	۲۹۔	اَرجَاء	اطراف (جمع)
۱۴۔	اَحبَار	علما	۳۰۔	اَرض	زمین
۱۵۔	اَحزَاب	گروہ (جمع)	۳۱۔	اَزر	پشت
۱۶۔	اَحقَاب	لمبی مدت (جمع)	۳۲۔	اَسَاور	کنگن (جمع)
۱۷۔	اَخ	بھائی	۳۳۔	اِستَبرَق	ریشم
۱۸۔	اُخت	بہن	۳۴۔	اَسفَار	کتابیں (جمع)

۳۵۔	أَسْلِحَه	ہتھیار (جمع)
۳۶۔	أُسْوَة	نمونہ
۳۷۔	أَشْهُر، شَهْر	مہینے
۳۸۔	أَصَابع	انگلیاں (جمع)
۳۹۔	إِصر	بوجھ
۴۰۔	أَطْفَال	بچے (جمع)
۴۱۔	أَطْوَار	حالتیں، کیفیات، مراحل
۴۲۔	إِمْرَء	مرد
۴۳۔	إِمْرَأَة	عورت
۴۴۔	أَفْواه	منہ (جمع)
۴۵۔	أَفْئِدَة فئواد	دل (جمع)
۴۶۔	أَقْفَال	تالے (جمع)
۴۷۔	أَكْمَه	کوڑھی
۴۸۔	أَل	ماننے والے
۴۹۔	آلَاء	نعمتیں (جمع)
۵۰۔	آلَاف، أَلْف	کئی ہزار (")
۵۱۔	أَلْسِنَة	زبانیں (")
۵۲۔	أَلْقَاب	لقب (جمع)
۵۳۔	أَللّٰه	اللہ
۵۴۔	أَللّٰهُمَّ	اے میرے اللہ!
۵۵۔	أَلْوَاح	تختیاں (جمع)
۵۶۔	أَمْسِ	کل (گذشتہ)
۵۷۔	أَمْعَاء	انتڑیاں (جمع)
۵۸۔	أُنَاث	عورتیں
۵۹۔	أَنَام	لوگ
۶۰۔	أَنَامِل	انگلیاں (جمع)
۶۱۔	آنَاء	گھڑیاں، اوقات
۶۲۔	أُنْثیٰ	عورت (مادہ)
۶۳۔	أَنْف	ناک
۶۴۔	أُنِفاً	ابھی
۶۵۔	آنِيَة	برتن (جمع)
۶۶۔	أَهْل	گھر والے، رشتے دار
۶۷۔	أَيَات	نشانیاں (جمع)
۶۸۔	أَيَّام	دن (جمع)
۶۹۔	أَيَامیٰ	بیوہ، رانڈ
۷۰۔	أَيْدِي	ہاتھ (جمع)
	ب	
۷۱۔	بَال	حال
۷۲۔	بَدَن	بدن
۷۳۔	بدو	دیہات، جنگل
۷۴۔	بَرْزَخ	پردہ، روک
۷۵۔	بُرْهَان	دلیل
۷۶۔	بَصَل	پیاز

۷۷۔	بِضَاعَه	پونجی
۷۸۔	بِضع	کچھ، چند (تین سے نو تک)
۷۹۔	بَعْض	بعض۔ کچھ
۸۰۔	بَعْل	خاوند، ایک بت کا نام
۸۱۔	بَعُوْضَة	مچھر
۸۲۔	بَعِیْر	اونٹ
۸۳۔	بِغال	خچر (جمع)
۸۴۔	بَغْتَة	اچانک
۸۵۔	بَقَرَة	گائے
۸۶۔	بُقْعَه	جگہ
۸۷۔	بَقْل	سبزی
۸۸۔	بَكَّة	مکہ
۸۹۔	بَلَد	شہر
۹۰۔	بَنَان	پورا (انگلی کا)
۹۱۔	بَهِيْمَة	مویشی، چارپایہ
۹۲۔	بئر	کنواں
	ت	
۹۳۔	تَارَةً	کبھی
۹۴۔	تُبَّع	ایک شاہی خاندان
۹۵۔	تَرَاقِي	ہنسلیاں (جمع)
۹۶۔	تَسْنِيم	جنت کی ایک نہر
۹۷۔	تَعْس	ہلاکت
۹۸۔	تَمَاثِيلُ	مورتیاں (جمع)
۹۹۔	تَنُّوْر	تنور
۱۰۰۔	تِيْن	انجیر
	ث	
۱۰۱۔	ثَرَىٰ	گیلی مٹی، زمین کا نچلا حصہ
۱۰۲۔	ثُعْبَان	سانپ
۱۰۳۔	ثَمَن	قیمت
۱۰۴۔	ثَيِّبَات	شوہر دیدہ عورتیں (جمع)
	ج	
۱۰۵۔	جَالُوْت	ایک بادشاہ کا نام
۱۰۶۔	جُبّ	پرانا کنواں
۱۰۷۔	جباه (جمع)	پیشانیاں
۱۰۸۔	جِبت	بت
۱۰۹۔	جبين	پیشانی
۱۱۰۔	جَحِيْم	دوزخ
۱۱۱۔	جَد	دادا، نانا

۱۱۲-	جَدِيْد	نیا
۱۱۳-	جِذْع	تنا
	ج	
۱۱۴-	جَذْوة	انگارا
۱۱۵-	جَرَاد	ٹڈی
۱۱۶-	جُرُز	چٹیل
۱۱۷-	جُرُف	کھائی
۱۱۸-	جُزْء	حصہ
۱۱۹-	جَسَد	جسم
۱۲۰-	جِسْم	جسم
۱۲۱-	جُفَاء	ناکارہ
۱۲۲-	جِفَان (جمع)	لگن' بڑے بڑے پیالے
۱۲۳-	جَلَابِيب	چادریں (جمع)
۱۲۴-	جَمّ	بہت زیادہ
۱۲۵-	جُمْلَة	ایک ہی دفعہ
۱۲۶-	جُنُوْد	لشکر (جمع)
۱۲۷-	جَوّ	فضا
۱۲۸-	جَوْف	اندر' پیٹ
۱۲۹-	جُوْدِيّ	ایک پہاڑ کا نام
۱۳۰-	جَهَنَّم	دوزخ
۱۳۱-	جِيَاد	عمدہ' اعلیٰ (جمع)

۱۳۲-	جَيْب	گریبان
۱۳۳-	جِيْد	گردن
	ح	
۱۳۴-	حَاشَ	پاکیزگی ہے
۱۳۵-	حَاجَة	ضرورت
۱۳۶-	حِبَال	رسیاں (جمع)
۱۳۷-	حُبُک	راہیں (حَبِيْكَةٌ)
۱۳۸-	حَبَّة	دانہ
۱۳۹-	حَتْم	لازم
۱۴۰-	حَدَب	اونچائی' بلند جگہ
۱۴۱-	حَرَج	تکلیف
۱۴۲-	حَطَب	ایندھن
۱۴۳-	حَفَدَة	پوتے (حفید)
۱۴۴-	حَمَاءٌ	کیچڑ
۱۴۵-	حِمَار	گدھا
۱۴۶-	حَنَاجِر	حلق (حنجرۃ)
۱۴۷-	حُنَيْن	ایک مقام کا نام
۱۴۸-	حُوْت	مچھلی
۱۴۹-	حِيْن	وقت

	خ	
١٥٠-	خَال	ماموں، خالو
١٥١-	خَالَات	خالائیں
١٥٢-	خُرْطُوْم	سونڈ
١٥٣-	خَرْدَل	رائی
١٥٤-	خُشُب	لکڑیاں (جمع)
١٥٥-	خِنْزِیر	سور
١٥٦-	خَمْط	بدمزہ
١٥٧-	خِیَام	خیمے (جمع)
١٥٨-	خَیْل	گھوڑے
	د	
١٥٩-	دُخَان	دھواں، گیس
١٦٠-	دَرَاهِم	درہم (ایک سکہ۔ جمع)
١٦١-	دُسُر	میخیں (جمع)
١٦٢-	دُرّ	موتی
١٦٣-	دَمٌ	خون
١٦٤-	دَمْع	آنسو
١٦٥-	دِهَاق	بھرا ہوا
١٦٦-	دِهَان	نرم، سرخ کھال
١٦٧-	دَهْر	زمانہ
١٦٨-	دینار	دینار
١٦٩-	دِیَة	خوں بہا، خون کی قیمت
	ذ	
١٧٠-	ذُوْ، ذَا، ذِی	والا
١٧١-	ذَوُوْ، ذَوِیْ	والے
١٧٢-	ذَات	والی
١٧٣-	ذُبَاب	مکھی
١٧٤-	ذِرَاع، ذَرْع	بازو
١٧٥-	ذِئْب	بھیڑیا
	ر	
١٧٦-	رَأْس رُؤُوْس	سر
١٧٧-	رِدْءٌ	مددگار
١٧٨-	رَدْم	موٹی دیوار
١٧٩-	رَسّ	کنواں
١٨٠-	رَعْد	کڑکنے والی بجلی
١٨١-	رُفَات	بوسیدہ، گلا ہوا
١٨٢-	رَفْرَف	قالین
١٨٣-	رِمَاح	نیزے (جمع)
١٨٤-	رَقّ	کاغذ
١٨٥-	رُمَّان	انار
١٨٦-	رَمَضَان	ایک اسلامی

		مہینے کا نام
۱۸۷۔	رِمَاد	راکھ
۱۸۸۔	رھط	جماعت، گروہ
۱۸۹۔	رُوم	ایک ملک کا نام
۱۹۰۔	رَوْضات	باغیچے (جمع)
۱۹۱۔	رُوَیْد	تھوڑی سی مدت
۱۹۲۔	رِیْش	پرندے کا پر

ز

۱۹۳۔	زَبَدٌ	جھاگ
۱۹۴۔	زَبُوْر، زُبُر	ایک آسمانی کتاب کا نام
۱۹۵۔	زُجَاجَة	شیشہ
۱۹۶۔	زُخْرُف	سونا، ملمع شدہ
۱۹۷۔	زَرَابِی	مسندیں (جمع)
۱۹۸۔	زُرْق	نیلی آنکھوں والے
۱۹۹۔	زَفِیْر	چلاہٹ
۲۰۰۔	زَقُّوْم	تھوہر
۲۰۱۔	زَمْهَرِیْر	انتہائی سرد
۲۰۲۔	زَنْجَبِیْل	سونٹھ
۲۰۳۔	زُمَر	گروہ (جمع)
۲۰۴۔	زَنِیْم	بے نصیب
۲۰۵۔	زُوْر	جھوٹ
۲۰۶۔	زَیْتُوْن	ایک پھلدار درخت کا نام
۲۰۷۔	زَیْت	تیل
۲۰۸۔	زَهْرَة	رونق

س

۲۰۹۔	سَاحِل	کنارہ
۲۱۰۔	سَاعَة	گھڑی
۲۱۱۔	سَامِرِی	ایک شخص کا لقب
۲۱۲۔	سَبَأ	ایک ملک کا نام
۲۱۳۔	سُبُل	راستے
۲۱۴۔	سِجِل	طومار، فیصلے کی کتاب
۲۱۵۔	سِجِّیْل	کنکر
۲۱۶۔	سِدْر	بیری کا درخت
۲۱۷۔	سُدًی	بے مہار

س

۲۱۸۔	سُرَادِق	پردے
۲۱۹۔	سِرَاج	چراغ
۲۲۰۔	سَرَابِیل	قمیصیں (جمع)

۲۲۱-	سربال	قمیص (واحد)	۲۳۹-	شِتَاء	موسم سرما
۲۲۲-	سَیْنَاء	ایک پہاڑ کا نام	۲۴۰-	شُحُوْم	چربیاں (جمع)
۲۲۳-	سِیْنِیْن	ایک پہاڑا کا نام	۲۴۱-	شِرْذِمَة	جماعت
۲۲۴-	سِیْمَا	نشانی	۲۴۲-	شَطْر	طرف، جانب
۲۲۵-	سُھُوْل سھل	نرم زمین	۲۴۳-	شَفَة	ہونٹ
۲۲۶-	سَوْط	کوڑا	۲۴۴-	شَمْس	سورج
۲۲۷-	سُوَاع	ایک بت کا نام	۲۴۵-	شَوْکَة	کانٹا، دبدبہ
۲۲۸-	سَوْأَة	شرمگاہ	۲۴۶-	شِھَاب	گرنے والا ستارہ
۲۲۹-	سَنَا	چمک	۲۴۷-	شَھْر (اشھر)	مہینہ
۲۳۰-	سُنْبُلَه	ٹ			
	سنابل (جمع)			ص	
۲۳۱-	سِنّ	دانت	۲۴۸-	صَخْر	چٹان، بڑا سا پتھر
۲۳۲-	سَمَک	مچھلی، چھت	۲۴۹-	صِرَاط	راستہ
۲۳۳-	سَلْوٰی	ایک کھانے کی	۲۵۰-	صَرْصَر	تیز آندھی
		چیز کا نام	۲۵۱-	صَرَّة	حیرت
۲۳۴-	سَلْسَبِیْل	جنت کی ایک	۲۵۲-	صَفْصَف	صاف
		نہر کا نام	۲۵۳-	صِنْوَان	جڑی ہوئی
۲۳۵-	سَفِیْنَه	کشتی	۲۵۴-	صَلْد	صاف پتھر
۲۳۶-	سَقْف	چھت	۲۵۵-	صَلْصَال	سوکھی ہوئی مٹی
۲۳۷-	سَلَاسِل	زنجیریں	۲۵۶-	صَفْوَان	صاف پتھر
			۲۵۷-	صُوَاع	پیالہ
	ش		۲۵۸-	صَوَامِع	گرجے (جمع)
۲۳۸-	شَاْن	حالت	۲۵۹-	صَیَاصِی	قلعے (جمع)

٢٦٠-	صَیف	موسم گرما	٢٧٤-	عَرِم	زور دار
			٢٧٥-	عَسَل	شہد
	ض		٢٧٦-	عَنکَبُوت	مکڑی
٢٦١-	ضأن	بھیڑ	٢٧٧-	عُنُق	گردن
٢٦٢-	ضَفَادِع	مینڈک (جمع)	٢٧٨-	عِنَب اعناب	انگور
٢٦٣-	ضَیر	حرج' نقصان	٢٧٩-	عَمّات	پھوپھیاں'
					چچیاں
	ط		٢٨٠-	عِفرِیت	بہت بڑا جن
٢٦٤-	طَلح	کیلا	٢٨١-	عَضُد	بازو
٢٦٥-	طَود	پہاڑ			
٢٦٦-	طُور	ایک پہاڑ کا نام		غ	
٢٦٧-	طُوی	ایک وادی کا نام	٢٨٢-	غُثَاء	ریزہ ریزہ
٢٦٨-	طِین	گیلی مٹی	٢٨٣-	غَرَابِیب	کالے (جمع)
			٢٨٤-	غُلَام-	لونڈے' خادم
	ظ			غِلمان (جمع)	
	x		٢٨٥-	غَول	خرابی
	ع			ف	
٢٦٩-	عَاد	ایک قوم کا نام	٢٨٦-	فُرَات	پیاس بجھانے والا
٢٧٠-	عَام	سال	٢٨٧-	فِردَوس	بہشت
٢٧١-	عَدَس	مسور	٢٨٨-	فِرعَون	ایک مصری
٢٧٢-	عَدن	ہمیشہ رہنے کے			بادشاہ کا خطاب
٢٧٣-	عُرجُون	ٹہنی	٢٨٩-	فُلَان	فلاں شخص

۲۹۰-	فُوْمٌ	لہسن
۲۹۱-	فِئَةٌ	جماعت
۲۹۲-	فِيْل	ہاتھی
۲۹۳-	فُوَاق	ڈھیل
	ق	
۲۹۴-	قَاب	فاصلہ
۲۹۵-	قَارُوْن	ایک دولتمند آدمی کا نام
۲۹۶-	قَبَائِل	قبیلے (جمع)
۲۹۷-	قِثَّاء	ککڑی
۲۹۸-	قدوْر	ہانڈیاں (جمع)
۲۹۹-	قَرَاطِيْس	کاغذات (")
۳۰۰-	قُرُوْءٌ (جمع)	حیض، ماہواریاں
۳۰۱-	قِسْطَاس	ترازو
۳۰۲-	قَسْوَرَة	شیر
۳۰۳-	قِسِّيْسِيْن	پڑھے لکھے (جمع)
۳۰۴-	قضب	ترکاری سبزی
۳۰۵-	قتور	بخیل
۳۰۶-	قِطّ	چھٹا
۳۰۷-	قِطْمِيْر	کھجور کی گٹھلی کا چھلکا
۳۰۸-	قِطّ	چھٹا
۳۰۹-	قَلَائِد	پٹے والے جانور (جمع)
۳۱۰-	قَمْطَرِيْر	تیوری چڑھانے والا
۳۱۱-	قَمِيْص	قمیص
۳۱۲-	قناطير (جمع)	خزانے (قنطار)
۳۱۳-	قِنْوَان	خوشے
۳۱۴-	قَوَارِيْر (جمع)	شیشے کے (قارورۃ)
۳۱۵-	قَوْسَيْن	دو کمانیں
۳۱۶-	قِيْعَة	میدان
	ک	
۳۱۷-	كُل	سب
۳۱۸-	كَاس	پیالہ، جام
۳۱۹-	كَافُوْر	کافور
۳۲۰-	كُرْسِی	کرسی
۳۲۱-	كُفُوء	ہم جنس، برابر کا
۳۲۲-	كَلَّا	ہرگز نہیں
۳۲۳-	كِلْتَا	دونوں
۳۲۴-	كَوَاكِب	ستارے (جمع)
۳۲۵-	كَوْثَر	بکثرت، جنت کی

ایک نہر کا نام

۳۲۶۔	کَهْف	غار

ل

۳۲۷۔	لَبَن	دودھ
۳۲۸۔	لَحْمٌ	گوشت
۳۲۹۔	لِسان السنة	زبان
۳۳۰۔	لِحيَة	داڑھی
۳۳۱۔	لُوط	ایک پیغمبر کا نام
۳۳۲۔	لَوْن الوان	رنگ
۳۳۳۔	لَيالي	راتیں (واحد لیل)

م

۳۳۴۔	مَاءٌ	پانی
۳۳۵۔	مَاجُوج	ایک قوم
۳۳۶۔	مَارُوت	ایک شخص کا نام
۳۳۷۔	مَجُوس	آتش پرست
۳۳۸۔	مَدَائن	شہر
۳۳۹۔	مَدْيَن	ایک علاقے کا نام
۳۴۰۔	مَرْجَان	گھونگے
۳۴۱۔	مَنَات	ایک بت کا نام
۳۴۲۔	مُكَاء	سیٹیاں
۳۴۳۔	مَعْز	بکری
۳۴۴۔	مِصر	ایک ملک کا نام، شہر
۳۴۵۔	مِشْكَوة	طاقچہ
۳۴۶۔	مَرْوَة	ایک پہاڑی کا نام
۳۴۷۔	مُزَن	بادل
۳۴۸۔	مِرّة	قوت، طاقت

ن

۳۴۹۔	نَحْل	شہد کی مکھی
۳۵۰۔	نِسَاء نَسْوة	عورتیں
۳۵۱۔	نَسْل	اولاد
۳۵۲۔	نمَارِق	تکیے (جمع)
۳۵۳۔	نَعْل	جوتا
۳۵۴۔	نُون	مچھلی
۳۵۵۔	نَوَى	گٹھلی

و

۳۵۶۔	وَتِين	رگ گردن
۳۵۷۔	وُحُوش	جنگلی جانور (جمع)
۳۵۸۔	وَرِيد	رگ جان

۳۵۹۔	وَطَر	حاجت
	ہ	
۳۶۰۔	ھَارُوت	ایک شخص کا نام
۳۶۱۔	ھُدْھُد	ایک جانور
۳۶۲۔	ھیتَ	افسوس
۳۶۳۔	ھَیْئَۃ	شکل و صورت
۳۶۴۔	ھُوْد	ایک پیغمبر کا نام
۳۶۵۔	ھَامَان	ایک آدمی کا نام
	ی	
۳۶۶۔	یَاْجُوْج	ایک قوم۔
۳۶۷۔	یَثْرِب	مدینہ کا پرانا نام
۳۶۸۔	یحموم	سیاہ دھواں
۳۶۹۔	یَسَع	ایک پیغمبر کا نام
۳۷۰۔	یَعْقُوْب	ایک پیغمبر کا نام
۳۷۱۔	یَعُوْق	ایک بت کا نام
۳۷۲۔	یَقْطِیْن	کدو
۳۷۳۔	یُوْسُف	ایک پیغمبر کا نام
۳۷۴۔	یوْم (ایام)	دن
۳۷۵۔	یُوْنُس	ایک پیغمبر کا نام
۳۷۶۔	یَھُوْد	حضرت موسیٰ کے پیرو

